أُحسنُ الصِّناعة

فِي

إثباتِ الشَّفاعة

(عقیدۂ شفاعت: اَحادیثِ مبارکہ کی روشنی میں)

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمّد طاھر القادری

(عقیدۂ شفاعت: احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ تخریج:

حافظ فرحان ثنائی

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 140-140-111 (42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

مَوْلاَیَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِي تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ

لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

﴿صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۷۰-۹۷-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۶۱-۸۰/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظورشدہ ہیں۔

نام کتاب	:	أَحْسَنُ الصَّنَاعَة فِي إثْبَاتِ الشَّفَاعَة
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونِ تخریج	:	حافظ فرحان ثنائی
نظرِ ثانی	:	پروفیسر محمد اَکرم مدنی
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	جون 2008ء
تعداد	:	2,200
قیمت پریمئر کاغذ	:	-/260 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

نام کتاب	:	أَحْسَنُ الصَّنَاعَة فِي إِثْبَاتِ الشَّفَاعَة
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونِ تخریج	:	حافظ فرحان ثنائی
نظرِ ثانی	:	پروفیسر محمد اَکرم مدنی
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	جون 2008ء
تعداد	:	2,200
قیمت پیکجز کاغذ	:	-/350 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

فہرس

’’یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)○‘‘

(بنی اسرائیل، ۱۷:۷۹)

بَابٌ فِي اخْتِصَاصِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى مِنْ بَيْنِ سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ

﴿تمام اَنبیاء و رُسل میں سے فقط حضور ﷺ کا قیامت کے دن شفاعتِ عظمیٰ کے مقام پر فائز ہونے کا بیان﴾

١/١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي، نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِداً وَّطَهُوْرًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التيمم، باب قول الله: فلم تجدوا ماءً فتيمّموا صعيداً طيباً، ١/١٢٨، الرقم: ٣٢٨، وأيضاً في كتاب: الصلاة، باب قول النبى ﷺ: جُعِلَتْ لِيَ الأرضُ مسجدًا وطهورًا، ١/١٦٨، الرقم: ٤٢٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلوة، ١/٣٧٠، الرقم: ٥٢١، والنسائي في السنن، كتاب: الغسل والتيمم، باب: التيمم بالصعيد، ١/ ٢١٠ـ٢١١، الرقم: ٤٣٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٠٨، الرقم: ٦٣٩٨، والدارمي في السنن، ١/ ٣٧٤، الرقم: ١٣٨٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٣، الرقم: ٣١٦٤٢، وأبوعوانة في المسند، ١/٣٣٠، الرقم: ١١٧٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٤٩، الرقم: ١١٥٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٣٢٩، ٦/٢٩١، وأيضاً في شعب الإيمان، ٢/١٧٧، الرقم: ١٤٧٩ـ

النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلَى قَوْمِهِ خَآصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَآمَّةً.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرُهُمْ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسی پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں: ایک ماہ کی مسافت تک رعب سے میری مدد فرمائی گئی، میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک کرنیوالی (جائے تیمّم) بنا دی گئی لہٰذا میری امت میں سے جو شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے وہیں پڑھ لے، میرے لئے اموالِ غنیمت حلال کر دیئے گئے جو مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہ تھے، مجھے شفاعت عطا کی گئی، پہلے ہر نبی ایک خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا جبکہ مجھے تمام انسانیت کی طرف مبعوث کیا گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم، نسائی، ابنِ حبان، دارمی، ابنِ ابی شیبہ اور دیگر بہت سے ائمہ نے روایت کیا ہے۔

٢/٢. عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هَلَالٍ الْعَنَزِيِّ قَالَ: إِجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ إِلَيْهِ، يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ؟ فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ، فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحٰى،

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: كلام الرب عزوجل يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، ٦/ ٢٧٢٧، الرقم: ٧٠٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٨٢ـ١٨٤، الرقم: ١٩٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٣٠، الرقم: ١١١٣١، وأبو يعلى في المسند، ٧/ ٣١١، الرقم: ٤٣٥٠، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٤١، الرقم: ٨٧٣۔

فَاسْتَأْذَنَّا فَأُذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى فِرَاشِهِ. فَقُلْنَا لِثَابِتٍ: لَاتَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُکَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، جَاؤُوکَ يَسْأَلُوْنَکَ عَنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ؟

فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ: إِذَا کَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ. فَيَأْتُوْنَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: إِشْفَعْ لَنَا إِلَی رَبِّکَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَکِنْ عَلَيْکُمْ بِإِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ. فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَکِنْ عَلَيْکُمْ بِمُوْسَی فَإِنَّهُ کَلِيْمُ اللهِ. فَيَأْتُوْنَ مُوْسَی، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَکِنْ عَلَيْکُمْ بِعِيْسَی فَإِنَّهُ رُوْحُ اللهِ وَکَلِمَتُهُ. فَيَأْتُوْنَ عِيْسَی، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَکِنْ عَلَيْکُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ.

فَيَأْتُوْنَنِي فَأَقُوْلُ: أَنَا لَهَا، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَی رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي، وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ، وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا. فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَکَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَکَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: إِنْطَلِقْ، فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ کَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ. ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَکَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَکَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: إِنْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ کَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ، فَأَفْعَلُ. ثُمَّ أَعُوْدُ

فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُوْلُ: إِنْطَلِقْ، فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ.

فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا: لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ، وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيْفَةَ، فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ، فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَأَذِنَ لَنَا. فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ! جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيْكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ. فَقَالَ: هِيْهِ، فَحَدَّثْنَاهُ بِالْحَدِيْثِ، فَانْتَهٰى إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ. فَقَالَ: هِيْهِ، فَقُلْنَا لَهُ: لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلَى هَذَا، فَقَالَ: لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيْعٌ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً، فَلَا أَدْرِي: أَنَسِيَ، أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوْا. فَقُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيْدٍ! فَحَدِّثْنَا، فَضَحِكَ، وَقَالَ: خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُوْلًا، مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ، حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهٖ.

قَالَ: ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! إِئْذَنْ لِي فِيْمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَيَقُوْلُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي، وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي: لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''معبد بن ہلال عنزی سے روایت ہے کہ ہم اہلِ بصرہ اکٹھے ہو کر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملنے گئے اور ہم ان کے پاس اپنے ساتھ ثابت بُنانی کو لے گئے تاکہ وہ ان سے ہمارے لیے حدیثِ شفاعت کا سوال کریں؟ وہ اپنے گھر میں تھے۔ ہم نے انہیں نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے پایا اور داخل ہونے کی اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت دے دی آپ اپنے بچھونے پر بیٹھے تھے۔ ہم نے ثابت سے کہا: حدیثِ شفاعت سے قبل آپ ان سے کوئی اور سوال نہ کریں تو انہوں نے عرض کیا: ابوحمزہ! یہ آپ کے بھائی بصرہ سے آئے ہیں اور آپ سے حدیثِ شفاعت کے بارے پوچھنا چاہتے ہیں؟

''انہوں نے کہا: ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ دریا کی موجوں کی مانند بے قرار ہوں گے تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے، وہ فرمائیں گے: یہ میرا مقام نہیں، تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے جس پر وہ فرمائیں گے: یہ میرا منصب نہیں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں۔ پس وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جائیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس لائق نہیں تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔ پس وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس شفاعت کے قابل نہیں تم محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس جاؤ۔

''پس لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: ہاں! اس شفاعت کے لیے تو میں ہی مخصوص ہوں۔ پھر میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور مجھے ایسے حمدیہ کلمات الہام کئے جائیں گے جن کے ساتھ میں اللہ کی حمد و ثنا کروں گا وہ اب مجھے مستحضر نہیں ہیں۔ پس میں ان محامد سے اللہ کی تعریف و توصیف کروں

گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہوجاؤں گا۔ سو مجھے کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھائیں، اپنی بات کہیں، آپ کی بات سنی جائے گی، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: میرے رب! میری امت، میری امت، پس فرمایا جائے گا: جاؤ اور جہنم سے ہر ایسے اُمتی کو نکال لو جس کے دل میں جَو کے برابر بھی ایمان ہو پس میں جا کر یہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ اس کی حمد و ثنا کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس کہا جائے گا: محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھایئے اور کہیے! آپ کو سنا جائے گا، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت! پس فرمایا جائے گا: جاؤ اور جہنم سے اسے بھی نکال لو جس کے دل میں ذرے کے برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر ایسے ہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر انہی محامد کے ساتھ اس کی حمد و ثنا بیان کروں گا اور پھر اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ پس فرمایا جائے گا: اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھایئے اور کہیے، آپ کو سنا جائے گا، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے پیارے رب! میری امت، میری امت، پس وہ فرمائے گا: جاؤ اور اسے بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی بہت ہی کم بہت ہی کم بہت ہی کم ایمان ہو۔ پس میں خود جاؤں گا اور جا کر ایسا ہی کروں گا۔

’’جب ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے تو میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہا: ہمیں حسن بصریؒ کے پاس چلنا چاہیے جو کہ ابو خلیفہ کے مکان میں روپوش ہیں اور انہیں وہ حدیث بیان کرنی چاہیے جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کی ہے۔ چنانچہ ہم ان کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا پھر انہوں نے ہمیں اجازت دی تو ہم نے ان سے کہا: ابو سعید! ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں سے

ہوکر آئے ہیں اور انہوں نے ہم سے جو شفاعت کے متعلق حدیث بیان کی ہے اس جیسی حدیث ہم نے نہیں سنی۔ انہوں نے کہا: بیان کرو، ہم نے ان سے حدیث بیان کی جب اس مقام تک پہنچے تو انہوں نے کہا: (مزید) بیان کرو، ہم نے ان سے کہا: اس سے زیادہ انہوں نے بیان نہیں کی۔ انہوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ آج سے بیس سال قبل جب صحت مند تھے تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی، مجھے معلوم نہیں کہ وہ باقی بھول گئے ہیں یا اس لئے بیان کرنا ناپسند کیا ہے کہ کہیں لوگ بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔ ہم نے کہا: ابوسعید! پھر آپ ہم سے وہ حدیث بیان کیجئے اس پر آپ ہنسے اور فرمایا: انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر ہی اس لئے کیا ہے کہ تم سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح تم سے بیان کی۔

''(مگر اس میں اتنا اضافہ کیا کہ) حضور ﷺ نے فرمایا: میں چوتھی دفعہ واپس لوٹوں گا اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کروں گا پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس فرمایا جائے گا: اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں آپ کو سنا جائے گا، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے پیارے رب! مجھے اُن کی (شفاعت کرنے کی) اجازت بھی دیجئے جنہوں نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہا ہے، پس وہ فرمائے گا: مجھے اپنی عزت وجلال اور عظمت و کبریائی کی قسم! میں انہیں ضرور جہنم سے نکالوں گا جنہوں نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہا ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۳. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَجْمَعُ اللهُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيْحَنَا مِنْ

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب قول الله: لما خلقت بيدي، ٦/٢٦٩٥-٢٦٩٦، الرقم: ٦٩٧٥، وأيضاً في كتاب: التفسير،—

مَكَانِنَا هَذَا. فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا آدَمُ! أَمَا تَرَى النَّاسَ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيءٍ، إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكَ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيْئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا، فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ. فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ. فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُم، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى، عَبْدًا آتَاهُ اللهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا. فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيْئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى، عَبْدَ اللهِ وَرَسُوْلَهُ وَكَلِمَتَهُ وَرُوْحَهُ. فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا ﷺ، عَبْدًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.

فَيَأْتُوْنَنِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي. ثُمَّ يُقَالُ لِي: إِرْفَعْ

باب قول الله: وعلّم آدم الأسماء كلها، ٤/ ١٦٢٤، الرقم: ٤٢٠٦، وأيضاً في كتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٥/ ٢٤٠١، الرقم:٦١٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٨٠، الرقم: ١٩٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٢، الرقم:٤٣١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١١٦، الرقم: ١٢١٧٤، إسناده صحيح على شرط الشيخين۔

مُحَمَّدُ! وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيْهَا، ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي. ثُمَّ يُقَالُ: إِرْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيْهَا رَبِّي، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ! قُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيْهَا، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَرْجِعُ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اسی طرح قیامت کے دن مومنوں کو جمع فرمائے گا۔ وہ کہیں گے: کاش ہم اپنے رب کے پاس کوئی سفارش لے جاتے تاکہ وہ ہمیں اس حالت سے آرام عطا فرماتا۔ چنانچہ سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آکر عرض کریں گے: اے آدم! کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، آپ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے لہٰذا ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش کیجئے تاکہ وہ ہمیں

ہماری اس حالت سے آرام عطا فرمائے۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: میں اِس لائق نہیں، پھر وہ اپنی لغزش کا ان کے سامنے ذکر کریں گے جو ان سے ہوئی البتہ تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ نے زمین والوں پر بھیجا تھا۔ چنانچہ سب حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں اور وہ اپنی لغزش یاد کریں گے جو اُن سے ہوئی، البتہ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں۔ سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس قابل نہیں اور اپنی لغزشوں کا ذکر لوگوں سے کریں گے۔ البتہ تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے ہیں اور اللہ نے انہیں توریت دی تھی اور ان سے کلام کیا تھا۔ سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں اور ان کے سامنے اپنی لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے ہوئی، البتہ تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: میں بارگاہِ الٰہی میں لب کشائی کے قابل نہیں، تم سب لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ، وہ ایسے محبوب ہیں کہ ان کی عظمت کے صدقے ان کی امت کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے ہیں۔

”چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں ان کے ساتھ چلوں گا اور اپنے رب سے اِذن چاہوں گا تو مجھے اذن دے دیا جائے گا۔ پھر اپنے رب کو دیکھتے ہی اس کے لئے سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا اسی حالت میں مجھے رہنے دے گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اٹھ کر کہیں، آپ کو سنا جائے گا، مانگیں، عطا کیا جائے گا، شفاعت کریں آپ کی شفاعت منظور کی جائے گی، پس میں اپنے رب کی تعریف ان کلماتِ تعریف سے کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا، میرے لئے حد مقرر کی جائے گی تو میں اس کے مطابق لوگوں کو جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں

دوسری بار لوٹوں گا اور اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا، اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا: محمد (ﷺ)! اٹھ کر کہیں، آپ کو سنا جائے گا، مانگیں آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کی حمد ان کلماتِ حمد سے کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے حد مقرر کر دی جائے گی پس میں انہیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری بار لوٹوں گا تو اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا اسی حالت پر مجھے برقرار رکھے گا، پھر کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ) اٹھیے! کہیے آپ کو سنا جائے گا، سوال کیجئے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی تو میں اپنے رب کی ان کلماتِ حمد سے تعریف کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں انہیں جنت میں داخل کروں گا پھر میں لوٹ کر عرض کروں گا: اے رب! اب جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا سوائے ان کے جنہیں قرآن نے روک دیا ہے اورانہیں ہمیشہ وہیں رہنا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم سے وہ نکلے گا جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کا اقرار کیا ہوگا اور اس کے دل میں جَو کے دانے کے برابر بھی خیر ہوگی، پھر جہنم سے وہ بھی نکلے گا جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں گیہوں کے برابر بھی خیر ہوگی، پھر جہنم سے وہ بھی نکلے گا جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کا اقرار کیا ہوگا اور اس کے دل میں ذرہ برابر خیر ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم، ابنِ ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤/ ٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِلَحْمٍ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ

٤: أخرجه البخاری في الصحیح، کتاب: التفسیر، باب: ذرّیّة من حملنا مع نوح إنه کان عبداً شکوراً، ٤/ ١٧٤٥۔١٧٤٧، الرقم: ٤٤٣٥، وأیضاً في کتاب: الأنبیاء، باب قول اللّٰه: ولقد أرسلنا نوحاً إلی قومه، ٣/ ١٢١٥۔

الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَس مِنهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ ذٰلِكَ؟ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ، فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ. فَيَقُوْلُ النَّاسُ: أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: عَلَيْكُمْ بِآدَمَ. فَيَأْتُوْنَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: أَنْتَ أَبُوالْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ، إِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ. أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُوْلُ آدَمُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، إِذْهَبُوْا إِلٰى غَيْرِي، إِذْهَبُوْا إِلٰى نُوْحٍ. فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نُوْحُ! إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا، إِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ. أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ

.... ١٢١٦، الرقم: ٣١٦٢، وأيضاً في كتاب: الأنبياء، باب قول اللّٰه تعالى: واتّخذ اللّٰه إبراهيم خليلاً، ٣/١٢٢٦، الرقم: ٣١٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/ ١٨٤، الرقم: ١٩٤، والترمذى في السنن، كتاب: صفة القيامة، باب: ما جاء في الشفاعة، ٤/ ٦٢٢، الرقم: ٢٤٣٤، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٣٥، الرقم: ٩٦٢٣، إسناده صحيح على شرط الشيخين۔

فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰی قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، إِذْهَبُوْا إِلٰی غَيْرِي، إِذْهَبُوْا إِلٰی إِبْرَاهِيْمَ.

فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا إِبْرَاهِيْمُ! أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيْلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، إِشْفَعْ لَنَا إِلٰی رَبِّکَ. أَلَا تَرٰی إِلٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ لَهُمْ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، إِذْهَبُوْا إِلٰی غَيْرِي، إِذْهَبُوْا إِلٰی مُوْسٰی. فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰی، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا مُوْسٰی! أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ، فَضَّلَکَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَی النَّاسِ، إِشْفَعْ لَنَا إِلٰی رَبِّکَ. أَلَا تَرٰی إِلٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُوْمَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، إِذْهَبُوْا إِلٰی غَيْرِي، إِذْهَبُوْا إِلٰی عِيْسٰی. فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰی، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا عِيْسٰی! أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰی مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا. إِشْفَعْ لَنَا، أَلَا تَرٰی إِلٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ عِيْسٰی: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، إِذْهَبُوْا إِلٰی غَيْرِي إِذْهَبُوْا إِلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ.

فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا مُحَمَّدُ! أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ

وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ. إِشْفَعْ لَنا إِلٰی رَبِّکَ، أَلَا تَرٰی إِلٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَأَنْطَلِقُ، فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي، ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰی أَحَدٍ قَبْلِي. ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَکَ، سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي يَا رَبِّ! أُمَّتِي يَا رَبِّ! أُمَّتِي يَا رَبِّ! فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِکَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَکَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوَی ذٰلِکَ مِنَ الْأَبْوَابِ. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ کَمَا بَيْنَ مَکَّةَ وَحِمْيَرَ، أَوْ کَمَا بَيْنَ مَکَّةَ وَبُصْرٰی.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا تو دستی کا حصہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دستی کا گوشت بہت پسند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے دانتوں سے کاٹ کاٹ کر تناول فرمانے لگے پھر ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا۔ تمہیں معلوم ہے وہ کون سا دن ہوگا؟ اس دن اللہ تعالیٰ دنیا کی ابتداء سے قیامت کے دن تک کی ساری خلقت ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا کہ ایک پکارنے والے کی آواز سب کے کانوں تک پہنچ سکے گی اور ایک نظر سب کو دیکھ سکے گی اور سورج بالکل قریب ہو جائے گا۔ پس لوگوں کی پریشانی اور بے قراری اس حد تک پہنچی ہو گی جس کی انہیں نہ طاقت ہوگی اور نہ وہ برداشت کر پائیں گے۔ لوگ کہیں گے: کیا دیکھتے نہیں ہو کہ تمہیں کس طرح کی پریشانی لاحق ہوگئی ہے؟ کیا کوئی ایسا برگزیدہ بندہ نہیں ہے جو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے؟

’’بعض لوگ بعض سے کہیں گے: تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلنا چاہیے۔ لہٰذا سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: آپ تمام انسانوں کے جدِ امجد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اپنی طرف سے آپ میں روح پھونکی اور اس نے فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا لہٰذا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کر دیجئے۔ آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: بے شک میرا رب آج انتہائی غضب ناک ہے، اس سے پہلے اتنا غضب ناک وہ کبھی نہ ہوا تھا اور نہ بعد میں کبھی اتنا غضب ناک ہوگا۔ رب العزت نے مجھے درخت سے روکا تھا تو میں نے اس کا حکم نہ مانا، مجھے اپنی پڑی ہے، مجھے اپنی پڑی ہے، مجھے اپنی پڑی ہے، کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے نوح! آپ (طوفان کے بعد) سب سے پہلے رسول ہیں جو اہلِ زمین کی طرف بھیجے گئے تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے شکر گزار بندہ کا خطاب دیا ہے، آپ ہی ہمارے لئے اپنے رب کے حضور شفاعت کر دیجئے۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ گئے ہیں؟ حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے: میرا رب آج اتنا غضب ناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضب ناک ہو گا، مجھے ایک مقبول دعا عطا کی گئی تھی جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر لی تھی۔ مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے، مجھے تو اپنی فکر ہے، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

’’سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور روئے زمین میں اللہ کے خلیل ہیں، آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی کہیں گے: آج میرا رب بہت غضب ناک ہے۔ اتنا غضب ناک

وہ نہ پہلے ہوا تھا اور نہ آج کے بعد ہوگا۔ میں نے (بظاہر نظر آنے والے) تین جھوٹ بولے تھے، مجھے اپنی پڑی ہے، مجھے اپنی پڑی ہے، مجھے اپنی پڑی ہے، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ذریعہ فضیلت دی۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے: آج اللہ تعالیٰ بہت غضب ناک ہے، اتنا غضب ناک وہ نہ پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی ہو گا، میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا حالانکہ اللہ کی طرف سے مجھے اس کا حکم نہیں ملا تھا، مجھے اپنی پڑی ہے، مجھے اپنی پڑی ہے، مجھے اپنی پڑی ہے، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم کی طرف القاء کیا تھا اور اللہ کی طرف سے روح ہیں، آپ نے بچپن میں گہوارے میں لوگوں سے کلام کیا تھا، (لہٰذا آپ) ہماری شفاعت کیجئے، کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہماری کیا حالت ہو چکی ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے: میرا رب آج اس درجہ غضب ناک ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک ہوا اور نہ کبھی اس کے بعد ہو گا اور آپ کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے (صرف اتنا کہیں گے:) مجھے اپنی پڑی ہے، مجھے اپنی پڑی ہے، مجھے اپنی پڑی ہے، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں محمد حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ۔

''سب لوگ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ اللہ کے رسول اور سب سے آخری پیغمبر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہلے اور بعد کے تمام گناہوں سے معصوم رکھا ہے، آپ اپنے رب کے حضور ہماری

شفاعت کیجئے۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں؟ (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ) میں آگے بڑھوں گا اور عرش تلے پہنچ کر اپنے رب عزوجل کے حضور سجدہ میں گر پڑوں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد اور حسنِ تعریف کے ایسے دروازے کھولے گا کہ مجھ سے پہلے کسی اور پر اس نے نہیں کھولے تھے۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھایئے، سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: میرے رب میری امت! میرے رب میری امت! میرے رب میری امت! کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ)! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب وکتاب نہیں ہے جنت کے دائیں دروازے سے داخل کیجئے ویسے انہیں اختیار ہے کہ جس دروازے سے چاہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جنت کے دروازے کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر میں ہے یا جتنا مکہ اور بصری میں ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۵/ ۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ وَأَبُوْ مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتَّی تُزْلَفَ لَهُمُ

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنی أهل الجنة منزلة فيها، ١/ ١٨٧، الرقم: ١٩٥، وأبو يعلی في المسند، ١١/ ٨١، الرقم: ٦٢١٦، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٦٣١، الرقم: ٨٧٤٩، والبزار في المسند، ٧/ ٢٦٠، الرقم: ٢٨٤٠، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٧٥٣، الرقم: ٨٨٣، والمنذری في الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٣١، الرقم: ٥٤٩٣۔

الْجَنَّةُ، فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيْئَةُ أَبِيْكُمْ آدَمَ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ، إِذْهَبُوا إِلَى إِبْنِي إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ. قَالَ: فَيَقُوْلُ إِبْرَاهِيْمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ، اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلاً مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ، اعْمِدُوْا إِلَى مُوْسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ تَكْلِيْمًا. فَيَأْتُوْنَ مُوْسَى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ، إِذْهَبُوْا إِلَى عِيْسَى كَلِمَةِ اللهِ وَرُوْحِهِ. فَيَقُوْلُ عِيْسَى: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ.

فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهُ، وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنبَتَي الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا. فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ. قَالَ: قُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! أَيُّ شَيءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّحَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ. وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْجزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا. قَالَ: وَفِي حَافَتَي الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُوْرَةٌ بِأَخْذِ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوْسٌ فِي النَّارِ، وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ خَرِيْفًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

''حضرات ابوہریرہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا تو مؤمنین کے کھڑے ہونے پر جنت ان کے قریب کر دی جائے گی، پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جا کر عرض کریں گے: اے ہمارے ابا جان! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوایئے۔ وہ فرمائیں گے: تمہارے باپ کی ایک لغزش نے ہی تم کو جنت سے نکالا تھا۔ میرا یہ منصب نہیں، میرے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے میرا یہ مقام نہیں ہے، میرے خلیل ہونے کا مقام، مقامِ شفاعت سے بہت پیچھے ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ جن کو اللہ تعالیٰ نے شرف کلام سے نوازا ہے، پھر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جائیں گے تو وہ فرمائیں گے: میرا یہ منصب نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے کلمہ اور اس کی روح ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میرا یہ مقام نہیں۔

''پس وہ محمد (ﷺ) کے پاس آئیں گے تو آپ کھڑے ہوں گے اور آپ کو شفاعت کا اذن دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں امانت اور رحم کو چھوڑ دیا جائے گا اور وہ دونوں پل صراط کے دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے۔ تم میں سے پہلا شخص پل صراط سے بجلی کی طرح گزرے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میرے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بجلی کی طرح کونسی چیز گزرتی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے بجلی کی طرف نہیں دیکھا کہ کس طرح گزرتی ہے اور پلک جھپکنے سے پہلے لوٹ آتی ہے۔ پھر لوگ پل صراط سے آندھی کی طرح گزریں گے، اس کے بعد پرندوں کی رفتار سے اور اس کے بعد آدمیوں کے دوڑنے کی آواز سے گزریں گے۔ ہر شخص کی رفتار اس کے اعمال کے مطابق ہوگی اور تمہارے نبی ﷺ پل صراط پر کھڑے ہو کر کہہ رہے ہوں گے: اے رب! ان کو سلامتی سے گزار دے، ان کو سلامتی سے گزار دے پھر ایک وقت وہ آئے گا کہ بندوں کے اعمال انہیں عاجز کر دیں گے اور لوگوں میں چلنے کی طاقت نہیں ہوگی اور وہ اپنے آپ

کو گھسیٹتے ہوئے پل صراط سے گزریں گے۔ پل صراط کے دونوں جانب لوہے کے کانٹے لٹکے ہوں گے اور جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اس کو یہ پکڑ لیں گے بعض ان کی وجہ سے زخمی حالت میں نجات پا جائیں گے اور بعض ان سے الجھ کر دوزخ میں گر جائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں ابو ہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔"

اسے امام مسلم، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: شیخین (بخاری و مسلم) کی شرط پر یہ حدیث صحیح ہے۔

٦/٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِيُ: جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَبْيَضِ، وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْحُمَيْدِيُّ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں: میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی (جائے تیمّم) بنا دی گئی، اور رعب کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی، میرے لئے اموالِ غنیمت حلال کر دیئے گئے، اور مجھے ہر سرخ و سفید کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔"

اسے امام شافعی اور حمیدی نے روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه الشافعي في السنن المأثورة، ١/٢٤٢، الرقم: ١٨٥، والحميدي في المسند، ٢/٤٢١، الرقم: ٩٤٥۔

٧/٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي، وَلَا أَقُوْلُهُنَّ فَخْرًا: بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا، وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ فَأَخَّرْتُهَا لِأُمَّتِي فَهِيَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَهُوَ حَسَنُ الْحَدِيْثِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسی پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں اور میں انہیں فخریہ بیان نہیں کرتا: مجھے تمام لوگوں سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، ایک ماہ کی مسافت تک رعب سے میری مدد فرمائی گئی، میرے لئے اموال غنیمت حلال کر دیئے گئے جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھے، اور میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی (جائے تیمّم) بنا دی گئی، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے، پس میں نے اسے اپنی امت کے لیے مؤخر کر دیا تو وہ ہر اس شخص کے لیے ہو گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔‘‘

اسے امام احمد بن حنبل اور ابنِ ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: امام احمد کے رُواۃ صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے یزید بن ابی زیاد کے، ان کی

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٠١، الرقم: ٢٧٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٣، الرقم: ٣١٦٤٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢١٥، الرقم: ٦٤٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٧٣، الرقم: ١١٠٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٨۔

روایت حسن ہوتی ہے۔

٨/٨. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أُعْطِيْتُ خَمْسًا بُعِثْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِمَنْ كَانَ قَبْلِي، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ شَهْرًا، وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ، وَلَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ سَأَلَ شَفَاعَةً وَإِنِّي أَخْبَأْتُ شَفَاعَتِي ثُمَّ جَعَلْتُهَا لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. قَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں: مجھے سرخ و سیاہ (تمام لوگوں) کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، میرے لئے تمام روئے زمین پاک کرنیوالی (جائے تیمّم) اور مسجد بنا دی گئی، میرے لئے اموالِ غنیمت حلال کر دیئے گئے جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھے، ایک ماہ کی مسافت تک رعب سے میری مدد فرمائی گئی، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے، اور ہر نبی نے شفاعت کا سوال کیا تھا اور بے شک میں نے اپنی شفاعت کو ذخیرہ کر دیا ہے پھر میں اس کو اپنی امت کے ہر اس شخص کے لیے کروں گا جو اس حال میں مرا ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔‘‘

اسے امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: امام احمد کے رجال حدیثِ صحیح کے رجال ہیں۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤١٦، الرقم: ١٩٧٣٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٤، الرقم: ٣١٦٤٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٨۔

٩/٩. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِيٍّ قَبْلِي، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ عَلَی عَدُوِّي، وَبُعِثْتُ إِلَی كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ، وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ، وَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا. قَالَ حَجَّاجٌ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالطَّيَالِسِيُّ. رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئیں: میرے لئے تمام روئے زمین پاک کرنیوالی (جائے تیمّم) اور مسجد بنا دی گئی، میرے لئے اموالِ غنیمت حلال کر دیئے گئے جو مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہ تھے، ایک ماہ کی مسافت تک کے رعب سے دشمن پر میری مدد فرمائی گئی، مجھے ہر سرخ و سیاہ (تمام لوگوں) کی طرف مبعوث کیا گیا، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے، اور وہ میری امت کے ہر اس شخص کو پہنچنے والی ہے جو اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا۔ حجاج (راوی) کہتے ہیں: جو اس حال میں مرا ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔‘‘

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦١، الرقم: ٢١٤٣٥، حديث صحيح، وهذا إسناد رجاله ثقات رجال الشيخين، والدارمي في السنن، ٢/٢٩٥، الرقم: ٢٤٦٧ بألفاظه ﷺ: **وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ شَهْرًا يُرْعَبُ مِنِّي الْعَدُوُّ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَقِيْلَ لِي: سَلْ تُعْطَهْ فَاخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي**، والبزار في المسند، ٩/٤٦١، الرقم: ٤٠٧٧، والطيالسي في المسند، ١/٦٤، الرقم: ٤٧٢، والهيثمی في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٩، وقال: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح، وأيضاً في ١٠/٣٧١، وقال: رواه البزار بإسنادين حسنين۔

اسے امام احمد، دارمی، بزار اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کے رِجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٠/١٠. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ، فَاجْتَمَعَ وَرَاءَهُ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَحْرُسُوْنَهُ حَتَّى إِذَا صَلَّى وَانْصَرَفَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ لَهُمْ: لَقَدْ أُعْطِيْتُ اللَّيْلَةَ خَمْسًا مَا أُعْطِيَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: أَمَّا أَنَا فَأُرْسِلْتُ إِلَى النَّاس كُلِّهِمْ عَامَّةً وَكَانَ مَنْ قَبْلِي إِنَّمَا يُرْسَلُ إِلَى قَوْمِهِ، وَنُصِرْتُ عَلَى الْعَدُوِّ بِالرُّعْبِ وَلَوْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ لَمُلِئَ مِنْهُ رُعْبًا، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ آكُلُهَا وَكَانَ مَنْ قَبْلِي يُعَظِّمُوْنَ أَكْلَهَا كَانُوْا يُحْرِقُوْنَهَا، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسَاجِدَ وَطَهُوْرًا أَيْنَمَا أَدْرَكَتْنِي الصَّلَاةُ تَمَسَّحْتُ وَصَلَّيْتُ وَكَانَ مَنْ قَبْلِي يُعَظِّمُوْنَ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِي كَنَائِسِهِمْ وَبِيَعِهِمْ، وَالْخَامِسَةُ، هِيَ مَا هِيَ؟ قِيْلَ لِي: سَلْ فَإِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ قَدْ سَأَلَ فَأَخَّرْتُ مَسْأَلَتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَهِيَ لَكُمْ وَلِمَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٢٢، الرقم: ٧٠٦٨، صحيح، إسناده حسن، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٢٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٣، الرقم: ٥٤٩٧، وقال: رواه أحمد بإسناد صحيح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٦٧، وقال: رواه أحمد، ورجاله ثقات، واللالكائي في شرح أصول إعتقاد أهل السنة، ٤/٤٨٧، الرقم: ١٤٥١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٢٥٦۔

’’حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد وہ اپنے دادا (عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ تبوک کے سال ایک رات نماز پڑھتے ہوئے قیام فرمایا تو آپ کے صحابہ میں سے بعض اشخاص آپ کی حفاظت کرتے ہوئے آپ کے پیچھے جمع ہوگئے یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہوگئے تو آپ نے ان کی طرف پلٹ کر ان سے فرمایا: اس رات مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں: مجھے تمام عامۃ الناس کی طرف بھیجا گیا ہے جبکہ مجھ سے پہلے ہر نبی کو اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا، اور رعب سے دشمن پر میری مدد فرمائی گئی اگرچہ میرے اور ان کے درمیان ایک ماہ کی مسافت تک کا فاصلہ ہو اس کو خوف سے بھر دیا جاتا ہے، اور میرے لئے اموالِ غنیمت حلال کر دیئے گئے کہ میں انھیں کھاتا ہوں جبکہ مجھ سے پہلے اس کے کھانے کو بھاری سمجھتے تھے اور وہ اسے جلا دیتے تھے، اور میرے لئے تمام روئے زمین مساجد اور پاک کرنیوالی (جائے تیمّم) بنا دی گئی جہاں کہیں بھی نماز مجھے پائے میں مسح کر کے نماز پڑھ لوں جبکہ مجھ سے پہلے لوگ اس کی تعظیم کیا کرتے تھے وہ صرف کلیساؤں اور گرجا گھروں (عبادت گاہوں) میں عبادت کرتے تھے، اور پانچویں خصوصیت۔ مجھ سے کہا گیا: سوال کیجیے؟ کیونکہ ہر نبی نے سوال کیا ہے تو میں نے اپنے سوال کو قیامت تک کے لیے مؤخر کر دیا ہے، پس وہ تمہارے لیے ہے اور اس شخص کے لیے جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔‘‘

اسے امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کی اِسناد صحیح ہے۔

١١/١١. عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أُعْطِيْتُ أَرْبَعاً لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ كَانَ قَبْلَنَا، وَسَأَلْتُ رَبِّيَ الْخَامِسَةَ فَأَعْطَانِيْهَا، كَانَ

١١: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٠٩، الرقم: ٦٣٩٩، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٢٣، الرقم: ٢١٢٥۔

النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَرْيَتِهِ وَلَا يَعْدُوهَا وَبُعِثْتُ كَافَّةً إِلَى النَّاسِ، وَأُرْهِبَ مِنَّا عَدُوُّنَا مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسَاجِدَ، وَأُحِلَّ لَنَا الْخُمُسُ وَلَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلَنَا، وَسَأَلْتُ رَبِّيَ الْخَامِسَةَ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَلْقَاهُ عَبْدٌ مِنْ أُمَّتِي يُوَحِّدُهُ إِلَّا أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ، فَأَعْطَانِيْهَا. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے چار ایسی چیزیں عطا کی گئیں جو ہم سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں اور پانچویں عطا یہ کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا تو اس نے مجھے عطا کیا: (ہر) نبی کو اس کی بستی کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور وہ اس سے تجاوز نہیں کرتا تھا جبکہ مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، اور ہمارا دشمن ہم سے ایک ماہ کی مسافت سے خوفزدہ ہوجاتا ہے، اور میرے لئے تمام روئے زمین پاک کرنیوالی (جائے تیمّم) اور مساجد بنا دی گئی، اور ہمارے لئے خمس حلال کر دیا گیا ہے جبکہ ہم سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھا اور میں نے اپنے رب سے پانچواں سوال کیا: میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ کوئی بھی میرا امتی جو اسے توحید کی حالت میں ملے پس وہ اسے جنت میں داخل فرمائے تو اس نے مجھے یہ عطا کر دیا۔‘‘

اسے امام ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۲. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ، فَصَلَّى الْغَدَاةَ، ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ

۱۲: أخرجه أحمد في المسند، ۱/ ٤-٥، رقم: ١٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٣٩٣- ٣٩٥، الرقم: ٦٤٧٦، وأبو يعلى في المسند، ١/ ٤٤-٤٥، الرقم: ٥٢، والبزار في المسند، ١/١٤٩- ١٥١، الرقم: ٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٥، وقال: رجاله ثقات۔

الضُّحٰى ضَحِکَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ جَلَسَ مَکَانَهٗ حَتّٰى صَلَّى الْأُوْلَى وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، کُلُّ ذٰلِکَ لَا يَتَکَلَّمُ، حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى أَهْلِهٖ، فَقَالَ النَّاسُ لِأَبِي بَکْرٍ: أَ لَا تَسْأَلُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَا شَأْنُهٗ صَنَعَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ يَصْنَعْهُ قَطُّ؟ قَالَ: فَسَأَلَهٗ، فَقَالَ: نَعَمْ، عُرِضَ عَلَيَّ مَا هُوَ کَائِنٌ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَأَمْرِ الْآخِرَةِ فَجُمِعَ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ بِصَعِيْدٍ وَاحِدٍ، فَفَظِعَ النَّاسُ بِذَلِکَ، حَتّٰى انْطَلَقُوْا إِلَى آدَمَ، وَالْعَرَقُ يَکَادُ يُلْجِمُهُمْ. فَقَالُوْا: يَا آدَمُ! أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، وَأَنْتَ اصْطَفَاکَ اللهُ، إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّکَ، قَالَ: قَدْ لَقِيْتُ مِثْلَ الَّذِي لَقِيْتُمْ، إِنْطَلِقُوْا إِلَى أَبِيْکُمْ بَعْدَ أَبِيْکُمْ إِلَى نُوْحٍ: ﴿إِنَّ اللهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ [آل عمران، ٣: ٣٣]. قَالَ: فَيَنْطَلِقُوْنَ إِلَى نُوْحٍ، فَيَقُوْلُوْنَ: إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّکَ، فَأَنْتَ اصْطَفَاکَ اللهُ، وَاسْتَجَابَ لَکَ فِي دُعَائِکَ، وَلَمْ يَدَعْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْکَافِرِيْنَ دَيَّارًا، فَيَقُوْلُ: لَيْسَ ذَاکُمْ عِنْدِي، إِنْطَلِقُوْا إِلَى إِبْرَاهِيْمَ، فَإِنَّ اللهَ اتَّخَذَهٗ خَلِيْلًا، فَيَنْطَلِقُوْنَ إِلَى إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ: لَيْسَ ذَاکُمْ عِنْدِي، وَلَکِنِ انْطَلِقُوْا إِلَى مُوْسَى، فَإِنَّ اللهَ کَلَّمَهٗ تَکْلِيْمًا فَيَقُوْلُ مُوْسَى: لَيْسَ ذَاکُمْ عِنْدِي، وَلَکِنِ انْطَلِقُوْا إِلَى عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ، فَإِنَّهٗ يُبْرِئُ الْأَکْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَى فَيَقُوْلُ عِيْسَى: لَيْسَ ذَاکُمْ عِنْدِي، وَلَکِنِ انْطَلِقُوْا إِلَى سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ، فَإِنَّهٗ أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،

اِنْطَلِقُوْا إِلَى مُحَمَّدٍ، فَيَشْفَعَ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ.

قَالَ: فَيَنْطَلِقُ، فَيَأْتِي جِبْرِيْلُ رَبَّهُ، فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: إِئْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: فَيَنْطَلِقُ بِهِ جِبْرِيْلُ، فَيَخِرُّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ، وَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَکَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ، فَإِذَا نَظَرَ إِلٰى رَبِّهِ، خَرَّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ أُخْرٰى، فَيَقُوْلُ اللهُ: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَکَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَيَذْهَبُ لِيَقَعَ سَاجِدًا، فَيَأْخُذُ جِبْرِيْلُ بِضَبْعَيْهِ، فَيَفْتَحُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ مِنَ الدُّعَاءِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى بَشَرٍ قَطُّ فَيَقُوْلُ: أَي رَبِّ! خَلَقْتَنِي سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مِمَّا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ ......إلى آخر الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت حذیفہ ﷜ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷜ نے فرمایا: ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے تو نمازِ فجر ادا کرکے تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ چاشت کا وقت ہوگیا تو آپ (کسی بات پر) مسکرائے، پھر اپنی جگہ تشریف فرما رہے یہاں تک کہ نمازِ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء ادا فرمائی، اس دوران آپ نے کوئی گفتگو نہ فرمائی یہاں تک کہ آپ عشاء ادا کرکے اپنے اہلِ خانہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پس لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق ﷜ سے کہا: آپ حضور اکرم ﷺ سے سوال کیوں نہیں کرتے کہ اس کی کیا وجہ ہے آج آپ نے جو کیا اس سے قبل کبھی اس

طرح نہیں کیا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! دنیا اور آخرت کے معاملات میں سے جو کچھ ہونے والا تھا مجھ پر پیش کیا گیا، اوّلین اور آخرین کو ایک میدان میں جمع کیا گیا، پس لوگ گھبرا کر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور قریب تھا کہ وہ پسینے میں ڈوب جاتے۔ عرض کریں گے: اے آدم علیہ السلام! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں اور آپ ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے منتخب ہیں اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے: مجھے بھی اس طرح پریشانی ہے جس طرح تمہیں ہے۔ تم اپنے (پہلے) باپ کے بعد دوسرے باپ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ ﴿بے شک اللہ نے آدم کو اور نوح کو اور آلِ ابراہیم کو اور آلِ عمران کو سب جہان والوں پر (بزرگی میں) منتخب فرمایا ہےo﴾ [آل عمران، ۳: ۳۳] پس لوگ مل کر حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے آپ کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا اور آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور روئے زمین پر کسی کافر کو بستا ہوا نہ چھوڑا۔ آپ فرمائیں گے: شفاعت کا منصب میرے پاس نہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کو خلیل بنایا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ آپ فرمائیں گے: یہ منصب میرے پاس نہیں البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے بلاواسطہ گفتگو فرمائی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: یہ منصب میرے پاس نہیں لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ انہوں نے مادر زاد اندھوں اور برص زدہ مریضوں کو (اللہ کے حکم سے) ٹھیک کر دیا اور مردوں کو زندہ کر دیا۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میرے پاس شفاعت کا یہ منصب نہیں البتہ تم اولادِ آدم کے سردار کے پاس چلے جاؤ کیونکہ آپ ہی وہ ہستی ہیں جن کے لئے سب سے پہلے زمین پھٹ جائے گی تم حضرت محمد ﷺ کے ہاں چلے جاؤ وہ اللہ کے حضور تمہاری شفاعت کریں گے۔

''راوی فرماتے ہیں: آپ ﷺ جائیں گے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام رب کے پاس آئیں گے، پس اللہ رب العزت فرمائیں گے: اُن کو شفاعت کی اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری سناؤ۔ فرمایا: پھر جبرئیل آپ ﷺ کی بارگاہ میں جائیں گے (یہ خبر سننے کے بعد) آپ ﷺ مقدارِ جمعہ کے برابر سجدہ میں پڑے رہیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھایئے اور کہیے سنا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس آپ ﷺ اپنا سرِانور اٹھائیں گے تو یکا یک اپنے رب کا دیدار کرتے ہی پھر دوسری بار جمعہ کی مقدار کے برابر سجدہ میں پڑے رہیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھایئے، کہیے سنا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ آپ پھر سجدہ ریز ہونا چاہیں گے تو جبرئیل علیہ السلام آپ کو دونوں بازوؤں سے پکڑ لیں گے، پھر اللہ تعالیٰ آپ پر ایسے دعائیہ کلمات منکشف فرمائے گا کہ آج تک کسی فردِ بشر پر نہیں فرمائے۔ پس آپ ﷺ عرض کریں گے: اے پروردگار! تو نے مجھے اولادِ آدم کا سردار بنایا اور میں یہ بات بطور فخر نہیں کہتا اور سب سے پہلے قیامت کے دن مجھ ہی سے زمین شق ہوگی یہاں تک کہ روزِ قیامت (بعد ازاں) مجھ پر حوض پیش کیا جائے گا جس کی حدود صنعاء اور ایلہ کے درمیانی علاقہ کے برابر ہوں گی۔......'' إلی آخر الحدیث۔

اسے امام احمد بن حنبل، ابنِ حبان، ابو یعلی اور بزار نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کی اِسناد حسن ہے۔

١٣/١٣. عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی الله عنه عَلَى مِنْبَرِ

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٢٨١، الرقم: ٢٥٤٦، وأبو يعلى في المسند، ٤/ ٢١٥-٢١٦، الرقم: ٢٣٢٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٢۔

الْبَصْرَةِ، فَقَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا لَهُ دَعْوَةٌ قَدْ تَنَجَّزَهَا فِي الدُّنْيَا، وَإِنِّي قَدِ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي، وَأَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ تَحْتَ لِوَائِي وَلَا فَخْرَ. وَيَطُوْلُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ عَلَى النَّاسِ، فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنْطَلِقُوْا بِنَا إِلَى آدَمَ أَبِي الْبَشَرِ فَلْيَشْفَعْ إِلَى رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا. فَيَأْتُوْنَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا آدَمُ! أَنْتَ الَّذِي خَلَقَکَ اللهُ بِيَدِهِ، وَأَسْكَنَکَ جَنَّتَهُ وَأَسْجَدَ لَکَ مَلَائِكَتَهُ، اِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا. فَيَقُوْلُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، إِنِّي قَدْ أُخْرِجْتُ مِنَ الْجَنَّةِ بِخَطِيْئَتِي وَإِنَّهُ لَا يُهِمُّنِي الْيَوْمَ إِلَّا نَفْسِي وَلَكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا رَأْسَ النَّبِيِّيْنَ.

فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نُوْحُ! إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا. فَيَقُوْلُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، إِنِّي دَعَوْتُ بِدَعْوَةٍ أَغْرَقَتْ أَهْلَ الْأَرْضِ، وَإِنَّهُ لَا يُهِمُّنِي الْيَوْمَ إِلَّا نَفْسِي، وَلَكِنِ ائْتُوْا إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ اللهِ. فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا إِبْرَاهِيْمُ! إِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّنَا، فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا. فَيَقُوْلُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، إِنِّي كَذَبْتُ فِي الْإِسْلَامِ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ. وَاللهِ إِنْ حَاوَلَ بِهِنَّ إِلَّا عَنْ دِيْنِ اللهِ: قَوْلُهُ ﴿إِنِّي سَقِيْمٌo﴾ [الصافات، ٣٧:٨٩] وَقَوْلُهُ: ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هَذَا فَاسْأَلُوْهُمْ إِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَo﴾ [الأنبياء، ٢١: ٦٣] وَقَوْلُهُ لِإِمْرَأَتِهِ حِيْنَ أَتَى عَلَى الْمَلِکِ:

أُخْتِي. وَإِنَّهُ لَا يُهِمُّنِي الْيَوْمَ إِلَّا نَفْسِي، وَلَكِنِ ائْتُوْا مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاهُ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَكَلَامِهِ.

فَيَأْتُوْنَهُ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا مُوْسَى! أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَكَلَّمَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا. فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، إِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ، وَإِنَّهُ لَا يُهِمُّنِي الْيَوْمَ إِلَّا نَفْسِي، وَلَكِنِ ائْتُوْا عِيْسَى رُوْحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ. فَيَأْتُوْنَ عِيْسَى فَيَقُوْلُوْنَ: إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا. فَيَقُوْلُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، إِنِّي اتُّخِذْتُ إِلَهًا مِنْ دُوْنِ اللهِ، وَإِنَّهُ لَا يُهِمُّنِي الْيَوْمَ إِلَّا نَفْسِي، وَلَكِنْ أَرَأَيْتُمْ لَوْ كَانَ مَتَاعٌ فِي وِعَاءٍ مَخْتُوْمٍ عَلَيْهِ، أَكَانَ يُقْدَرُ عَلَى مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يُفَضَّ الْخَاتَمُ، قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا. قَالَ: فَيَقُوْلُ: إِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَقَدْ حَضَرَ الْيُوْمَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَيَأْتُوْنِي، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا مُحَمَّدُ! إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا. فَأَقُوْلُ: أَنَا لَهَا، حَتَّى يَأْذَنَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ، لِمَنْ شَاءَ وَيَرْضَى، فَإِذَا أَرَادَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يَصْدَعَ بَيْنَ خَلْقِهِ، نَادَى مُنَادٍ: أَيْنَ أَحْمَدُ وَأُمَّتُهُ؟ فَنَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ نَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ، وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ، فَتُفْرَجُ لَنَا الْأُمَمُ عَنْ طَرِيْقِنَا، فَنَمْضِي غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ أَثَرِ الطُّهُوْرِ. فَتَقُوْلُ الْأُمَمُ: كَادَتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ تَكُوْنَ أَنْبِيَاءَ كُلُّهَا، فَآتِي بَابَ الْجَنَّةِ، فَآخُذُ بِحَلْقَةِ الْبَابِ، فَأَقْرَعُ الْبَابَ، فَيُقَالُ: مَنْ أَنْتَ؟

فَأَقُوْلُ: أَنَا مُحَمَّدٌ! فَيُفْتَحُ لِي، فَآتِي رَبِّي عَزَّوَجَلَّ عَلَى كُرْسِيِّهِ أَوْ سَرِيْرِهِ. شَكَّ حَمَّادٌ. فَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَأَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَمْ يَحْمَدْهُ بِهَا أَحَدٌ كَانَ قَبْلِي وَلَيْسَ يَحْمَدُهُ بِهَا أَحَدٌ بَعْدِي فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَکَ وَسَلْ تُعْطَهُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُوْلُ: أَيِ رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُوْلُ: أَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ كَذَا وَكَذَا. لَمْ يَحْفَظْ حَمَّادٌ، ثُمَّ أُعِيْدُ فَأَسْجُدُ، فَأَقُوْلُ: مَا قُلْتُ، فَيُقَالُ: اِرْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: أَيِ رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُوْلُ: أَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ كَذَا وَكَذَا دُوْنَ الْأَوَّلِ. ثُمَّ أُعِيْدُ فَأَسْجُدُ، فَأَقُوْلُ: مِثْلَ ذٰلِکَ، فَيُقَالُ لِي: إِرْفَعْ رَأْسَکَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: أَيِ رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُوْلُ: أَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ كَذَا وَكَذَا دُوْنَ ذٰلِکَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَقَدْ وُثِّقَ عَلَى ضُعْفِهِ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’ابونضرہ نے روایت کرتے ہوئے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ کے منبر پر ہمیں خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے حصہ میں مقبول دعا نہ آئی ہو جو دنیا میں پوری ہوئی اور میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے ذخیرہ کر دیا ہے۔ میں قیامت کے دن تمام بنی آدم کا سردار ہوں گا مگر یہ بات بطور فخر نہیں کہتا، میں ہی وہ شخص ہوں جس پر سب سے پہلے زمین (قبر) کھل جائے گی مگر یہ بات بطور فخر نہیں کہتا اور میرے ہاتھوں میں لواءِ حمد ہوگا

اور یہ بات بطور فخر نہیں کرتا، حضرت آدم اور ان کے علاوہ تمام انبیاء میرے جھنڈے تلے ہوں گے اور یہ بات بطور فخر نہیں کہتا۔ قیامت کا دن لوگوں کیلئے لمبا ہو جائے گا تو ان میں سے بعض بعض سے کہیں گے: ہمارے ساتھ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو تا کہ وہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں جس کی وجہ سے اللہ رب العزت ہمارا فیصلہ فرمائے۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوکر کہیں گے: اے آدم علیہ السلام! آپ ہی وہ شخصیت ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے تخلیق فرمایا، آپ کو اس نے اپنی جنت میں ٹھہرایا اور اس نے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا۔ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے تاکہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمائے۔ پس وہ کہیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں ہوں اپنی لغزش کی وجہ سے میں جنت سے نکالا گیا اور آج کے دن مجھے اپنا غم ہے لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ جو نبیوں کے سردار ہیں۔

''پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے نوح علیہ السلام! اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے تاکہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمائے۔ آپ فرمائیں گے: میرا یہ منصب نہیں میں نے ایک دعا کی جس سے اہلِ ارض غرق ہوگئے۔ آج کے دن مجھے اپنا غم ہے البتہ تم ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ تمام لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور کہیں گے: اے ابراہیم علیہ السلام! اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے تاکہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ فرما دیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں ہوں میں نے اسلام میں (بظاہر) تین جھوٹ بولے تھے۔ خدا کی قسم اگر کوئی اور شخص ایسی باتوں کے ساتھ حیلہ طلب کرتا ہے تو وہ دین سے نکل جاتا ہے۔ (ان باتوں میں سے) آپ کا کہنا ﴿میری طبیعت مضمحل ہےo﴾ [القرآن، الصافات، ۳۷: ۸۹] دوسری بات ﴿بلکہ یہ (کام) ان کے اس بڑے (بت) نے کیا ہوگا تم ان (بتوں) سے ہی پوچھو اگر وہ بول سکتے ہیںo﴾ [القرآن، الأنبیاء، ۲۱: ۸۹] اور

آپ کا اپنی زوجہ کو جب آپ بادشاہ کے پاس آئے میری بہن کہنا۔ (ابراہیم علیہ السلام کہیں گے) آج کے دن مجھے اپنا غم ہے لیکن تم لوگ موسی علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ جنہیں اللہ نے اپنی رسالت اور کلام سے منتخب کیا۔

’’لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے: اے موسیٰ علیہ السلام! آپ ہی وہ شخصیت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا اور آپ کے ساتھ کلام کیا لہٰذا آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں تاکہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ فرما دے۔ پس آپ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں ہوں۔ میں نے ایک شخص کو بغیر قصاص کے قتل کیا تھا اور یہ کہ آج مجھے اپنا غم ہے لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ جو اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہے۔ پس وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں تاکہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ فرما دے۔ وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں ہوں، مجھے اللہ کے سوا معبود بنا لیا گیا اور آج کے دن مجھے اپنا غم ہے لیکن کیا تم لوگوں نے دیکھا ہے کہ اگر کوئی سامان کسی مہر لگے برتن کے اندر ہو تو کیا کوئی اس کے اندر تک بغیر مہر توڑے رسائی حاصل کر سکتا ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں! تو آپ فرمائیں گے: بے شک حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ آج کے دن اس حال میں موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہلے اور بعد کے ہر گناہ سے معصوم رکھا ہوا ہے۔

’’حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پس لوگ میرے پاس آ کر کہیں گے: اے محمد! اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے تاکہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمائے تو میں کہوں گا: یہ میرا ہی منصب ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت عطا فرمائے گا جس کو چاہے گا اور جس سے راضی ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ ارادہ فرمائے گا کہ اپنی مخلوق کے درمیان فیصلہ فرما دے، ایک آواز دینے والا آواز دے گا: کہاں ہیں احمد ﷺ اور ان کی امت؟

پس ہم آخر میں آنے والے اور سب سے پہلے جنت میں جانے والے ہیں، ہم آخری امت ہیں اور وہ ہیں جن کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا، ہمارے راستے سے باقی امتوں کو ہٹا دیا جائے گا۔ ہم اس حال میں چلیں گے کہ ہماری پیشانیاں وضو کے اثر کی وجہ سے چمک رہی ہوں گی۔ دوسری امتیں کہیں گی: امت کا یہ گروہ تو سارے کے سارے انبیاء لگتے ہیں۔ میں بابِ جنت پر آجاؤں گا، دروازے کی کنڈی پکڑ کر دروازہ کھٹکاؤں گا تو پوچھا جائے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: میں محمد (ﷺ) ہوں پس میرے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اللہ رب العزت (اپنی شان کے مطابق) اپنی کرسی پر تشریف فرما ہوگا یا تخت پر تو میں اللہ رب العزت کیلئے سجدہ میں گر پڑوں گا اور ایسے تعریفی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کروں گا جن کے ساتھ نہ مجھ سے پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ کی کسی نے تعریف کی ہے اور نہ میرے بعد کوئی ان کے ساتھ اللہ کی حمد و ثنا کرے گا۔ کہا جائے گا: محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھایئے، سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا، کہیے آپ کو سنا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لیجئے جس کے دل میں اتنی اتنی مقدار کا ایمان ہو (حماد راوی کو صحیح مقدار یاد نہیں رہی)۔ میں دوبارہ سجدہ ریز ہوکر اسی طرح عرض کروں گا تو مجھے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھایئے، کہیے آپ کو سنا جائے گا، سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا: اے رب! میری امت، میری امت تو وہ فرمائے گا: جہنم سے اسے بھی نکال لیجئے جس کے دل میں اتنی اتنی مقدار میں ایمان ہو۔ یہ لوگ پہلے سجدہ سے نکالے جانے والوں کے علاوہ ہوں گے۔ پھر تیسری بار میں سجدہ ریز ہو کر اسی طرح عرض کروں گا تو مجھے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھایئے، کہیے آپ کو سنا جائے گا، سوال کیجئے عطا کر دیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس میں کہوں گا: اے رب! میری امت، میری امت تو وہ فرمائے گا: جہنم سے اس کو بھی نکال

لیجئے جس کے دل میں اتنی اتنی مقدار میں ایمان ہو۔ یہ تعداد پہلی تعدادوں کے علاوہ ہوگی۔‘‘

اسے امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس میں ایک راوی علی بن زید ہے جسے ضعف کی وجہ سے ثقہ قرار دیا گیا ہے باقی اِن کے رجال صحیح ہیں۔

۱۴/۱۴. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأُعْطِي لِوَاءَ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.

وَإِنِّي آتِي بَابَ الْجَنَّةِ، فَآخُذُ بِحَلْقَتِهَا، فَيَقُوْلُوْنَ: مَنْ هٰذَا؟ فَأَقُوْلُ: أَنَا مُحَمَّدٌ. فَيَفْتَحُوْنَ لِي، فَأَدْخُلُ، فَإِذَا الْجَبَّارُ مُسْتَقْبِلِي، فَأَسْجُدُ لَهُ، فَيَقُوْلُ: اِرْفَعْ رَأْسَکَ يَا مُحَمَّدُ! وَتَکَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْکَ، وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْکَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي، أُمَّتِي، يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: اِذْهَبْ إِلَى أُمَّتِکَ فَمَنْ وَجَدْتَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ شَعِيْرٍ مِنَ الْإِيْمَانِ، فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. فَأُقْبِلُ، فَمَنْ وَجَدْتُ فِي قَلْبِهِ ذٰلِکَ، فَأُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ.

۱۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٤٤، الرقم: ١٢٤٦٩، والدارمي في السنن، ١/ ٤١، الرقم: ٥٢، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٤٦، الرقم: ٨٧٧، هذا حديث صحيح، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/٣٢٣، الرقم: ٢٣٤٥، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/ ٢٧٦، الرقم: ٢٦٨۔

فَإِذَا الْجَبَّارُ مُسْتَقْبِلِي، فَأَسْجُدُ لَهُ، فَيَقُوْلُ: اِرْفَعْ رأْسَکَ يَا مُحَمَّدُ! وَتَکَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْکَ، وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْکَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي، أُمَّتِي، أَي رَبِّ! فَيَقُوْلُ: اِذْهَبْ إِلَى أُمَّتِکَ، فَمَنْ وَجَدْتَ فِي قَلْبِهِ نِصْفَ حَبَّةٍ مِنْ شَعِيْرٍ مِنَ الْإِيْمَانِ، فَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ. فَأَذْهَبُ فَمَنْ وَجَدْتُ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذٰلِکَ أُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ.

فَإِذَا الْجَبَّارُ مُسْتَقْبِلِي، فَأَسْجُدُ لَهُ، فَيَقُوْلُ: اِرْفَعْ رأْسَکَ يَا مُحَمَّدُ! وَتَکَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْکَ، وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْکَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي، أُمَّتِي، فَيَقُوْلُ: اِذْهَبْ إِلَى أُمَّتِکَ، فَمَنْ وَجَدْتَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْإِيْمَانِ، فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، فَأَذْهَبُ فَمَنْ وَجَدْتُ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذٰلِکَ أَدْخَلْتُهُمُ الْجَنَّةَ.

وَفَرَغَ اللهُ مِنْ حِسَابِ النَّاسِ، وَأَدْخَلَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أُمَّتِي النَّارَ مَعَ أَهْلِ النَّارِ، فَيَقُوْلُ أَهْلُ النَّارِ: مَا أَغْنٰى عَنْکُمْ أَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ اللهَ لَا تُشْرِکُوْنَ بِهِ شَيْئًا؟ فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ: فَبِعِزَّتِي لَأُعْتِقَنَّهُمْ مِنَ النَّارِ. فَيُرْسِلُ إِلَيْهِمْ، فَيَخْرُجُوْنَ وَقَدِ امْتَحَشُوْا، فَيَدْخُلُوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُوْنَ فِيْهِ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي غُثَاءِ السَّيْلِ، وَيُکْتَبُ بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ: هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، فَيَذْهَبُ بِهِمْ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ لَهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ: هٰؤُلَاءِ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ. فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ: بَلْ هٰـؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الْجَبَّارِ ﷻ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ. إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن جملہ مخلوقات میں سب سے پہلے میری زمین شق ہوگی اور میں یہ بات بطور فخر نہیں کہتا، حمد کا جھنڈا مجھے تھمایا جائے گا اور یہ بات بطور فخر نہیں کہتا، قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اور یہ بات بطور فخر نہیں کہتا اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جو سب سے پہلے جنت میں جائے گا اور میں یہ بات بطور فخر نہیں کہتا۔

’’میں جنت کے دروازے کے پاس آ کر اس کی کنڈی پکڑ لوں گا تو فرشتے پوچھیں گے: یہ کون ہیں؟ میں کہوں گا: میں محمد (ﷺ) ہوں۔ وہ میرے لئے دروازہ کھولیں گے تو میں اندر داخل ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے سامنے جلوہ افروز ہوگا تو میں سجدہ ریز ہوجاؤں گا، پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھایئے اور کلام کیجئے آپ کو سنا جائے گا، اور کہیے آپ کی بات قبول کی جائے گی اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: میرے رب! میری امت، میری امت۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنی امت کے پاس چلے جایئے اور جس کے دل میں جَو کے دانے کے برابر ایمان پائیں اس کو جنت میں داخل کیجئے۔ میں آکر جس کے دل میں اتنا ایمان پاؤں گا تو اُسے جنت میں داخل کردوں گا۔

’’پھر اچانک دیکھوں گا کہ اللہ تعالیٰ میرے سامنے جلوہ افروز ہے تو میں سجدہ ریز ہوجاؤں گا، پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھا لیجیے اور گفتگو کیجئے آپ سے سنا جائے گا، اور کہیے آپ کی بات قبول کی جائے گی اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی امت کے پاس چلے جایئے اور جس کے دل میں آدھے جَو کے دانے کے برابر ایمان پائیں اس کو جنت میں داخل کیجئے۔ پس میں جاؤں گا اور جس کے دل میں اتنی مقدار میں ایمان پاؤں گا ان کو بھی جنت میں

داخل کروں گا۔

''پھر اچانک دیکھوں گا کہ اللہ رب العزت میرے سامنے جلوہ افروز ہے تو میں سجدہ ریز ہوجاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھا لیجیے اور گفتگو کیجئے آپ سے سنا جائے گا، اور کہیے آپ کی بات قبول کی جائے گی اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: میری امت، میری امت۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی امت کے پاس چلے جایئے اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان موجود ہو اس کو جنت میں داخل کیجئے، میں جاؤں گا اور جن کے دل میں ایمان کی اتنی مقدار پاؤں گا ان کو بھی جنت میں داخل کروں گا۔

''اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا اور میری امت میں سے باقی جو لوگ بچ جائیں گے وہ اہلِ نار کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوں گے۔ پس دوزخ والے لوگ ان کو طعنہ دیں گے: تمہیں اس چیز نے کوئی فائدہ نہیں دیا کہ تم اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے؟ اس پر اللہ رب العزت فرمائے گا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ان کو ضرور جہنم کی آگ سے نجات دوں گا۔ پس ان کی طرف فرشتہ بھیجے گا تو وہ اس حال میں اس سے نکلیں گے کہ بری طرح جُھلس گئے ہوں گے، پھر وہ نہرِ حیات میں داخل ہوں گے تو اس میں سے اس طرح نکلیں گے جس طرح پانی کے کنارے دانہ اُگتا ہے۔ ان کے ماتھے کے درمیان لکھ دیا جائے گا یہ 'عُتَقَاءُ اللہ'' (اللہ کے آزاد کردہ) ہیں۔ وہ فرشتہ ان کو لے جائے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔ اہلِ جنت اُنہیں کہیں گے: یہ لوگ جہنمی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ 'عُتَقَاءُ الجبّار'' (اللہ تعالیٰ جبّار کے آزاد کردہ) ہیں۔''

اسے امام احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کی اِسناد ٹھیک ہے۔

١٥/١٥. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فَقَضَى بَيْنَهُمْ وَفَرَغَ مِنَ الْقَضَاءِ. قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ: قَد قَضَى بَيْنَنا رَبُّنَا، فَمَنْ يَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّنَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: إِنْطَلِقُوْا إِلَى آدَمَ، فَإِنَّ اللهَ خَلَقَهُ بِيَدِهِ، وَكَلَّمَهُ. فَيَأْتُوْنَهُ، فَيَقُوْلُوْنَ: قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا، فَيَقُوْلُ آدَمُ: عَلَيْكُمْ بِنُوْحٍ. فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا، فَيَدُلُّهُمْ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ. فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَدُلُّهُمْ عَلَى مُوْسَى. فَيَأْتُوْنَ مُوْسَى، فَيَدُلُّهُمْ عَلَى عِيْسَى. فَيَأْتُوْنَ عِيْسَى، فَيَقُوْلُ: أَدُلُّكُمْ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ. قَالَ: فَيَأْتُوْنِي، فَيَأْذَنُ اللهُ لِي أَنْ أَقُوْمَ إِلَيْهِ، فَيَثُوْرُ مَجْلِسِي أَطْيَبَ رِيْحٍ شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ، حَتَّى آتِيَ رَبِّي فَيُشَفِّعَنِي وَيَجْعَلَ لِي نُوْرًا مِنْ شَعْرِ رَأْسِي إِلَى ظُفُرِ قَدَمِي. فَيَقُوْلُ الْكَافِرُوْنَ عِنْدَ ذٰلِكَ لِإِبْلِيْسَ: قَدْ وَجَدَ الْمُؤْمِنُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَهُمْ، فَقُمْ أَنْتَ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّكَ أَنْتَ اَضْلَلْتَنَا. قَالَ: فَيَقُوْمُ، فَيَثُوْرُ مَجْلِسُهُ أَنْتَنَ رِيْحٍ شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ، ثُمَّ يَعْظُمُ لِجَهَنَّمَ، فَيَقُوْلُ عِنْدَ ذٰلِكَ ﴿وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ﴾ إِلَى آخرِ الآية. [إبراهيم، ١٤: ٢٢]. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ تعالیٰ اوّلین و آخرین کو جمع فرمائے گا اور حساب

١٥: أخرجه الدارمی في السنن، ٢/ ٤٢١، الرقم: ٢٨٠٤، والطبرانی في المعجم الکبير، ١٧/ ٣٢٠، الرقم: ٨٨٧۔

کتاب کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا۔ مومن کہیں گے: ہمارے رب نے ہمارے درمیان فیصلہ فرما دیا پس کون ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے گا؟ وہ (آپس میں) کہیں گے: حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور ان کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ وہ ان کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے: کھڑے ہو جائیے اور اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ آدم علیہ السلام فرمائیں گے: تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جانے کا کہیں گے۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیج دیں گے۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آئیں گے تو وہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیج دیں گے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے میں نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جانے کے لئے تمہاری رہنمائی کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو اللہ تعالیٰ مجھے اپنے حضور کھڑا ہونے کی توفیق فرمائے گا، میری نشست سے ایسی خوشبو پھیلے گی کہ اس جیسی مہک کسی نے کبھی نہیں سونگھی ہوگی۔ یہاں تک کہ میں اپنے رب کے حضور آؤں گا تو وہ مجھے حقِ شفاعت عطا فرمائے گا اور مجھے سر کے بالوں سے لے کر قدموں کے ناخنوں تک سراپائے نور بنا دے گا۔ اس پر کافر ابلیس سے کہیں گے: ایمان والوں نے ایسی ہستی کو پالیا ہے جو ان کی شفاعت کرے گا پس تو کھڑا ہو اور اپنے رب سے ہماری شفاعت کر کیونکہ تو نے ہی ہمیں گمراہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ کھڑا ہوگا تو اس کی نشست سے اتنی سخت بدبو پھیلے گی کہ کسی نے اس جیسی کبھی نہ سونگھی ہوگی، پھر وہ عذابِ جہنم کے لئے بڑا ہو جائے گا تو اس وقت وہ کہے گا: ﴿اور شیطان کہے گا جبکہ فیصلہ ہو چکا ہوگا بے شک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے (بھی) تم سے وعدہ کیا تھا سو میں نے تم سے وعدہ خلافی کی ہے﴾ [القرآن، ابراہیم، ١٤: ٢٢]۔''

اسے امام دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦/١٦. عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: تُعْطَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَرَّ عَشَرَ سِنِيْنَ، ثُمَّ تَدْنُوْ مِنْ جَمَاجِمِ النَّاسِ حَتَّى يَكُوْنَ قَابَ قَوْسَيْنِ فَيَعْرُقُوْنَ حَتَّى يَرْشَحَ الْعِرْقُ قَامَةً فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يَرْتَفِعُ حَتَّى يُغَرْغِرَ الرَّجُلُ. قَالَ سَلْمَانُ: حَتَّى يَقُوْلَ الرَّجُلُ: غُرْغِرَ، فَإِذَا رَأَوْا مَا هُمْ فِيْهِ، قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَا تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيْهِ؟ إِئْتُوْا أَبَاكُمْ آدَمَ فَلْيَشْفَعْ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ. فَيَأْتُوْنَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا أَبَانَا! أَنْتَ الَّذِي خَلَقَکَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيْکَ مِنْ رُوْحِهِ وَأَسْكَنَکَ جَنَّتَهُ، قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا فَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيْهِ. فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاکَ وَلَسْتُ بِذَاکَ، فَأَيْنَ الْفِعْلَةُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا؟ فَيَقُوْلُ: إِئْتُوْا عَبْدًا جَعَلَهُ اللهُ شَاكِرًا. فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَنْتَ الَّذِي جَعَلَکَ اللهُ شَاكِرًا، وَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّکَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاکَ وَلَسْتُ بِذَاکَ، فَأَيْنَ الْفِعْلَةُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا؟ فَيَقُوْلُ: إِئْتُوْا خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ إِبْرَاهِيْمَ. فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ! قَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّکَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاکَ وَلَسْتُ بِذَاکَ، فَأَيْنَ الْفِعْلَةُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا؟ فَيَقُوْلُ: ائْتُوْا كَلِمَةَ اللهِ وَرُوْحَهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ. فَيَأْتُوْنَ عِيْسَى، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا كَلِمَةَ اللهِ وَرُوْحَهُ! قَدْ تَرَى مَا

١٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٠٨، الرقم: ٣١٦٧٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٣٨٤، الرقم: ٨١٣۔

نَحْنُ فِيهِ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّکَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاکَ وَلَسْتُ بِذَاکَ، فَأَيْنَ الْفِعْلَةُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا؟ فَيَقُوْلُ: ائْتُوْا عَبْدًا فَتَحَ اللهُ بِهِ وَخَتَمَ، وَغَفَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، وَنَحْنُ فِي هَذَا الْيَوْمِ أُمَنَاءُ.

فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! فَتَحَ اللهُ بِکَ وَخَتَمَ، وَغَفَرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ، وَجِئْتَ فِي هَذَا الْيَوْمِ آمِنًا، وَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّکَ. فَيَقُوْلُ: أَنَا صَاحِبُکُمْ، فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَأْخُذُ بِحَلْقَةٍ فِي الْبَابِ مِنْ ذَهَبٍ، فَيَقْرَعُ الْبَابَ فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ! قَالَ: فَيُفْتَحُ لَهُ فَيَجِيْءُ حَتَّى يَقُوْمَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ فَيَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهُ، فَيَسْجُدُ فَيُنَادَى: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَکَ، سَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَادْعُ تُجَبْ قَالَ: فَيَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الثَّنَاءِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّمْجِيْدِ مَا لَمْ يَفْتَحْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، ثُمَّ يَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهُ فَيَسْجُدُ فَيَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الثَّنَاءِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّمْجِيْدِ مَا لَمْ يَفْتَحْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، وَيُنَادِي: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَکَ، سَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَادْعُ تُجَبْ، فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ (سَلْمَانُ): فَيَشْفَعُ فِي کُلِّ مَنْ کَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ حِنْطَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ أَوْ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ أَوْ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ،

فَذَالِكُمُ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ قَالَهُ الْأَلْبَانِيُّ.

’’حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قیامت کے دن سورج کو دس سال کی مسافت جتنی گرمی عطا کی جائے گی، پھر (آہستہ آہستہ) وہ لوگوں کے سروں کے قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ دو کمانوں جتنا فاصلہ ہوگا۔ لوگ پسینہ میں غرق ہوں گے یہاں تک کہ پسینہ زمین پر ٹپک رہا ہوگا پھر سورج بلند ہوگا تو انسان اس کی حدت سے ہانڈی کے ابلنے کی طرح جوش مارے گا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہاں تک کہ کوئی شخص کہے گا: (ہمیں) ذبح کر دیا گیا پس جب وہ اپنی حالت دیکھیں گے، ان میں سے بعض بعض سے کہیں گے: کیا تم اپنی حالت نہیں دیکھ رہے؟ آؤ اپنے باپ آدم علیہ السلام کے پاس چلیں کہ وہ تمہارے رب سے تمہاری شفاعت فرمائیں، پس وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں، میں اس منصب پر فائز نہیں، تو (تمہارا کام مجھ سے) کہاں ہوگا؟ پس وہ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کی طرف جانے کا حکم فرماتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے: تم اللہ کے شکر گزار بندے کے پاس جاؤ تو وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! آپ ہی وہ ہستی ہیں جن کو اللہ نے شکر گزار بنایا ہے، اور آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں لہٰذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں، میرا یہ منصب نہیں تو (مجھ سے یہ کام) کہاں ہوگا؟ پس وہ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کی طرف جانے کا حکم فرماتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے: رحمان کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے خلیل الرحمان! آپ ہماری حالت ملاحظہ فرما رہے ہیں لہٰذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں تو وہ فرمائیں گے: میں

اس منصب پر فائز نہیں، میرا یہ منصب نہیں تو کام کہاں ہوگا؟ پس وہ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کی طرف جانے کا حکم کرتے ہیں تو وہ فرمائیں گے: تم اللہ کے کلمہ اور اس کی روح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس جاؤ تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے اللہ کے کلمہ اور اس کی روح! آپ ہماری حالت ملاحظہ فرما رہے ہیں لہٰذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں، میرا یہ منصب نہیں، تو کام کہاں ہوگا؟ پس وہ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کی طرف جانے کا حکم کرتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے: تم اس بندہ کے پاس جاؤ جس کے ذریعہ اللہ نے بابِ نبوت کھولا اور نبوت ختم فرمائی اور اس کے صدقے پہلے اور پچھلے بخش دیئے گئے، اور آج کے دن ہم (ان کی عظمت کو متعارف کرانے کے) امین ہیں۔

''پس وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے بابِ نبوت کھولا اور آپ پر نبوت کا خاتمہ فرمایا اور آپ کے صدقے پہلے اور پچھلے بخش دیئے گئے اور آپ اس دن امن میں ہیں، آپ ہماری حالت ملاحظہ فرما رہے ہیں تو اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے تو آپ فرمائیں گے: میں تمہارا خیر خواہ ہوں، پس آپ لوگوں کے درمیان سے نکل کر جنت کے دروازے تک آئیں گے اور دروازے میں لگا سونے کا کنڈا پکڑ کر دروازہ کھٹکھٹائیں گے تو پوچھا جائے گا: کون ہے؟ آپ فرمائیں گے: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! راوی فرماتے ہیں: آپ کے لئے اسے کھول دیا جائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے حضور حاضر ہوکر سجدوں کی اجازت طلب کریں گے تو آپ کو اذن دیا جائے گا، پس آپ سجدہ ریز ہوں گے تو رب تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اپنا سر اٹھایئے، مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور دعا کیجیے آپ کی دعا قبول کی جائے گی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گے: اے میرے رب! میری

امت، میری امت! پھر سجود کی اجازت طلب کریں گے تو آپ کو اِذن دیا جائے گا، آپ سجدہ ریز ہوں گے تو اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی حمد وثنا اور بزرگی کے ایسے کلمات کشف فرمائے گا کہ خلائق میں سے کسی پر ایسا نہیں کیا گیا۔ پس وہ فرمائے گا: اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھایے، سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور دعا کیجئے آپ کی دعا قبول کی جائے گی تو آپ ﷺ اپنا سر اٹھا کر عرض کریں گے: اے میرے رب! میری امت، میری امت! دو بار یا تین بار فرمائیں گے۔ (حضرت سلمان رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: پس آپ ﷺ ہر اس شخص کی شفاعت فرمائیں گے جس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر ایمان ہوگا یا جَو کے برابر ایمان ہوگا یا رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا، وہی مقامِ محمود ہوگا۔‘‘

اسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ علامہ البانی نے اس حدیث کی اِسناد کو شیخین کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔

١٧/١٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهَا نَبِيٌّ قَبْلِي، بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَإِنَّمَا كَانَ يُبْعَثُ كُلُّ نَبِيٍّ إِلَى قَرْيَتِهِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ يُرْعَبُ مِنِّي عَدُوِّي عَلَى مَسِيْرَةِ شَهْرٍ، وَأُعْطِيْتُ الْمَغْنَمَ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا، وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ فَأَخَّرْتُهَا لِأُمَّتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضي اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

١٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٤١٣، الرقم: ١٣٥٢٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٦١۔

فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں: مجھے تمام لوگوں سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے جبکہ ہر نبی صرف اپنی بستی کی طرف مبعوث ہوتا تھا، رعب کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی کہ میرا دشمن ایک ماہ کی مسافت پر مجھ سے مرعوب ہوجاتا ہے، مجھے مالِ غنیمت سے نوازا گیا، میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی (جائے تیمّم) بنا دی گئی، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی جسے میں نے اپنی امت کے لیے مؤخر کر دیا ہے۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٨/١٨. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِخَمْسٍ: بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَادَّخَرْتُ شَفَاعَتِي لِأُمَّتِي، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ شَهْرًا أَمَامِي وَشَهْرًا خَلْفِي، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزوں کی وجہ سے تمام انبیاء پر فضیلت سے نوازا گیا: مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا، میں نے اپنی شفاعت کو اپنی امت کے لیے ذخیرہ کر دیا، میری رعب کے ذریعے ایک ماہ آگے اور ایک ماہ پیچھے مدد فرمائی گئی، میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی (جائے تیمّم) بنا دی گئی، اور میرے لئے اموالِ غنیمت حلال کر دیئے گئے جو

١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/ ١٥٤، الرقم: ٦٦٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٥٩، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/ ٣٣٢۔

مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھے۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٩/١٩. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهَا نَبِيٌّ قَبْلِي: بُعِثْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَإِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَأُطْعِمْتُ مِنَ الْمَغْنَمِ وَلَمْ يُطْعَمْهَا أَحَدٌ كَانَ قَبْلِي، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَلَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أُعْطِيَ دَعْوَةً فَتَعَجَّلَهَا، وَإِنِّي أَخَّرْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي، وَهِيَ بَالِغَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں: مجھے سرخ و سیاہ (تمام لوگوں) کی طرف مبعوث کیا گیا ہے جبکہ پہلے نبی صرف اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا، ایک ماہ کی مسافت کے رعب کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی، مجھے مالِ غنیمت کھلایا گیا ہے جبکہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں کھلایا گیا، میرے لئے تمام روئے زمین پاک کرنیوالی (جائے تیمّم) اور مسجد بنا دی گئی، اور ہر نبی کو اس کا طلب کیا ہوا عطا کر دیا گیا جس میں اس نے جلدی کی تھی جبکہ میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے مؤخر کر دیا ہے، اور وہ إن شاء اللہ ہر اس شخص کو پہنچنے والی ہے جو مرتے دَم تک اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا۔‘‘

١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢١١، الرقم: ٧٤٣٥.

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٢٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِيٍّ قَبْلِي، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَكَانَ مِنْ قَبْلِنَا يُصَلُّوْنَ فِي الْمَحَارِيْبِ، وَبُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَسْوَدَ وَأَحْمَرَ وَكَانَ الرَّجُلُ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ بَيْنَ يَدَيَّ يَسْمَعُ بِيَ الْقَوْمُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ فَيَرْعَبُوْنَ مِنِّي وَجُعِلَ لِيَ الرُّعْبُ نَصْرًا، وَقِيْلَ لِي سَلْ تُعْطَهُ فَجَعَلْتُهَا شَفَاعَةً لِأُمَّتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں: میرے لئے اموال غنیمت حلال کر دیئے گئے جو مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہ تھے، میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی (جائے تیمّم) بنا دی گئی جبکہ ہم سے پہلے لوگ مخصوص مقامات پر نماز پڑھتے تھے، مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے حالانکہ کسی بھی خاص شخص (نبی) کو اس کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا، میرے آگے ایک ماہ کی مسافت کے رعب کے ذریعے مدد فرمائی گئی ہے، کوئی قوم میرے بارے میں سنتی ہے حالانکہ ان کے اور میرے درمیان ایک ماہ کا فاصلہ ہوتا ہے تو وہ مجھ سے خوفزدہ ہوجاتے ہیں یعنی رعب و دبدبہ کو میرا مدد گار بنایا گیا، اور مجھے کہا گیا: سوال کیجیے آپ کو عطا کیا جائے گا تو میں نے اُسے اپنی امت کی شفاعت کے لیے رکھ چھوڑا ہے اور وہ ہر اس شخص کو

٢٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٦٩، الرقم: ٧٤٧١۔

پہنچنے والی ہے جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢١/٢١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ لِآلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ خَادِمٌ تَخْدِمُهُمْ، يُقَالُ لَهَا: بَرِيْرَةُ. فَلَقِيَهَا رَجُلٌ فَقَالَ لَهَا: يَا بَرِيْرَةُ! غَطِّي شُعَيْفَاتِکِ فَإِنَّ مُحَمَّدًا لَنْ يُغْنِيَ عَنْکِ مِنَ اللهِ شَيْئًا، فَأَخْبَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ مُحْمَرَّةً وَجْنَتَاهُ. وَكُنَّا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ نَعْرِفُ غَضْبَهُ بِجَرِّ رِدَائِهِ وَحُمْرَةِ وَجْنَتَيْهِ، فَأَخَذْنَا السِّلَاحَ، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مُرْنَا بِمَا شِئْتَ فَوَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَوْ أَمَرْتَنَا بِأُمَّهَاتِنَا وَآبَائِنَا وَأَوْلَادِنَا لَأَمْضَيْنَا قَوْلَکَ فِيْهِمْ. فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ فَقُلْنَا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: نَعَمْ. وَلَكِنْ مَنْ أَنَا؟ فَقُلْنَا: أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ. قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ يُنْفَضُ التُّرَابُ عَنْ رَأْسِهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ دَاخِلٍ الْجَنَّةَ وَلَا فَخْرَ. مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ رِحْمَتِي لَا تَنْفَعُ؟ لَيْسَ كَمَا زَعَمُوْا، إِنِّي لَأَشْفَعُ وَأَشْفَعُ حَتَّى إِنَّ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ لَيَشْفَعُ فَيُشَفَّعُ، حَتَّى إِنَّ إِبْلِيْسَ لَيَتَطَاوَلُ فِي الشَّفَاعَةِ.

٢١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/ ٢٠٢، الرقم: ٥٠٨٢، والهيثمی في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٥۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کی آل کی ایک خادمہ ان کی خدمت سرانجام دیتی تھی جس کا نام بریرہ تھا۔ ایک شخص نے اس سے مل کر کہا: اپنے بالوں کی چھوٹی زلفوں کو ڈھانپ کر رکھا کر کیونکہ تجھے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ سے ہرگز کسی چیز کا کوئی نفع نہیں پہنچائیں گے۔ اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خبر کر دی تو آپ چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے اپنے سرخ رخساروں کے ساتھ باہر تشریف لائے۔ (راوی فرماتے ہیں) ہم گروہِ انصار آپ کے جلال کو چادر مبارک کے گھسیٹنے اور رخسار مبارک کے سرخ ہونے سے پہچانتے تھے لٰہذا ہم اپنا اسلحہ اٹھا کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ جو چاہیں ہمیں حکم فرمائیں، پس اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اگر آپ ہمیں ہمارے والدین اور اولاد کے بارے میں کوئی حکم بھی فرمائیں گے تو ہم آپ کے ارشاد کو ان کے بارے میں ضرور کر گزریں گے۔ آپ ﷺ نے منبر پر رونق افروز ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پوچھا: میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (ایسا ہی ہے)! لیکن میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن مناف ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور (مجھے اس پر) فخر نہیں، سب سے پہلے مجھ ہی سے زمین شق ہوگی اور فخر نہیں، سب سے پہلے میرے ہی سر سے خاک جھاڑی جائے گی اور مجھے فخر نہیں اور میں ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور کوئی فخر نہیں۔ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے وہ گمان کرتے ہیں کہ میرا رشتہ نفع نہیں پہنچائے گا؟ ایسا نہیں ہے جیسا انہوں نے گمان کیا، بے شک میں ضرور شفاعت کروں گا اور یہاں تک شفاعت کروں گا کہ جس کی میں شفاعت کروں گا وہ بھی شفاعت کر سکے گا اور اس کی شفاعت بھی قبول کی جائے گی یہاں تک کہ ابلیس بھی میری شفاعت میں رغبت

رکھے گا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٢/٢٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَدْخُلُ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الْقِبْلَةِ النَّارَ مَنْ لَا يُحْصِي عَدَدَهُمْ إِلَّا اللهُ بِمَا عَصَوا اللهَ وَاجْتَرَؤُوْا عَلَى مَعْصِيَتِهِ، وَخَالَفُوْا طَاعَتَهُ. فَيُؤْذَنُ لِي فِي الشَّفَاعَةِ فَأُثْنِي عَلَيْهِ جَلَّ ذِكْرُهُ سَاجِدًا كَمَا أُثْنِي عَلَيْهِ قَائِمًا ...... وذكر الحديث أقول وتتمته ...... فَيُقَالُ لِي: إِرْفَعْ رَأْسَکَ وَسَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الصَّغِيْرِ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ قَالَهُ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور معصیت پر گامزن رہنے اور اطاعت کی مخالف کے سبب اہلِ قبلہ میں سے لوگ جہنم میں داخل ہوں گے جن کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ مجھے اذنِ شفاعت دیا جائے گا تو میں اللہ جل جلالہ کی حالتِ سجدہ میں تعریف کروں گا جیسے میں اس کی قیام میں تعریف کروں گا ...... (اور راوی نے حدیث ذکر کی اسکا آخری حصہ اس طرح ہے) پس مجھ سے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھائیے، اور سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے اس کی اِسناد کو حسن کہا ہے۔

٢٢: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/ ٨٠، الرقم: ١٠٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٣٦، الرقم: ٥٥٠٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٦۔

٢٣/٢٣. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ أَنَا لِشِرَارِ أُمَّتِي، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ أَنْتَ يَارَسُوْلَ اللهِ! لِخِيَارِهِمْ؟ قَالَ: أَمَّا شِرَارُ أُمَّتِي فَيُدْخِلُهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي، وَأَمَّا خِيَارُهُمْ فَيُدْخِلُهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِأَعْمَالِهِمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت ابو امامہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کے بدتر لوگوں کے لئے بہترین ہوں۔ آپ کے ہم نشینوں میں سے کسی شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ان کے بہترین لوگوں کے لئے کیسے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بدترین لوگوں کو اللہ تعالیٰ میری شفاعت سے جنت میں داخل فرمائے گا اور ان کے بہترین کو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے سبب جنت میں داخل فرمائے گا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٢٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ فِي حَدِيْثِ الصُّوْرِ بَعْدَ ذِكْرِ مُرُوْرِ النَّاسِ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِذَا أَفْضَى أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ، قَالُوْا: مَنْ يَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّنَا لِيُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَنْ أَحَقُّ بِذٰلِکَ مِنْ أَبِيْکُمْ آدَمَ؟ إِنَّ خَلَقَهُ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُوْحِهِ، وَكَلَّمَهُ قَبْلًا فَيُؤْتَى آدَمُ، فَيُطْلَبُ ذٰلِکَ إِلَيْهِ،

٢٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ٩٧، الرقم: ٧٤٨٣، والهيثمي في مجمع الزوائد ١٠/ ٣٧٧۔

٢٤: أخرجه ابن راهويه في المسند، ١/ ٩٤، الرقم: ١٠، وابن حيان في العظمة، ٣/٨٣٥، الرقم: ٣٨٦، وابن كثيرفي تفسير القرآن العظيم، ٢/١٤٨۔ ١٤٩۔

فَيَأْبَى وَيَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِنُوْحٍ، فَإِنَّهُ أَوَّلُ رُسُلِ اللهِ. فَيُؤْتَى نُوْحٌ، فَيُطْلَبُ ذٰلِكَ إِلَيْهِ، فَيَذْكُرُ ذَنْبًا وَيَقُوْلُ: مَا أَنَا بِصَاحِبِ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّ اللهَ اتَّخَذَهُ خَلِيْلًا. فَيُؤْتَى إِبْرَاهِيْمُ، فَيُطْلَبُ ذٰلِكَ إِلَيْهِ، فَيَقُوْلُ مَا أَنَا بِصَاحِبِ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسَى فَإِنَّ اللهَ قَرَّبَهُ نَجِيًّا وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ التَّوْرَاةَ. فَيُؤْتَى مُوْسٰى، فَيُطْلَبُ ذٰلِكَ إِلَيْهِ، فَيَقُوْلُ: مَا أَنَا بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِرُوْحِ اللهِ وَكَلِمَتِهِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ. فَيُؤْتَى عِيْسٰى، فَيُطْلَبُ ذٰلِكَ إِلَيْهِ، فَيَقُوْلُ: مَا أَنَا بِصَاحِبِ ذٰلِكَ وَلَكِنْ سَأَدُلُّكُمْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ.

قَالَ: فَيَأْتُوْنِي، وَلِي عِنْدَ رَبِّي ثَلَاثُ شَفَاعَاتٍ وَعَدَنِيْهِنَّ. قَالَ: فَآتِي الْجَنَّةَ، فَآخُذُ بِحَلْقَةِ الْبَابِ، فَأَسْتَفْتِحُ فَيُفْتَحُ لِي، فَأُحَيَّى، وَيُرَحَّبُ بِي فَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ. فَإِذَا دَخَلْتُهَا فَنَظَرْتُ إِلَى رَبِّي عَلَى عَرْشِهِ خَرَرْتُ سَاجِدًا فَأَسْجُدُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ أَسْجُدَ، فَيَأْذَنُ اللهُ لِي مِنْ حَمْدِهِ وَتَمْجِيْدِهِ بِشَيْءٍ مَا أُذِنَ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ! وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، إِسْأَلْ تُعْطَهُ، قَالَ: فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ! مَنْ وُقِعَ فِي النَّارِ مِنْ أُمَّتِي؟ فَيَقُوْلُ اللهُ: إِذْهَبُوْا فَمَنْ عَرَفْتُ صُوْرَتَهُ فَأَخْرِجُوْهُ مِنَ النَّارِ، فَيُخْرِجُ أُوْلٰئِكَ حَتَّى لَا يَبْقِي أَحَدٌ. ثُمَّ يَقُوْلُ اللهُ: إِذْهَبُوْا فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ دِيْنَارٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ مِنَ النَّارِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ثُلُثَى دِيْنَارٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: نِصْفَ دِيْنَارٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: قِيْرَاطٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: إِذْهَبُوْا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ

مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ. قَالَ: فَيُخْرِجُوْنَ فَيُدْخِلُوْنَ الْجَنَّةَ. قَالَ! فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَعْرَفَ فِي الدُّنْيَا بِمَسَاكِنِكُمْ وَأَزْوَاجِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ بِمَسَاكِنِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ إِذَا دَخَلُوا الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ ابْنُ رَاهَوَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے طویل حدیثِ صور میں روایت ہے کہ لوگوں کے پل صراط کے پار ہو جانے کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس جب اہلِ جنت کو جنت کی طرف اور اہلِ جہنم کو جہنم کی طرف پہنچایا جائے گا۔ وہ کہیں گے: کون ہمارے رب کے حضور ہماری شفاعت کرے گا کہ وہ ہمیں جنت میں داخل فرمائے؟ راوی فرماتے ہیں: پس وہ کہیں گے: تمہارے باپ آدم علیہ السلام سے بڑھ کر کون شخص اس کا زیادہ حق دار ہے؟ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا اور ان میں اپنی روح پھونکی اور سب سے پہلے ان سے کلام کیا۔ پس آدم علیہ السلام کو لایا جائے گا اور ان سے یہ طلب کیا جائے گا تو وہ انکار کریں گے اور فرمائیں گے: تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ سب سے پہلے رسول ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا اور ان سے یہ طلب کیا جائے گا تو وہ اپنا (بظاہر) گناہ یاد کرکے عرض کریں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں، لیکن تم ابراہیم علیہ السلام کو لازمی پکڑو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خلیل بنایا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لایا جائے گا اور ان سے یہ مطالبہ کیا جائے گا تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں، لیکن تم موسیٰ علیہ السلام کو لازمی پکڑو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں قریب کرکے سرگوشی کی ہے اور ان پر تورات اتاری ہے۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لایا جائے گا اور ان سے اس کا مطالبہ کیا جائے گا تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں لیکن تم اللہ کی روح اور اس کے کلمہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس لازمی جاؤ۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لایا جائے گا اور ان سے یہ مطالبہ کیا جائے گا تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں لیکن میں تمہاری رہنمائی

کروں گا تم حضرت محمد ﷺ کے پاس لازمی جاؤ۔

’’حضور ﷺ نے فرمایا: وہ میرے پاس آئیں گے، میرے لئے اپنے رب کے ہاں تین شفاعتیں ہیں جن کا اس نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں: میں جنت کی طرف آؤں گا اور دروازے کا کنڈا پکڑ کر کھٹکھٹاؤں گا تو اسے میرے لئے کھول دیا جائے گا۔ پس مجھے سلام کیا جائے گا اور مرحبا کہا جائے گا تو میں جنت میں داخل ہوں گا۔ جب میں اس میں داخل ہوں گا تو اپنے رب کو عرش پر دیکھتے ہی سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور اس وقت تک سجدہ میں رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ میں سجدہ میں رہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حمد اور بڑائی کرنے کا ایسے کلمات سے اِذن دے گا کہ مخلوق میں سے کسی کو ایسا اِذن نہیں دیا گیا، بعد ازاں وہ فرمائے گا: اپنا سر اٹھایئے، محمد (ﷺ)! شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں عرض کروں گا: اے میرے رب! جو میرے امتی جہنم میں گر گئے ہیں (ان کی بخشش چاہتا ہوں)؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم جاؤ جس کی تم صورت پہچانو اسکو جہنم سے نکال لو، پس ان کو نکال لیا جائے گا حتی کہ ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم جاؤ پس جس کے دل میں دینار کے برابر ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو، پھر فرمائے گا: دو تہائی دینار کے برابر، پھر فرمائے گا: آدھے دینار کے برابر، پھر فرمائے گا: ایک قیراط (دینار کے دسویں حصے کے نصف برابر) پھر فرمائے گا: تم جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو (اس کو نکال لو) فرماتے ہیں: پس انہیں نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے تم دنیا میں اپنے گھروں اور بیویوں کو اہلِ جنت کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اپنے گھروں اور بیویوں سے زیادہ پہچان رکھنے والے نہیں ہو۔‘‘

اسے امام ابنِ راہویہ نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٢٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي مِنَ الْأَنْبِيَاءِ: جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَلَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يُصَلِّي حَتّٰى يَبْلُغَ مِحْرَابَهُ، وَأُعْطِيْتُ الرُّعْبَ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ يَكُوْنُ بَيْنِي وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ فَيُقْذِفُ اللهُ الرُّعْبَ فِي قُلُوْبِهِمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى خَاصَّةٍ قَوْمِهِ وَبُعِثْتُ أَنَا إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، وَكَانَتِ الْأَنْبِيَاءُ يَعْزِلُوْنَ الْخُمُسَ فَتَجِيْئُ النَّارُ فَتَأْكُلُهُ وَأُمِرْتُ أَنَا أُقَسِّمُهَا فِي فُقَرَاءِ أُمَّتِي، وَلَمْ يَبْقَ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ سُؤْلَهُ وَأَخَّرْتُ شَفَاعَتِي لِأُمَّتِي. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: مجھے ایسی پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے انبیاء میں سے کسی ایک کو بھی نہیں دی گئیں: میرے لئے تمام روئے زمین پاک کرنیوالی (جائے تیمّم) اور مسجد بنا دی گئی جبکہ پہلے انبیاء میں سے کوئی نبی بھی مخصوص مقام کے علاوہ کسی جگہ نماز نہیں پڑھتا تھا، ایک ماہ کی مسافت تک کے رعب سے میری مدد فرمائی گئی، میرے اور مشرکوں کے درمیان ابھی ایک ماہ کا فاصلہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے، ہر نبی کو اس کی خاص قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جبکہ مجھے جن و انس کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، انبیاء خمس مال کو جدا کر کے رکھ دیتے تھے تو آگ آکر ان کو کھا جاتی جبکہ مجھے اسے اپنی امت کے فقراء میں تقسیم کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور ہر نبی کو اس کا طلب کیا ہوا عطا

٢٥: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٣٣، الرقم: ٤٠٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٨۔

کر دیا گیا جبکہ میں نے اپنی شفاعت کو اپنی امت کے لیے مؤخر کر دیا ہے۔''

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۲٦. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى بَعَثَنِي إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّ لِيَ الْمَغْنَمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا، وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ لِلْمُذْنِبِيْنَ مِنْ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے سرخ و سیاہ (تمام لوگوں) کی طرف مبعوث کیا، رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی، میرے لئے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا، اور میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی (جائے تیمّم) بنا دی گئی، اور مجھے روزِ قیامت میری امت کے گناہ گاروں کے لئے شفاعت عطا کی گئی ہے۔''

اسے امام ابنِ عساکر نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۲۷. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا

۲٦: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٤/٢٩٦۔

۲۷: أخرجه اللالكائي في شرح أصول إعتقاد أهل السنة، ١/٤٤٤، الرقم: ١٤٤٩۔ وأخرج ابن اسحاق في السيرة النبوية، ٣/٢٨٧، الرقم: ٤٧٥، وابن هشام في السيرة النبوية، ٣/٢٣١، والطبري في جامع البيان، ١٠/٤٧:

عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِي جَعْفَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا،—

لَمْ يُؤْتَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي: جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا، أَوْ قَالَ: جُعِلَتْ لِي كُلُّ أَرْضٍ طَيِّبَةً طَهُوْرًا وَّ مَسْجِدًا......فَقِيْلَ لِأَبِي عَامِرٍ: أَنْتَ تَشُكُّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَى عَدُوِّي مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَبُعِثْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ، وَأُطْعِمَتْ أُمَّتِي الْفَيْءَ وَلَمْ يُطْعَمْهُ أُمَّةً قَبْلِي، وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ نَائِلَةٌ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

رَوَاهُ اللَّالْكَائِيُّ.

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں: میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی (جائے تیمّم) بنا دی گئی...... یا فرمایا: میرے لئے تمام روئے زمین پاکیزہ، پاک کرنیوالی (جائے تیمّم) اور مسجد بنا دی گئی......، تو ابو عامر سے کہا گیا کہ کیا آپ کو شک ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں ......اور ایک ماہ کی مسافت کے رعب کے ذریعے میرے دشمن پر میری مدد فرمائی گئی، مجھے سرخ و سیاہ (تمام لوگوں) کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، میری امت کو مال فئی کھلایا گیا جبکہ مجھ سے پہلے کسی امت کو اسے نہیں کھلایا گیا، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی اور وہ ہر اس شخص کو پہنچنے والی ہے جو مرتے دم تک اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا۔''

اسے امام لالکائی نے روایت کیا ہے۔

...... عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِي جَعْفَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا، وَأُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِيٍّ كَانَ قَبْلِيْ، وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ، خَمْسٌ لَمْ يُؤْتَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي.

بَابٌ فِي بَعْثِ اللهِ تَعَالَى النَّبِيَّ ﷺ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿اللہ تعالیٰ کا حضور نبی اکرم ﷺ کو قیامت کے دن مقامِ محمود پر فائز فرمانے کا بیان﴾

۱/۲۸. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ: يَا فُـلَانُ! إِشْفَعْ، يَا فُـلَانُ! اِشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَالِکَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگ گروہ در گروہ اپنے اپنے نبی کے پیچھے چلیں گے اور عرض کریں گے: اے فلاں! ہماری شفاعت فرمایئے، اے فلاں! ہماری شفاعت فرمایئے حتی کہ طلبِ شفاعت کا سلسلہ حضور نبی اکرم ﷺ پر آ کر ختم ہو جائے گا۔ یہی وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔‘‘

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب قوله: عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً، ۴/۱۷۴۸، الرقم: ۴۴۴۱، والنسائى في السنن الكبرى، ۶/ ۳۸۱، الرقم: ۱۱۲۹۵، وابن منده في الإيمان، ۲/ ۸۷۱، الرقم: ۹۲۷، والقرطبى في الجامع لأحكام القرآن، ۱۰/۳۰۹، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/ ۵۶۔

اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢/٢٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ. وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. وَزَادَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ: فَيَشْفَعُ لِيُقْضَى بَيْنَ الْخَلْقِ، فَيَمْشِي حَتَّى يَأْخُذَ بِحَلَقَةِ الْبَابِ فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللهُ مَقَامًا مَحْمُودًا، يَحْمَدُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَنْدَه وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص (دنیا میں بھکاری بن کر) لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت کا ٹکڑا تک نہ ہوگا۔ اور فرمایا: قیامت کے دن سورج (مخلوق کے) اتنا قریب ہوگا کہ (ان کا) پسینہ نصف کان تک پہنچ جائے گا۔ پس وہ اس حال میں حضرت آدم علیہ السلام سے مدد طلب کریں گے، پھر حضرت

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: من سأل الناس تكثراً، ٢/٥٣٦، الرقم: ١٤٠٥، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٥٤، الرقم: ٨٨٤، والبيهقى في شعب الإيمان، ٣/٢٦٩، الرقم: ٣٥٠٩، والديلمى في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢/ ٣٧٧، الرقم: ٣٦٧٧، والطبرى في جامع البيان في تفسير القرآن، ١٥/ ١٤٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣: ٥٦.

موسیٰ علیہ السلام سے، پھر حضرت محمد ﷺ سے مدد طلب کرنے جائیں گے۔ عبد اللہ بن جعفر نے اتنا زیادہ بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے بیان کیا ان سے ابنِ ابی جعفر نے بیان کیا: آپ ﷺ شفاعت کریں گے تاکہ مخلوق کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ آپ جائیں گے حتی کہ جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑ لیں گے۔ یہ وہ دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا اور سارے اہلِ محشر حضور ﷺ کی تعریف کریں گے۔‘‘

اسے امام بخاری، ابنِ مندہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣/٣٠. عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ قَالَ: كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِي رَأْيٌ مِنْ رَأْيِ الْخَوَارِجِ، فَخَرَجْنَا فِي عِصَابَةٍ ذَوِي عَدَدٍ نُرِيْدُ أَنْ نَحُجَّ، ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ. قَالَ: فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَالِسٌ إِلَى سَارِيَةٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَإِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ،قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ! مَا هَذَا الَّذِي تُحَدِّثُوْنَ؟ وَاللهُ يَقُوْلُ: ﴿إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ﴾ [آل عمران، ٣: ١٩٢] وَ ﴿كُلَّمَآ أَرَادُوْا أَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَآ أُعِيْدُوْا فِيْهَا﴾ [السجدة، ٣٢: ٢٠] فَمَا هَذَا الَّذِي تَقُوْلُوْنَ؟ قَالَ: أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ! قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ ﷺ (يَعْنِي الَّذِي يَبْعَثُهُ اللهُ فِيْهِ)؟ قُلْتُ: نَعَمْ! قَالَ: فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ ﷺ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي يُخْرِجُ

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٧٩، الرقم: ١٩١، وأبو عوانة في المسند، ١/ ١٥٤، الرقم: ٤٤٨، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٢٩، الرقم: ٨٥٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٢٨٩، الرقم: ٣١٥، وأيضاً في الاعتقاد، ١/ ١٩٥۔

اللهُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُ، قَالَ: ثُمَّ نَعَتَ وَضْعَ الصِّرَاطِ وَمَرَّ النَّاسِ عَلَيْهِ، قَالَ: وَأَخَافُ أَنْ لَّا أَكُوْنَ أَحْفَظُ ذَاكَ، قَالَ: غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ زَعَمَ أَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ أَنْ يَكُوْنُوْا فِيْهَا. قَالَ: يَعْنِي فَيَخْرُجُوْنَ كَأَنَّهُمْ عِيْدَانُ السَّمَاسِمِ. قَالَ: فَيَدْخُلُوْنَ نَهْرًا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ، فَيَخْرُجُوْنَ كَأَنَّهُمُ الْقَرَاطِيْسُ، فَرَجَعْنَا، قُلْنَا: وَيْحَكُمْ أَتَرَوْنَ الشَّيْخَ يَكْذِبُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَرَجَعْنَا فَلَا وَاللهِ! مَا خَرَجَ مِنَّا غَيْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَوْ كَمَا قَالَ أَبُوْ نُعَيْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو عَوَانَة وَابْنُ مَنْدَه وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’یزید الفقیر کہتے ہیں: مجھے خوارج کی رائے نے گھیر لیا تھا (کہ گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہیں گے)۔ ہم لوگوں کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ حج کرنے کے لئے نکلے (اور سوچا کہ بعد میں) ہم لوگوں کے پاس (اپنے اس عقیدہ کو بیان کرنے کے لئے) جائیں گے۔ فرماتے ہیں: ہمارا گزر مدینہ منورہ سے ہوا تو دیکھا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ایک ستون کے پاس بیٹھے لوگوں کو احادیث بیان فرما رہے ہیں۔ فرماتے ہیں: اچانک انہوں نے جہنمیوں کا ذکر فرمایا تو میں نے ان سے عرض کیا: اے صحابیٔ رسول ﷺ! آپ یہ کیا بیان کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ تو (جہنمیوں کے بارے) فرماتا ہے: ﴿بے شک تو جسے دوزخ میں ڈال دے تو تُو نے اسے واقعۃً رسوا کر دیا﴾ [آل عمران، ۳: ۱۹۲] اور ایک مقام پر ہے ﴿(دوزخی) جب بھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے﴾ [السجدۃ، ۳۲: ۲۰] آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! فرمایا: کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ مقام پڑھا ہے جس پر اللہ تعالیٰ انہیں فائز فرمائے گا؟ میں نے کہا: ہاں! فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کا مقام ایسا مقامِ محمود ہے جس پر فائز ہونے کے

سبب اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا جہنم سے نکالے گا۔ فرماتے ہیں: پھر انہوں نے پل صراط اور لوگوں کے اس پر گزرنے کو بیان فرمایا۔ کہتے ہیں: مجھے ڈر ہے کہ شاید میں اسے یاد نہ رکھ سکوں۔ تاہم انہوں نے یہ بیان کیا کہ لوگ جہنم میں داخل ہونے کے بعد اس سے نکلیں گے۔ ابونعیم کہتے ہیں: وہ ایسے نکلیں گے جیسا کہ آبنوس کی جلی ہوئی لکڑیاں، پھر جنت کی نہر میں غسل کر کے کاغذ کی طرح سفید ہو کر نکلیں گے۔ پس ہم وہاں سے لوٹے اور ہم نے آپس میں کہا: تم پر افسوس ہو کیا یہ شیخ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھتے ہیں؟ پس ہم میں سے ایک شخص کے سوا سبھی خوارج کے عقیدہ سے تائب ہو گئے جیسا کہ ابونعیم نے بیان کیا ہے۔‘‘

اسے امام مسلم، ابوعوانہ، ابنِ مندہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤/٣١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللهِ تَعَالٰى فِي إِبْرَاهِيْمَ: ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي﴾ [إبراهيم، ١٤: ٣٦] وَقَالَ عِيْسٰى: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّکَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَکِيْمُ﴾ [المائدة، ٥: ١١٨] فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللَّهُمَّ! أُمَّتِي، أُمَّتِي، وَبَکٰى، فَقَالَ اللهُ: يَا جِبْرِيْلُ! إِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ وَرَبُّکَ أَعْلَمُ، فَسَلْهُ مَا يُبْکِيْکَ؟ فَأَتَاهُ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: دعاء النبي ﷺ لأمته، ١/ ١٩١، الرقم: ٢٠٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٣٧٣، الرقم: ١١٢٦٩، وأبوعوانة في المسند، ١/١٣٨، الرقم: ٤١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/ ٣٦٧، الرقم: ٨٨٩٤ وابن منده في الإيمان، ٢/٨٦٩، الرقم: ٩٢٤، إسناده حسن۔

جِبۡرِيۡلُ فَسَأَلَهُ فَأَخۡبَرَهُ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعۡلَمُ، فَقَالَ اللهُ تَعَالٰى: يَا جِبۡرِيۡلُ! إِذۡهَبۡ إِلٰى مُحَمَّدٍ، فَقُلۡ إِنَّا سَنُرۡضِيۡکَ فِي أُمَّتِکَ وَلَا نَسُؤُکَ. رَوَاهُ مُسۡلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو عَوَانَةَ. إِسۡنَادُهُ صَحِيۡحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے قرآن کریم سے حضرت ابرہیم علیہ السلام کے اس قول کی تلاوت فرمائی ﴿اے میرے رب! ان (بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر ڈالا ہے پس جس نے میری پیروی کی تو وہ میرا ہے﴾ [ابراہیم، ١٤: ٣٦] اور وہ آیت پڑھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہے ﴿(اے اللہ!) اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے (ہی) بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی بڑا غالب حکمت والا ہےo﴾ [المائدۃ، ٥: ١١٨] پھر حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھا کر عرض کی: اے اللہ! میری امت! میری امت! اور آپ کے آنسو جاری ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جبرئیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے معلوم کرو حالانکہ اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے (کہ ان پر اس قدر گریہ کیوں طاری ہے؟) ان سے پوچھنا کہ کیوں آنسو بہا رہے ہیں؟ حضور ﷺ کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے جو کہا تھا اسے اس کی خبر دی حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جبرائیل سے فرمایا: جبریل! محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کی امت کی بخشش کے معاملہ میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد صحیح ہے۔

٥/٣٢. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ﷺ قَالَ: غَابَ عَنَّا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَنْ يَخْرُجَ، فَلَمَّا خَرَجَ سَجَدَ سَجْدَةً، فَظَنَنَّا أَنَّ نَفْسَهُ قَدْ قُبِضَتْ فِيْهَا، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: إِنَّ رَبِّي تَبَارَکَ وَتَعَالَى اسْتَشَارَنِي فِي أُمَّتِي مَا ذَا أَفْعَلُ بِهِمْ؟ فَقُلْتُ: مَا شِئْتَ أَيْ رَبِّ! هُمْ خَلْقُکَ وَعِبَادُکَ، فَاسْتَشَارَنِي الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ لَهُ کَذٰلِکَ، فَقَالَ: لَا أُحْزِنُکَ فِي أُمَّتِکَ يَا مُحَمَّدُ! وَبَشَّرَنِي أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا مَعَ کُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ ...... الحديث. رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت حذیفہ بن یمان ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن ہماری نظروں سے اوجھل رہے، آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ آج حجرہ مبارک سے باہر نہ نکلیں گے۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہم نے سمجھا کہ آپ وصال فرما گئے ہیں، پھر آپ ﷺ نے اپنا سرِ انور اٹھا کر ارشاد فرمایا: میرے رب تبارک و تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے بارے مشورہ طلب کیا کہ میں ان سے کیا معاملہ کروں؟ تو میں نے عرض کیا: میرے رب! جیسا تو چاہے، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ اس نے دوبارہ مجھ سے مشورہ طلب کیا تو میں نے اسی طرح عرض کیا۔ پس اس نے فرمایا: یا محمد (ﷺ)! میں تجھے تیری امت کے بارے غمگین نہیں کروں گا اور اس نے مجھے خوشخبری سنائی کہ میرے ستر ہزار امتی جن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ٧٠ ہزار ہوں گے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔‘‘

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٩٣، الرقم: ٢٣٣٣٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٦٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/١٢٢۔

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کی اِسناد حسن ہے۔

٦/٣٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِلْأَنْبِيَاءِ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: فَيَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَيَبْقٰى مِنْبَرِي لَا أَجْلِسُ عَلَيْهِ أَوْ لَا أَقْعُدُ عَلَيْهِ، قَائِمًا بَيْنَ يَدَيَّ رَبِّي مَخَافَةً أَنْ يَبْعَثَ بِي إِلَى الْجَنَّةِ وَيَبْقٰى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا مُحَمَّدُ! مَا تُرِيْدُ أَنْ أَصْنَعَ بِأُمَّتِکَ؟ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ عَجِّلْ حِسَابَهُمْ، فَيُدْعٰى بِهِمْ فَيُحَاسَبُوْنَ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي فَمَا أَزَالُ أَشْفَعُ حَتّٰى أُعْطٰى صِکَاکًا بِرِجَالٍ قَدْ بُعِثَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَآتِي مَالِکًا خَازِنَ النَّارِ فَيَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ! مَا تَرَکْتَ لِلنَّارِ لِغَضَبِ رَبِّکَ فِي أُمَّتِکَ مِنْ بَقِيَّةٍ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَالْکَبِيْرِ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی الله عنهما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) تمام انبیاء کیلئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے، اور میرا منبر خالی رہے گا میں اس پر نہ بیٹھوں گا بلکہ اپنے رب کریم کے حضور

٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/ ١٣٥، الرقم: ٢٢٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/ ٢٠٨، الرقم: ٢٩٣٧، وأيضاً في المعجم الكبير، ١٠/ ٣١٧، الرقم: ١٠٧٧١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٤١، الرقم: ٥٥١٥، وابن كثير في نهاية البداية والنهاية، ١٠/ ٤٤٠۔

کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد (کہیں بے یار و مددگار) رہ جائے۔ پس میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: محمد (ﷺ)! تیری کیا مرضی ہے، تیری امت کے ساتھ کیا سلوک کروں؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں عرض کروں گا: میرے رب! ان کا حساب جلدی فرما دے۔ بس ان کو بلایا جائے گا اور ان کا حساب ہوگا، ان میں سے کچھ اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوں گے، اور کچھ میری شفاعت سے۔ میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں ان کی رہائی کا پروانہ بھی حاصل کر لوں گا جنہیں دوزخ میں بھیجا جا چکا ہوگا، حتی کہ مالک داروغہ جہنم عرض کرے گا: اے محمد (ﷺ)! آپ نے اپنی امت میں سے کوئی بھی آگ میں باقی نہیں چھوڑا جس پر اللہ رب العزت ناراض ہو۔''

اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۴/۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فِي قَوْلِهِ ﴿عَسَى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ۱۷: ۷۹] سُئِلَ

:۷ أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: من سورة بني إسرائيل، ۵/۳۰۳، الرقم: ۳۱۳۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۴۴، الرقم: ۹۷۳۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۳۱۹، الرقم: ۳۱۷۴۵، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/ ۳۶۴، الرقم: ۷۸۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/ ۶۸۱، الرقم: ۲۹۹، والصيداوي في معجم الشيوخ، ۲/۶۶۴، الرقم: ۲۹۳، والطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ۱۵/ ۱۴۵، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/ ۵۹، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱۰/۳۰۹، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۱/ ۴۲۶۔

عَنْهَا قَالَ: هِيَ الشَّفَاعَةُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾ [بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۹] کے بارے پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ مقامِ شفاعت ہے۔‘‘

اسے امام ترمذی، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

٨/٣٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الخدري رضي الله عنه، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، قَالَ: فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا أُهْبِطْتُ مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ، وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا فَيَأْتُوْنَ نُوحًا، فَيَقُولُ إِنِّي دَعَوْتُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ دَعْوَةً فَأُهْلِكُوا، وَلَكِنِ اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُوْلُ: إِنِّي كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ إِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِيْنِ اللهِ وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة بني إسرائيل، ٥/٣٠٨، الرقم: ٣١٤٨.

فَيَأْتُوْنَ مُوسَى، فَيَقُولُ: إِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُوْلُ: إِنِّي عُبِدْتُ مِنْ دُونِ اللهِ وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا، قَالَ: فَيَأْتُونَنِي، فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ، قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ: قَالَ أَنَسٌ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَآخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا، فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُوْنَ لِي وَيُرَحِّبُوْنَ بِي، فَيَقُولُونَ: مَرْحَبًا فَأَخِرُّ سَاجِدًا، فَيُلْهِمُنِي اللهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ لِي: ارْفَعْ رَأْسَکَ وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِکَ، وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي قَالَ اللهُ ﴿عَسَى أَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [الإسراء، ١٧: ٧٩] قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا هَذِهِ الْكَلِمَةُ فَآخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور مجھے اس پر فخر نہیں۔ حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور کوئی فخر نہیں، حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ سارے لوگ اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ میں ہی وہ ہوں جس سے سب سے پہلے زمین شق ہوگی اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ تین بار گھبرانے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے: آپ ہمارے باپ ہیں اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے۔ آپ فرمائیں گے: مجھ سے لغزش واقع

ہوئی جس کے باعث مجھے زمین پر اترنا پڑا تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، پھر وہ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو آپ فرمائیں گے: میں نے زمین پر ایک دعا مانگی جس کے باعث سارے لوگ ہلاک کر دیئے گئے تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ فرمائیں گے میں نے تین مرتبہ (بظاہر) خلافِ واقعہ بات کہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے ان تینوں باتوں سے دینِ الٰہی کو بچانے کے لئے حیلہ کیا، حضرت ابراہیم فرمائیں گے حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ، وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو آپ فرمائیں گے: میں نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا تم عیسیٰ کے پاس جاؤ، وہ سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے: لوگوں نے اللہ عزوجل کے علاوہ مجھے بھی معبود بنا لیا تھا تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جاؤ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ میرے پاس آئیں گے تو میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ ابنِ جدعان (راویٔ حدیث) کہتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا کہ میں اب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کی زنجیر پکڑ کر کھٹکھٹاؤں گا، تو کہا جائے گا: کون؟ جواب دیا جائے گا: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ چنانچہ وہ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور مجھے مرحبا کہیں گے، میں (اللہ عزوجل کے سامنے) سجدہ ریز ہوجاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد وثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: سر اٹھایئے، مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی اور فرمایئے آپ کی بات مانی جائے گی۔ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) یہی وہ مقامِ محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾ [بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۹]۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راویوں نے بواسطہ ابو نضرہ، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو مفصل

روایت کیا ہے۔

۹/۳۶. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا○﴾ [بني إسرائيل، ۱۷: ۷۹] قَالَ: أَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ: الشَّفَاعَةُ. يُعَذِّبُ اللهُ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْإِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيُؤْتَى بِهِمْ نَهَرًا، يُقَالُ لَهُ: الْحَيَوَانُ. فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ، ثُمَّ يَطْلُبُوْنَ مِنَ اللهِ تَعَالَى فَيُذْهِبُ عَنْهُمْ ذٰلِكَ الْإِسْمَ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا ○﴾ [بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۹] کے بارے میں فرمایا: مقامِ محمود شفاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں میں سے ایک قوم کو ان کے گناہوں کے باعث عذاب دے گا، پھر محمد (ﷺ) کی شفاعت سے انہیں (جہنم) سے نکال کر ایسی نہر کے پاس لایا جائے گا جسے حیات آور کہا جاتا ہے۔ پس وہ اس میں غسل کریں گے اور پھر جنت میں داخل ہو جائیں گے، انہیں (جنت میں) جہنمی کہہ کر پکارا جائے گا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے (اس نام کے خاتمہ کا) مطالبہ کریں گے تو وہ اس نام کو ان سے ختم کر دے گا۔‘‘ اسے امام ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۳۷. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا

۹: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱/۱٤۸۔

۱۰: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱/۱۵۲۔

مَّحْمُوْدًا○﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] قَالَ: يُخْرِجُ اللهُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ الْإِيْمَانِ وَالْقِبْلَةِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَذٰلِکَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ. فَيُؤْتَى بِهِمْ نَهَرًا، يُقَالُ لَهُ: الْحَيَوَانُ. فَيُلْقَوْنَ فِيْهِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الثَّعَارِيْرُ، ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ، وَيَطْلُبُوْنَ مِنَ اللهِ تَعَالَى أَنْ يُذْهِبَ عَنْهُمْ ذٰلِکَ الْإِسْمَ فَيُذْهِبُهُ عَنْهُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا○﴾ [بنی اسرائیل، ١٧: ٧٩] کے بارے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایمان والوں اور اہلِ قبلہ میں سے ایک قوم کو محمد ﷺ کی شفاعت سے جہنم سے نکالے گا، یہی مقامِ محمود ہے۔ پس انہیں ایسی نہر کے پاس لایا جائے گا جسے حیات آور کہا جاتا ہے۔ پھر انہیں اس میں ڈال دیا جائے گا تو وہ اس میں ایسے اُگیں گے جیسے سفید ککڑیاں اگتی ہیں، بعد ازاں وہ (اس نہر سے نکل کر) جنت میں داخل ہو جائیں گے تو انہیں (اس میں) جہنمی کہہ کر پکارا جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے (اس نام کے خاتمے کا) مطالبہ کریں گے تو وہ اس نام کو ان سے ختم کر دے گا۔'' اسے امام ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

٣٨/١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ: الشَّفَاعَةُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٧٨، الرقم: ١٠٢٠٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٢٨١، الرقم: ٢٩٩، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء، ٨/ ٣٧٢۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مقامِ محمود شفاعت ہے۔‘‘ اسے امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۹/۱۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ۱۷: ۷۹] قَالَ: وَهُوَ الْمَقَامُ الَّذِي أَشْفَعُ لِأُمَّتِي فِيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا﴾ [بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۹] کے بارے فرمایا: یہ وہ مقام ہے جس میں، میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۴۰/۱۳. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: حَدَّثَنِي نَبِيُّ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَقَائِمٌ أَنْتَظِرُ أُمَّتِي تَعْبُرُ عَلَى الصِّرَاطِ، إِذْ جَاءَنِي عِيْسٰى، فَقَالَ: هٰذِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَدْ جَاءَتْكَ؟ يَا مُحَمَّدُ! يَسْأَلُوْنَ. أَوْ قَالَ: يَجْتَمِعُوْنَ إِلَيْكَ. وَيَدْعُوْنَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُفَرِّقَ جَمْعَ الْأُمَمِ إِلَى حَيْثُ يَشَاءُ اللهُ لَهُمْ لِغَمِّ مَا هُمْ

۱۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۴۴۱، الرقم: ۹۶۸۴، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/ ۵۹، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ۸/ ۴۵۴۔

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۷۸، الرقم: ۱۲۸۲۴، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۷/ ۲۴۹، الرقم: ۲۶۹۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/ ۲۳۵، الرقم: ۵۵۰۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۳۷۳۔

فِيْهِ، وَالْخَلْقُ مُلْجَمُوْنَ فِي الْعَرَقِ، وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَهُوَ عَلَيْهِ كَالزَّكْمَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَتَغَشَّاهُ الْمَوْتُ. قَالَ: قَالَ لِعِيْسٰى: إِنْتَظِرْ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْکَ. قَالَ: فَذَهَبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ حَتَّى قَامَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَلَقِيَ مَا لَمْ يَلْقَ مَلَکٌ مُصْطَفًى وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ. فَأَوْحَى اللهُ إِلَى جِبْرِيْلَ: إِذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ لَهُ: إِرْفَعْ رَأْسَکَ، سَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. قَالَ: فَشُفِّعْتُ فِي أُمَّتِي أَنْ أُخْرِجَ مِنْ كُلِّ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ إِنْسَانًا وَّاحِدًا. قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَتَرَدَّدُ عَلَى رَبِّي عَزَّوَجَلَّ، فَلَا أَقُوْمُ مَقَامًا إِلَّا شُفِّعْتُ، حَتَّى أَعْطَانِيَ اللهُ مِنْ ذَالِکَ أَنْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِکَ مِنْ خَلْقِ اللهِ مَنْ شَهِدَ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَوْمًا وَاحِدًا مُخْلِصًا وَمَاتَ عَلَى ذَالِکَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ الْمُنْذَرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں پل صراط پر کھڑا اپنی امت کے اسے عبور کرنے کا انتظار کر رہا ہوں گا کہ اس اثناء میرے پاس عیسیٰ علیہ السلام تشریف لا کر کہیں گے: اے محمد ﷺ یہ انبیاء آپ کے پاس التجا لے کر آئے ہیں یا آپ کے پاس اکٹھے ہیں (راوی کو شک ہے) اور اللہ تعالیٰ سے عرض کر رہے ہیں کہ وہ تمام گروہوں کو اپنی منشاء کے مطابق الگ کر دے تاکہ انہیں پریشانی سے نجات مل جائے۔ اس دن ساری مخلوق پسینے میں ڈوبی ہوگی، مومن پر اس کا اثر ایسے ہو گا جیسے زکام (میں ہلکا پھلکا پسینہ) اور جو کافر ہوگا اس پر جیسے موت وارد ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں عیسیٰ سے کہوں گا: ذرا ٹھہریئے جبتک کہ میں آپ کے پاس لوٹوں۔ راوی کہتے ہیں: حضور ﷺ تشریف لے جائیں گے یہاں تک کہ عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے، پس آپ ﷺ کو وہ شرفِ باریابی حاصل ہو گا جو کسی برگزیدہ فرشتہ کو حاصل ہوا نہ کسی نبی

مرسل کو۔ پھر اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو وحی فرمائے گا کہ محمد ﷺ کے پاس جا کر کہو: اپنا سر اٹھائیے، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: پس میری امت کے حق میں میری شفاعت قبول کی جائے گی کہ ہر ۹۹ لوگوں میں سے ایک کو نکالتا جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بار بار اپنے رب کے حضور جاؤں گا اور جب بھی اس کے حضور کھڑا ہوں گا میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کا مکمل اختیار عطا کر کے فرمائے گا: محمد (ﷺ)! اپنی امت اور اللہ کی مخلوق میں سے ہر اس شخص کو بھی جنت میں داخل کر دیجیے جس نے ایک دن بھی اخلاص کے ساتھ یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی پر اس کو موت آئی ہو۔‘‘

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے کہا ہے: اس حدیث کے اشخاص صحیح حدیث کے اشخاص ہیں۔

١٤/٤١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَهْتَمُّوْنَ لِذٰلِكَ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَكَانِنَا. فَيَأْتُوْنَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: أَنْتَ أَبُوْنَا، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهٖ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ. قَالَ: فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا، وَلَكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ. قَالَ: فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢٤٤، الرقم: ١٣٥٦٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٣٧٤، الرقم: ٨٠٤۔

هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ: سُؤَالَهُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ بِغَيْرِ عِلْمٍ، وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ. فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ، كَذَبَهُنَّ، قَوْلَهُ: ﴿إِنِّيْ سَقِيْمٌ٥﴾ [الصافات، ٣٧: ٨٩] وَقَوْلَهُ: ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا﴾ [الأنبياء، ٢١: ٦٣] وَأَتَى عَلَى جَبَّارٍ مُتْرَفٍ وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ، فَقَالَ: أَخْبِرِيْهِ أَنِّي أَخُوكِ فَإِنِّي مُخْبِرُهُ أَنَّكِ أُخْتِي، وَلَكِنِ ائْتُوا مُوْسَى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللهُ تَكْلِيْمًا، وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ. قَالَ: فَيَأْتُوْنَ مُوْسَى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ الرَّجُلَ. وَلَكِنِ ائْتُوا عِيْسَى عَبْدَ اللهِ وَرَسُوْلَهُ وَكَلِمَةَ اللهِ وَرُوْحَهُ. فَيَأْتُوْنَ عِيْسَى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا عَبْدَ اللهِ وَرَسُوْلَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.

قَالَ: فَيَأْتُوْنِي، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي عَزَّوَجَلَّ فِي دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُوْلُ: إِرْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُهُمْ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. قَالَ: ثُمَّ أَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي عَزَّوَجَلَّ الثَّانِيَةَ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُوْلُ: إِرْفَعْ رَأْسَكَ مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ.

فَأَرْفَعُ رَأْسِي، وَأَحْمَدُ رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُهُمْ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. قَالَ هَمَّامٌ: وَأَيْضًا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. قَالَ: ثُمَّ أَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي عَزَّوَجَلَّ الثَّالِثَةَ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُوْلُ: إِرْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. قَالَ هَمَّامٌ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، فَلَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ. أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ.

ثُمَّ تَلَا قَتَادَةُ: ﴿عَسٰٓى أَن يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا۝﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] قَالَ: هُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي وَعَدَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ نَبِيَّهُ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایمان والوں کو روک لیا جائے گا تو وہ اس سے غمگین ہو کر آپس میں کہیں گے: ہمیں اپنے پروردگار کے ہاں کوئی سفارشی چاہیے جو ہمیں اس سے راحت فراہم کرے۔ پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے: آپ ہمارے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے تخلیق فرمایا اور آپ کے لئے ملائکہ کو سجدہ کرایا اور آپ کو ہر چیز کے نام سکھلا دیئے تو آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں۔ وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں اور اپنے درخت سے

کھانے کا ذکر کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا، لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ پہلے نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اہلِ زمین کی طرف مبعوث فرمایا۔ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں اور بغیر علم کے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کی خطا کا ذکر کریں گے، بلکہ تم اللہ الرحمٰن کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پس وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں اور اپنے (بظاہر نظر آنے والے) تین جھوٹوں کی خطا کا ذکر کریں گے۔ ان کا یہ کہنا ﴿بے شک میں بیمار ہونے والا ہوں٥﴾ [القرآن، الصافات، ٣٧: ٨٩] اور ان کا قول ﴿بلکہ یہ (کام) ان کے اس بڑے (بت) نے کیا ہوگا﴾ [القرآن، الأنبياء، ٢١: ٦٣] اور جب وہ مع اہلیہ ظالم صاحبِ ثروت (حکمران) کے پاس آئے تو اہلیہ سے فرمایا: تم اسے کہنا کہ میں تمہارا بھائی ہوں اور میں اسے بتاؤں گا کہ تو میری بہن ہے۔ (اس سبب کی وجہ سے وہ لوگوں سے فرمائیں گے) تم اس کے بندہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے اور ان کو تورات عطا کی ہے۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس پر فائز نہیں اور ایک شخص کو قتل کرنے کی اپنی خطا کا ذکر کریں گے، لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے، اس کے رسول، اللہ کے کلمے اور اس کی روح ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر نہیں، لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جن کو پہلے اور بعد کی تمام تقصیرات کی مغفرت سنا دی گئی ہے۔

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ میرے پاس آئیں گے تو میں اپنے رب سے اس کے گھر میں داخلے کی اجازت چاہوں گا تو مجھے اذن دیا جائے گا۔ پس رب کو دیکھتے ہی میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اسی حالت پر رکھے گا پھر فرمائے گا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنا سر اٹھایئے، کہیے آپ کو سنا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی

شفاعت قبول کی جائے گی اور سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ فرماتے ہیں: میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے کلمات سے حمد و ثنا کروں گا۔ پھر میں سفارش کروں گا تو وہ میرے لئے حد مقرر فرمائے گا لہٰذا میں انہیں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر دوسری بار میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اذن دیا جائے گا۔ پس اس کو دیکھتے ہی میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اس حال پر رکھے گا پھر فرمائے گا: محمد ﷺ ! اپنا سر اٹھایئے ! کہیے آپ کو سنا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ فرماتے ہیں: میں اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ان کلمات سے حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھلائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو وہ میرے لئے حد مقرر فرمائے گا پس میں انہیں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر تیسری بار میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا۔ پس اس کو دیکھتے ہی سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اس حال پر رکھے گا پھر فرمائے گا: محمد ﷺ اپنا سر اٹھایئے ! کہیے آپ کو سنا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ فرماتے ہیں: میں اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ان کلمات سے حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھلائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو وہ میرے لئے حد مقرر فرمائے گا پس میں انہیں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ جہنم میں صرف وہ رہ جائے گا جسے قرآن نے روکا ہے یعنی جس نے ہمیشہ رہنا ہے۔

''پھر حضرت قتادہ نے آیتِ مبارکہ تلاوت کی: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾ [بنی اسرائیل، ۱۷ : ۷۹] فرمایا: یہی وہ مقامِ محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے وعدہ کیا ہے۔''

اسے امام احمد اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٤٢/ ١٥. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضي الله عنه سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] قَالَ: يُجْمَعُ النَّاسُ فِي صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، حُفَاةً عُرَاةً كَمَا خُلِقُوْا، سُکُوْتًا لَا تَتَکَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ. قَالَ: فَيُنَادِي: مُحَمَّدُ! فَيَقُوْلُ: لَبَّيْکَ وَسَعْدَيْکَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْکَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْکَ، الْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، وَعَبْدُکَ بَيْنَ يَدَيْکَ، وَلَکَ وَإِلَيْکَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجیٰ مِنْکَ إِلَّا إِلَيْکَ، تَبَارَکْتَ وَتَعَالَيْتَ، سُبْحَانَ رَبِّ الْبَيْتِ. فَذٰلِکَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي قَالَ اللهُ: ﴿عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩].

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، ووافقه الذهبي.

’’حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا﴾ [القرآن، بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۹] کے بارے فرماتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ روزِ

١٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٣٩٥، الرقم: ٣٣٨٤، والنسائی في السنن الكبرى، ٦/ ٣٨١، الرقم: ١١٢٩٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ١٣٩، الرقم: ٣٤٨٠٠، والطبرانی في المعجم الأوسط، ٢/ ٣٦، الرقم: ١٠٦٢، والطيالسی في المسند، ١/ ٥٥، الرقم: ٤١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٧، وقال: رجاله رجال الصحيح۔

آخرت لوگوں کو ایک ہموار میدان میں اکٹھا فرمائے گا، جہاں پکارنے والے کی آواز سب سنیں گے اور سب نظر آتے ہوں گے، لوگ اسی طرح عریاں ہوں گے جس طرح پیدا ہوئے تھے اور سب خاموش ہوں گے اِذنِ الٰہی کے بغیر کسی کو بولنے کی جرات نہیں ہوگی۔ (اللہ رب العزت) آواز دے گا: محمد (ﷺ)! آپ ﷺ فرمائیں گے: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں اور تیری اطاعت کے لئے مستعد ہوں، ساری بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، اور کسی شر کو تیرے آگے کوئی چارہ نہیں، جس کو تُو ہدایت سے نوازے وہی ہدایت یافتہ ہے، تیرا بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے، میں تیرے ہی لئے ہوں اور میری دوڑ تیری ہی جانب ہے، تیری بارگاہ کے سوا کوئی پناہ گاہ اور جائے نجات نہیں۔ تیری ذاتِ بابرکات بلند اور پاک ہے، اے بیت اللہ کے رب۔ یہی مقامِ محمود ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر آیا ہے: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۝﴾ [بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۹]۔‘‘

اسے امام حاکم، نسائی، ابنِ ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: شیخین کی شرط پر یہ حدیث صحیح ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

۴۳/ ۱۶. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تُمَدُّ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَدًّا لِعَظَمَةِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ لِبَشَرٍ مِنْ بَنِي آدَمَ إِلَّا مَوْضِعُ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ أُدْعَى أَوْلَى النَّاسِ، فَأَخِرُّ سَاجِدًا ثُمَّ يُؤْذَنُ لِي فَأَقُوْمُ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أَخْبَرَنِي هَذَا لَجِبْرِيْلُ وَهُوَ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمَنِ. وَاللهِ! مَا رَآهُ جِبْرِيْلَ قَبْلَهَا قَطُّ، إِنَّکَ أَرْسَلْتَهُ إِلَيَّ؟ قَالَ: وَجِبْرِيْلُ سَاكِتٌ لَا

۱۶: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤: ٦١٤، الرقم: ٨٧٠١، والحارث في المسند، ٢/ ١٠٠٨، الرقم: ١١٣١، وابن المبارك في الزهد، ١/ ١١١، الرقم: ٣٧٥، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء، ٣/ ١٤٥۔

يَتَكَلَّمُ حَتَّى يَقُوْلَ اللهُ: صَدَقَ. ثُمَّ يُؤْذَنُ لِي فِي الشَّفَاعَةِ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! عِبَادُکَ عَبَدُوْکَ فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ فَذَالِکَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سطحِ زمین کو عظمتِ رحمٰن کے سبب اتنا کم کر دیا جائے گا کہ کسی بھی بشر کے لئے فقط اپنا پاؤں رکھنے کے لئے جگہ ہوگی۔ پھر سب انسانوں سے پہلے مجھے بلایا جائے گا تو میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر مجھے اذنِ کلام دیا جائے گا تو میں کھڑا ہوکر عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ ہے وہ جبرئیل جس نے مجھے خبر دی، اور وہ اللہ کے دائیں طرف ہوں گے، اللہ کی قسم! میں نے جبریل کو ایسی حالت میں پہلے کبھی نہیں دیکھا، تُو نے اس کو میری طرف بھیجا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل خاموش کھڑے ہوں گے، کچھ کلام نہیں کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس نے سچ کہا، پھر مجھے اذنِ شفاعت دیا جائے گا تو میں عرض کروں گا: اے میرے رب! تیرے بندے زمین میں ہر جگہ تیری عبادت کرتے تھے یہی وہ مقام (جہاں کھڑا ہوکر میں شفاعت کروں گا) مقامِ محمود ہوگا۔‘‘

اسے امام حاکم نے روایت کیا اور کہا ہے: شیخین کی شرط پر اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

۱۷/٤٤. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: تُعْطَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَرَّ عَشْرَ سِنِيْنَ، ثُمَّ تُدْنَى مِنْ جَمَاجِمِ النَّاسِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، قَالَ: فَيَأْتُوْنَ

١٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ٢٤٧، الرقم: ٦١١٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٠٨، الرقم: ٣١٦٧٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٣٨٣، الرقم: ٨١٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٣٥، الرقم: ٥٥٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٢۔

النَّبِيَّ ﷺ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَنْتَ الَّذِي فَتَحَ اللهُ بِکَ، وَغَفَرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ. وَقَدْ تَرَی مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَی رَبِّنَا۔ فَيَقُوْلُ: أَنَا صَاحِبُکُمْ! فَيَخْرُجُ يَحُوْشُ النَّاسَ حَتَّی يَنْتَهِيَ إِلَی بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَأْخُذُ بِحَلْقَةٍ فِي الْبَابِ مِنْ ذَهَبٍ، فَيَقْرَعُ الْبَابَ، فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقَالُ: مُحَمَّدٌ! فَيُفْتَحُ لَهُ، فَيَجِيئُ حَتَّی يَقُوْمَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ، فَيَسْجُدُ. فَيُنَادِي: إِرْفَعْ رَأْسَکَ، سَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَذٰلِکَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْکَبِيْرِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن سورج دس سال کی مسافت سے گرم ہوگا، پھر (آہستہ آہستہ) وہ لوگوں کے گروہوں سے قریب ہو جائے گا، (انہوں نے پوری حدیث ذکر کی پھر) فرماتے ہیں: لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! آپ ہی وہ ذات ہیں جن سے اللہ نے معاملۂ تخلیق اور نبوت کا آغاز فرمایا اور آپ کی خاطر آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کو بخش دیا ہے۔ آپ ہماری حالت مشاہدہ فرما رہے ہیں لہٰذا آپ ہی اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں، آپ فرمائیں گے: میں تمہارا خیر خواہ ہوں تو آپ لوگوں کو جمع کرتے ہوئے جنت کے دروازے تک پہنچ جائیں گے، پس آپ سونے کے دروازے کا کنڈا پکڑ کر کھٹکھٹائیں گے تو پوچھا جائے گا: کون ہے؟ فرمایا جائے گا: محمد ﷺ! اسے کھول دیا جائے گا تو آپ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سجدہ ریز ہو جائیں گے۔ وہ فرمائے گا: اپنا سر اٹھایئے، سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی

جائے گی، پس یہی مقامِ محمود ہے۔‘‘

اسے امام طبرانی، ابنِ ابی شیبہ اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے کہا ہے: اس کی اِسناد صحیح ہے۔

۱۸/٤٥. عَنْ حَرْبِ بْنِ سُرَيْجِ الْبَزَّازِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رضی الله عنه: جُعِلْتُ فِدَاکَ أَرَأَيْتَ هٰذِهِ الشَّفَاعَةَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ بِهَا أَهْلُ الْعِرَاقِ، أَحَقٌّ هِيَ؟ قَالَ: شَفَاعَةُ مَا ذَا؟ قُلْتُ: شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: حَقٌّ وَاللهِ، وَاللهِ لَحَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَشْفَعُ لِأُمَّتِي حَتَّى يُنَادِيَنِي رَبِّي عزوجل فَيَقُوْلُ: أَرَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ؟ فَأَقُوْلُ: نَعَمْ رَضِيْتُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَالْبَزَّارُ.

’’حرب بن سریج بزاز سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی بن حسین باقر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میں آپ پر قربان! آپ کا اس شفاعت کے بارے کیا خیال ہے جس کے بارے میں اہلِ عراق تذکرہ کرتے ہیں، کیا یہ حق ہے؟ انہوں نے فرمایا: کون سی شفاعت؟ میں نے عرض کیا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت! انہوں نے فرمایا: اللہ رب العزت کی قسم! حق ہے، اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھ سے میرے چچا محمد بن علی بن حنفیہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا: انہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے دن) میں اپنی امت کے لئے شفاعت کرتا رہوں گا حتی کہ میرا رب

۱۸: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳/ ٤٤، الرقم: ۲۰۸٤، والبزار في المسند، ۲/ ۲٤۰، الرقم: ٦۳۸، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء، ۳/۱۷۹، وابن كثير في نهاية البداية والنهاية، ۱۰/ ٤٥۷۔

مجھے ندا دے کر پوچھے گا: اے محمد (ﷺ)! کیا آپ راضی ہوگئے؟ میں عرض کروں گا: ہاں! میں راضی ہوگیا۔‘‘

اسے امام طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

١٩/٤٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ - يعني ابن مسعود - رضي الله عنه قَالَ: ثُمَّ يَأْذَنُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الشَّفَاعَةِ، فَيَقُوْمُ رُوْحُ الْقُدُسِ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يَقُوْمُ إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهِ، ثُمَّ يَقُوْمُ عِيْسٰى أَوْ مُوْسٰى. قَالَ أَبُو الزَّعْرَاءِ: لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَقُوْمُ نَبِيُّكُمْ ﷺ رَابِعًا، فَيَشْفَعُ لَا يَشْفَعُ لِأَحدٍ بَعْدَهُ أَكْثَرَ مِمَّا يَشْفَعُ، وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي قَالَ اللهُ: ﴿عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩]. **رَوَاهُ الطَّيَالِسِيُّ.**

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کا اِذن عطا فرمائے گا تو روح القدس جبرئیل علیہ السلام شفاعت فرمائیں گے، پھر اللہ کے خلیل

١٩: أخرجه الطيالسي في المسند، ١/ ٥١، الرقم: ٣٨٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٥٨۔ وأخرج الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٣٠/ ١١٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٥٩، ٤/ ٤٨٩۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَدَّ اللهُ الْأَرْضَ حَتَّى لَا يَكُوْنَ لِبَشَرٍ مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَوْضِعُ قَدَمَيْهِ، فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُدْعٰى، وَجِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ، وَاللهِ! مَا رَآهُ قَبْلَهَا، فَأَقُوْلُ: يَارَبِّ! إِنَّ هَذَا أَخْبَرَنِي أَنَّکَ أَرْسَلْتَهُ إِلَيَّ، فَيَقُوْلُ: صَدَقَ. ثُمَّ أَشْفَعُ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! عِبَادُکَ عَبَدُوْکَ فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ. قَالَ: وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ.

ابراہیم علیہ السلام شفاعت فرمائیں گے، پھر عیسیٰ یا موسیٰ علیہما السلام شفاعت فرمائیں گے۔ ابو زعراء کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کون ہوگا؟ فرماتے ہیں: پھر (عموماً) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوتھے شفاعت فرمائیں گے، آپ اتنی کثرت سے شفاعت کریں گے کہ آپ کے بعد کوئی بھی التجا نہ کرے گا۔ یہی مقامِ محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾ [القرآن، بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۹]۔''

اسے امام طیالسی نے روایت کیا ہے۔
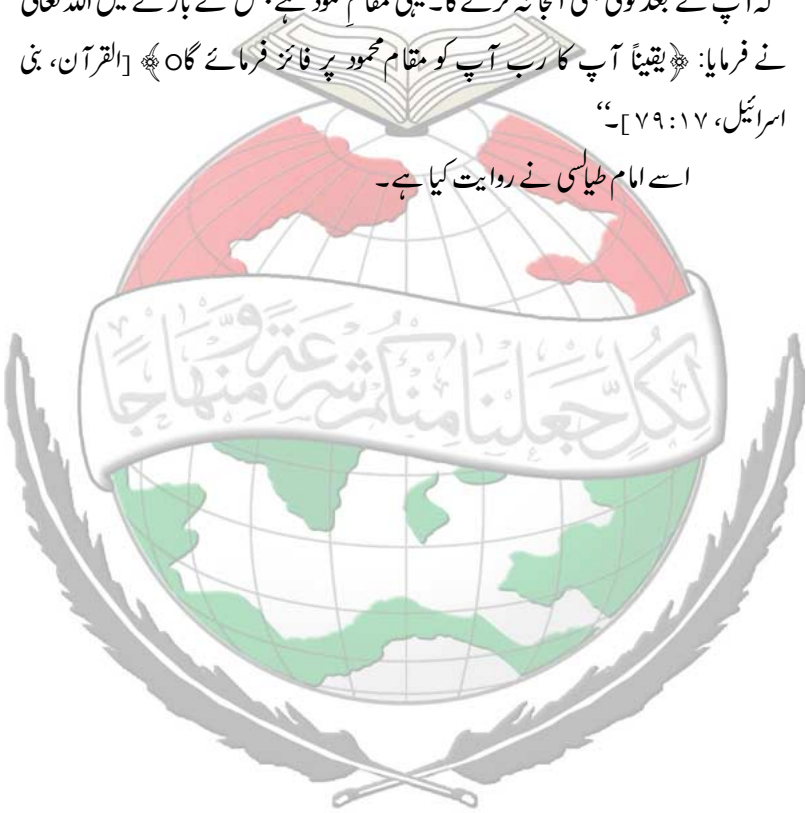
بَابٌ فِي إِجْلَاسِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ قِيَامِهِ عَلَى الْعَرْشِ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمَانِ لِلشَّفَاعَةِ إِكْرَامًا لَهُ وَاِظْهَارًا لِمَحَبَّةِ اللهِ تَعَالَى لَهُ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے اِکرام اور محبت کے باعث شفاعت کے لئے عرشِ الٰہی پر بٹھائے جانے یا رب العالمین کے دائیں طرف قیام فرما ہونے کا بیان﴾

١/٤٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى الْحُلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ، لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذَالِکَ الْمَقَامَ غَيْرِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جس پر سب سے پہلے زمین شق ہوگی پس مجھے جنت کے لباس میں سے ایک پوشاک پہنائی جائے گی۔ اس کے بعد میں عرش کے دائیں جانب اعلیٰ مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے سوا مخلوق میں سے کوئی دوسرا کھڑا نہیں ہوگا۔‘‘

١: أخرجه الترمذي في السنن، أبواب المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦١١۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢/٤٨. عَنُ كَعُبِ بُنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يُبُعَثُ النَّاسُ يَوُمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي عَلَى تَلٍّ، وَيَكُسُونِي رَبِّي تَبَارَکَ وَتَعَالَى حُلَّةً خَضُرَاءَ ثُمَّ يُؤُذَنُ لِي، فَأَقُولُ: مَا شَاءَ اللهُ أَنُ أَقُولَ: فَذٰلِکَ الْمَقَامُ الْمَحُمُودُ.

رَوَاهُ أَحُمَدُ وَابُنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعُجَمِ الْأَوُسَطِ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيُثٌ صَحِيُحٌ عَلَى شَرُطِ الشَّيُخَيُنِ. وَقَالَ الْهَيُثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيُحِ.

’’حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور میری امت روزِ قیامت ایک ٹیلے پر جمع ہوں گے، پس میرا پروردگار مجھے سبز رنگ کا لباسِ فاخرہ پہنائے گا (امام طبرانی کی ’’المعجم الکبیر‘‘ میں سرخ لباس کا ذکر ہے) پھر مجھے اِذن دیا جائے گا تو میں اللہ رب العزت کی منشاء کے مطابق حمدوثنا کروں گا پس یہی مقامِ محمود ہے۔‘‘

اسے امام احمد، ابن حبان، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: شیخین کی شرط پر یہ حدیث صحیح ہے، اور امام ہیثمی نے کہا ہے: اس حدیث کے اشخاص

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٤٥٦، الرقم: ١٥٧٨٣، إسناده صحيح على شرط مسلم، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٩٩، الرقم: ٦٤٧٩، والحاكم في المستدرك، ٢/٣٩٥، الرقم: ٣٣٨٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/ ٣٣٦، الرقم: ٨٧٩٧، وفي المعجم الكبير، ١٩/٧٢، الرقم: ١٤٢، وابن أبى عاصم في السنة، ٢/ ٣٦٤، الرقم: ٧٨٥، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٧/ ٥١۔

صحیح حدیث کے رِجال ہیں۔

٣/٤٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی الله عنه قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جِيءَ بِنَبِيِّكُمْ ﷺ فَأُقْعِدَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى كُرْسِيِّهِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْخَلَّالُ وَابْنُ جَرِيرٍ وَالْآجُرِّيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپؓ نے فرمایا: قیامت کے دن تمہارے نبی مکرم ﷺ کو (عظیم شان و شوکت کے ساتھ) لایا جائے گا تو انہیں اللہ عزوجل کے سامنے اس کی کرسی پر بٹھایا جائے گا۔‘‘

اس روایت کو امام ابنِ ابی عاصم، خلال، ابنِ جریر طبری اور آجری نے بیان کیا ہے۔

٤/٥٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِ اللهِ عزوجل: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قَالَ: يُجْلِسُهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جِبْرِيْلَ عليه السلام، وَيَشْفَعُ لِأُمَّتِهِ. فَذَلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٣: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٦٥، الرقم: ٧٨٦، والخلال في السنة، ١/٢١١-٢١٢، الرقم: ٢٣٧-٢٣٨، وابن جرير الطبري في جامع البيان، ١٥/١٤٨، والآجري في كتاب الشريعة، ٦/١٦٠٩، الرقم: ١٠٩٧، والذهبي في العلو للعلي الغفار، ١/٩٣، الرقم: ٢٢٣، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/٤٢٧، وبدر الدين العيني في عمدة القاري، ٢٣/١٢٣، وأحمد بن إبراهيم في توضيح المقاصد وتصحيح القواعد، ١/٢٣٣۔

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/ ٦١، الرقم: ١٢٤٧٤، والسيوطي في الدر المنثور في التفسير بالمأثور، ٥/٣٢٨۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضي اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: (یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا) کے بارے میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے اور حضرت جبریل علیہ السلام کے درمیان بٹھائے گا اور آپ ﷺ اپنی اُمت کی شفاعت فرمائیں گے۔ یہی حضور نبی اکرم ﷺ کا مقامِ محمود ہوگا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥١/٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فِي قَوْلِه: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قَالَ: يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ. رَوَاهُ الْخَلَّالُ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضي اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: (یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا) کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام خلال اور ابنِ جوزی نے روایت کیا ہے۔

٥٢/٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قَالَ: يُجْلِسُنِي مَعَهُ عَلَى السَّرِيْرِ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضي اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٥: أخرجه الخلال في السنة، ١/ ٢٥٢، الرقم: ٢٩٥، وابن الجوزي في زاد المسير، ٥/٧٦، و الذهبي في العلو للعلي الغفار، ١/ ١٣١، الرقم: ٣٥٩۔

٦: أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٣/٥٨، الرقم: ٤١٥٩، والسيوطي في الدر المنثور فى التفسير بالمأثور، ٥/٣٢٨، و الشوكاني في فتح القدير، ٣/٢٥٥۔

نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا﴾ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العزت مجھے اپنے ساتھ پلنگ (خصوصی نشست) پر بٹھائے گا۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۵۳/۷. عَنْ مُجَاهِدٍ رحمه الله تعلى فِي قَوْلِهِ: ﴿عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾، قَالَ: يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: يُجْلِسُهُ عَلَى عَرْشِهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: يُقْعِدُهُ مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: يُجْلِسُهُ مَعَهُ عَلَى عَرْشِهِ.

رَوَاهَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْخَلَّالُ وَابْنُ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيُّ وَالْآجُرِّيُّ وَالسَّمْعَانِيُّ وَالْبَغَوِيُّ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ وَغَيْرُهُمْ.

۷: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٥، الرقم: ٣١٦٥٢، والخلال في السنة، ١/٢١٣-٢١٤، الرقم: ٢٤١-٢٤٤، ٢٤٦، وابن جرير الطبري في جامع البيان، ١٥/١٤٥، والآجري في كتاب الشريعة، ٦/١٦١٤-١٦١٥، الرقم: ١١٠١-١١٠٥، والسمعاني في التفسير، ٣/٢٦٩، والبغوي في التفسير، ٣/١٣٢، وابن الجوزي في زاد المسير، ٥/٧٦، وفخر الدين الرازي في التفسير الكبير، ٢١/٢٧، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٠/٣١١، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/٤٢٦، وبدر الدين العيني في عمدة القاري، ٢٣/١٢٣، والقسطلاني في المواهب اللدّنية، ٣/٤٤٨-٤٥٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/٣٢٨، والشوكاني في فتح القدير، ٣/٢٥٢، وجمال الدين القاسمي في محاسن التأويل، ٦/٤٩١-٤٩٥۔

''حضرت مجاہدؒ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: (یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا) کے بارے میں فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔''

ایک روایت میں ہے، آپؒ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے عرش پر بٹھائے گا۔''

ایک روایت میں ہے، آپؒ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔''

ایک روایت میں ہے، آپؒ نے فرمایا: ''اللہ رب العزت آپ ﷺ کو اپنے ساتھ اپنے عرش پر بٹھائے گا۔''

ان روایات کو امام ابنِ ابی شیبہ، ابنِ جریر طبری، آجری، سمعانی، بغوی، ابنِ جوزی اور دیگر ائمہ نے بیان کیا ہے۔

٥٤/٨. عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه أَنَّهُ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾، وَقَالَ: يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ.

رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَالْخَازِنُ.

''حضرت ابو وائل حضرت عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنهما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آیتِ مبارکہ پڑھی: (یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا) تو فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔''

اس روایت کو امام ابنِ جوزی اور خازن نے بیان کیا ہے۔

٨: أخرجه ابن الجوزي في زاد المسير، ٥/٧٦، والخازن في تفسيره، ٣/١٧٧، والقسطلاني في المواهب اللدّنية، ٣/٤٤٨-٤٥٠.

۹/۵۵. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی الله عنه فِي قَوْلِهِ: ﴿عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًاo﴾، قَالَ: يُقْعِدُهُ عَلَى الْكُرْسِيِّ.

رَوَاهُ السَّمْعَانِيُّ وَالْبَغَوِيُّ وَالْخَازِنُ.

’’حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: (یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا) کے بارے میں فرماتے ہیں: اللہ رب العزت آپ ﷺ کو خصوصی کرسی پر بٹھائے گا۔‘‘ اسے امام سمعانی، بغوی اور خازن نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۵۶. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنهما قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَقْرَأُ عَلَيْهِ حَتَّى بَلَغْتُ: ﴿عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قَالَ: يُجْلِسُنِي عَلَى الْعَرْشِ. رَوَاهُ الذَّهَبِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنهما فرماتے ہیں: میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا تلاوت کرتے ہوئے جب اللہ تعالیٰ کے فرمان: (یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا) پر پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل مجھے عرش پر بٹھائے گا۔‘‘

۱۱/۵۷. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًاo﴾ قَالَ: يُجْلِسُهُ عَلَى السَّرِيْرِ.

رَوَاهُ السَّيُوْطِيُّ.

۹: أخرجه السمعاني في التفسير، ۳/۲۶۹، والبغوي في تفسيره، ۳/۱۳۲، والخازن في تفسيره، ۳/۱۷۷۔

۱۰: أخرجه الذهبي في العلو للعلي الغفار، ۱/۹۳، الرقم: ۲۲۲۔

۱۱: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ۵/۳۲۶۔

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضي اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا﴾، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو خصوصی نشست پر فائز فرمائے گا۔''

۱۲/۵۸. قَالَ أَبُو جَعُفَرٍ مُحَمَّدُ بُنُ مُصُعَبٍ: يُجُلِسُهُ عَلَى الْعَرُشِ لِيَرَى الْخَلَائِقُ كَرَامَتَهُ عَلَيُهِ ثُمَّ يَنُزِلُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَزُوَاجِهِ وَجَنَّاتِهِ.

''امام ابوجعفر محمد بن مصعب کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عرش پر اس لئے بٹھائے گا تاکہ ساری مخلوق اللہ کے نزدیک آپ کے مقام و مرتبہ کو دیکھے پھر حضور نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج اور اپنے باغات کی طرف تشریف لے جائیں گے۔''

۱۳/۵۹. قَالَ سَلُمُ بُنُ جَعُفَرٍ الْبَكُرَاوِيُّ، فَقُلُتُ: يَا أَبَا مَسُعُودٍ الْجَرِيُرِيَّ، فَإِذَا أَجُلَسَهُ بَيُنَ يَدَيُهِ (عَلَى كُرُسِيِّهِ) فَهُوَ مَعَهُ؟ قَالَ: وَيُلَكَ! مَا سَمِعُتُ حَدِيُثاً قَطُّ أَقَرَّ لِعَيُنِي مِنُ هَذَا الْحَدِيُثِ حِيُنَ عَلِمُتُ أَنَّهُ يُجُلِسُهُ مَعَهُ.

سلم بن جعفر البکراوی کہتے ہیں: میں نے ابومسعود الجریریؒ سے پوچھا: جب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے سامنے (اپنی کرسی پر) بٹھائے گا پھر تو وہ آپ ﷺ کے ساتھ ہی

۱۲: أخرجه الخلال في السنة، ۱/۲۱۹، الرقم: ۲۵۲۔

۱۳: أخرجه الخلال في السنة، ۱/۲۱۱۔۲۱۲، الرقم: ۲۳۷۔۲۳۸، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۳۶۵، الرقم: ۷۸۶، والآجري في كتاب الشريعة، ۶/۱۶۰۹، الرقم: ۱۰۹۷، والذهبي في العلو للعلي الغفار، ۱/۹۳، الرقم: ۲۲۳۔

ہو گا؟ انہوں نے فرمایا: تیری خرابی ہو، میں نے آج تک کوئی بھی ایسی حدیث نہیں سنی جو اس حدیث سے بڑھ کر میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہو جب سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ بٹھائے گا۔‘‘

١٤/٦٠. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ وَاصِلٍ: مَنْ رَدَّ حَدِيْثَ مُجَاهِدٍ فَهُوَ جَهْمِيٌّ.

’’امام محمدؒ بن احمد بن واصل نے کہا: جس شخص نے امام مجاہد کی بیان کردہ حدیث کو جھٹلایا وہ (باطل فرقہ جہمیہ کا معتقد) جہمی ہے۔‘‘

١٥/٦١. قَالَ أَبُو دَاوُدَ السَّجِسْتَانِيُّ صَاحِبُ السُّنَنِ: مَنْ أَنْكَرَ هَذَا فَهُوَ عِنْدَنَا مُتَّهَمٌ، وَقَالَ: مَا زَالَ النَّاسُ يُحَدِّثُوْنَ بِهَذَا يُرِيْدُوْنَ مُغَايَظَةَ الْجَهْمِيَّةِ، وَذَلِكَ أَنَّ الْجَهْمِيَّةَ يُنْكِرُوْنَ أَنَّ عَلَى الْعَرْشِ شَيْءٌ.

’’امام ابو داود سجستانیؒ صاحب السنن نے فرمایا: جو شخص اِس حدیث یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کے عرش پر تشریف فرما ہونے کا انکار کرے وہ ہمارے نزدیک تہمت زدہ ہے۔ اور آپؒ نے یہ بھی فرمایا: لوگ فرقہ جہمیہ کے غیظ وغضب کے باعث اس حدیث کو بیان کرتے آ رہے ہیں، یہ اس وجہ سے ہے کہ جہمیہ عرش پر کسی بھی چیز کے ہونے کا انکار

١٤: أخرجه الخلال في السنة، ٢١٤/١، الرقم: ٢٤٣۔

١٥: أخرجه الخلال في السنة، ٢١٤/١، الرقم: ٢٤٤، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٣١١/١٠، وابن جماعة في إيضاح الدليل في قطع حجج أهل التعطيل، ٣١/١، والعسقلاني في فتح الباري، ٤٢٧/١١، وبدر الدين العيني في عمدة القاري، ١٢٣/٢٣، والشوكاني في فتح القدير، ٢٥٢/٣۔

کرتے ہیں۔‘‘

٦٢/١٦. قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ: مَنْ رَدَّهُ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ كَذَّبَ بِفَضِيلَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَدْ كَفَرَ بِاللهِ الْعَظِيمِ.

’’امام ابو بکرؒ یحییٰ بن ابی طالب نے فرمایا: جس شخص نے اس حدیثِ مجاہد کو جھٹلایا اس نے درحقیقت اللہ ﷻ کو جھٹلایا اور جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کو جھٹلایا اس نے درحقیقت اللہ رب العزت کا انکار کیا۔‘‘

٦٣/١٧. قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ حَمَّادٍ الْمُقْرِيُّ: مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ فَسَكَتَ فَهُوَ مُتَّهِمٌ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَكَيْفَ مَنْ طَعَنَ فِيهَا.

’’امام ابو بکر بن حماد المقریؒ نے فرمایا: جس شخص کے پاس اِن احادیث کا تذکرہ کیا گیا اور وہ خاموش رہا (اس کا چہرہ خوشی کے باعث نہ کِھلا) تو وہ اسلام پر تہمت لگانے والا ہے، پس جس نے ان احادیث کو طعن کا نشانہ بنایا تو اس کی بدبختی کا عالم کیا ہوگا۔‘‘

٦٤/١٨. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ الدَّقِيقِيُّ: مَنْ رَدَّهَا فَهُوَ عِنْدَنَا جَهْمِيٌّ وَحُكْمُ مَنْ رَدَّ هَذَا أَنْ يُتَّقَى.

’’امام ابو جعفر الدقیقیؒ نے کہا: جس شخص نے ان احادیث کو جھٹلایا وہ ہمارے نزدیک جہمی ہے، اور اس کو جھٹلانے والے کا حکم یہ ہے کہ اس سے بچا جائے۔‘‘

١٦: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٥، الرقم: ٢٤٦۔

١٧: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٧، الرقم: ٢٥٠۔

١٨: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٧، الرقم: ٢٥٠۔

٦٥/١٩. قَالَ عَبَّاسٌ الدَّوْرِيُّ: لَا يَرُدُّ هَذَا إِلَّا مُتَّهَمٌ.

’’امام عباس الدوریؒ نے فرمایا: تہمت زدہ شخص ہی اس حدیث کو جھٹلاتا ہے۔‘‘

٦٦/٢٠. قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ: الْإِيْمَانُ بِهَذَا الْحَدِيْثِ وَالتَّسْلِيْمُ لَهُ. وقَالَ أَيْضاً: مَنْ رَدَّ هَذَا الْحَدِيْثَ فَهُوَ جَهْمِيٌّ.

’’امام اسحاقؒ بن راہویہ نے فرمایا: اس حدیث پر ایمان رکھنا اور اسے تسلیم کرنا ہی حق ہے۔ آپؒ نے یہ بھی کہا: جس شخص نے اس حدیثِ مجاہد کو جھٹلایا وہ جہمی ہے۔‘‘

٦٧/٢١. قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ لِلَّذِي رَدَّ فَضِيْلَةَ النَّبِيِّ ﷺ يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ: فَهُوَ مُتَّهِمٌ عَلَى الْإِسْلَامِ.

’’حضور نبی اکرم ﷺ کے عرش پر تشریف فرما ہونے کا انکار کرنے والے سے امام عبد الوہاب الوراقؒ نے کہا: درحقیقت وہ اسلام پر تہمت باندھنے والا ہے۔‘‘

٦٨/٢٢. قَالَ إِبْرَاهِيْمُ الْأَصْبَهَانِيُّ: هَذَا الْحَدِيْثُ حَدَّثَ بِهِ الْعُلَمَاءُ مُنْذُ سِتِّيْنَ وَمِائَةَ سَنَةٍ وَلَا يَرُدُّهُ إِلَّا أَهْلُ الْبِدَعِ.

’’امام ابراہیم اصبہانیؒ نے فرمایا: علماء اس حدیث کو ایک سو ساٹھ (١٦٠) سال سے بیان کرتے آ رہے ہیں، اور اس کو سوائے اہلِ بدعت کے کوئی نہیں جھٹلاتا۔‘‘

١٩: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٧، الرقم: ٢٥٠۔

٢٠: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٧، الرقم: ٢٥٠۔

٢١: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٧، الرقم: ٢٥٠۔

٢٢: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٧۔٢١٨، الرقم: ٢٥٠۔

٦٩/٢٣. قَالَ حَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ: كَتَبْتُ هَذَا الْحَدِيْثَ مُنْذُ خَمْسِيْنَ سَنَةً، وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَرُدُّهُ إِلَّا أَهْلُ الْبِدَعِ.

''امام حمدانؒ بن علی نے فرمایا: میں نے پچاس سال سے اس حدیث کو لکھ رکھا ہے، اور میں نے اہلِ بدعت کے علاوہ کسی کو اسے جھٹلاتے ہوئے نہیں دیکھا۔''

٧٠/٢٤. قَالَ هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ: هَذَا حَدِيْثٌ يَسْخَنُ اللهُ بِهِ أَعْيُنَ الزَّنَادِقَةِ.

''امام ہارونؒ بن معروف فرماتے ہیں: اس حدیث کی وجہ سے اللہ تعالیٰ زنادِقہ کی آنکھوں کو تپش دے رہا ہے۔''

٧١/٢٥. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ: مَنْ تَوَهَّمَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ لَمْ يَسْتَوْجِبْ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ مَا قَالَ مُجَاهِدٌ، فَهُوَ كَافِرٌ بِاللهِ الْعَظِيْمِ.

''امام محمد بن اسماعیل السلمیؒ نے فرمایا: جس شخص نے یہ وہم وگمان کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور نبی اکرم ﷺ کو وہ مقام حاصل نہیں ہوگا جو امام مجاہد نے کہا ہے، وہ اللہ رب العزت کا منکر ہے۔''

٧٢/٢٦. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: قَدْ تَلَقَّتْهُ الْعُلَمَاءُ بِالْقُبُوْلِ.

٢٣: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٨، الرقم: ٢٥٠۔

٢٤: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٨، الرقم: ٢٥٠۔

٢٥: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٨، الرقم: ٢٥٠۔

٢٦: أخرجه الذهبي في العلو للعلي الغفار، ١/١٧٠، الرقم: ٤٦١، وأحمد بن إبراهيم في توضيح المقاصد وتصحيح القواعد، ١/٢٣٣۔

’’امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا: اس قول (حضور نبی اکرم ﷺ کے عرش پر تشریف فرما ہونے) کو علماء کے ہاں تلقی بالقبول حاصل ہے۔‘‘

٧٣/٢٧. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْآجُرِّيُّ: وَأَمَّا حَدِيْثُ مُجَاهِدٍ فِي فَضِيْلَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَفْسِيْرُهُ لِهَذِهِ الآيَةِ أَنَّهُ يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ، فَقَدْ تَلَقَّاهَا الشُّيُوْخُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالنَّقْلِ لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، تَلَقَّوْهَا بِأَحْسَنِ تَلَقٍّ، وَقَبِلُوْهَا بِأَحْسَنِ قَبُوْلٍ، وَلَمْ يُنْكِرُوْهَا، وَأَنْكَرُوْا عَلَى مَنْ رَدَّ حَدِيْثَ مُجَاهِدٍ إِنْكَارًا شَدِيْدًا، وَقَالُوْا: مَنْ رَدَّ حَدِيْثَ مُجَاهِدٍ فَهُوَ رَجُلُ سُوْءٍ.

’’امام محمد بن حسین آجریؒ نے فرمایا: فضیلتِ نبی ﷺ میں حدیثِ مجاہد اور سورۃ بنی اسرائیل کی آیتِ مبارکہ میں آپؒ کی تفسیر کہ اللہ ﷻ آپ ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا، ان احادیث کو اکابر اہلِ علم ونقل نے حدیثِ رسول ﷺ کی بناء پر احسن طریقہ سے سیکھا ہے اور قبول کیا ہے اور انہوں نے ان کا انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے حدیثِ مجاہد کا رد کرنے والے شخص کی شدید مخالفت کی ہے اور کہا ہے: جس شخص نے حدیثِ مجاہد کو جھٹلایا وہ برا شخص ہے۔‘‘

٧٤/٢٨. قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: إذا تبيّن هذا فقد حدث العلماء المرضيون وأولياؤه المقبولون أنّ محمدا رسول الله ﷺ يجلسه ربّه على العرش معه.

٢٧: بيّنه الآجري في كتاب الشريعة، ١٦١٢/٦-١٦١٣.

٢٨: أخرجه ابن تيمية في مجموع الفتاوىٰ، ٣٧٤/٤.

روى ذلک محمد بن فضيل عن ليث عن مجاهد في تفسير ﴿عَسٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ وذكر ذلک من وجوه أخرى مرفوعة وغير مرفوعة.

''جب یہ بات واضح ہوگئی تو معروف علماء اور اللہ تعالیٰ کے مقبول اولیاء نے بیان کیا ہے کہ رسولِ اللہ حضرت محمد ﷺ کو اُن کا رب اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔

''اِس بات کو محمد بن فضیلؒ نے حضرت لیثؒ سے اور انہوں نے حضرت مجاہدؒ سے ﴿عَسٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ کی تفسیر کے ذیل میں نقل کیا ہے اور اسے کئی دیگر مرفوع اور غیر مرفوع طرق سے بھی روایت کیا ہے۔''

٢٩/٧٥. قَالَ العسقلاني في قول مجاهد 'يجلسه معه على عرشه': ليس بمدفوع لا من جهة العقل ولا من جهة النظر.

وقال أيضاً في قوله تعالى ﴿عَسٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾: ويمكن ردّ الأقوال كلّها إلى الشّفاعة العامّة، فإن إعطاءه لواء الحمد، وثناءه على ربه، وكلامه بين يديه، وجلوسه على كرسيه، وقيامه أقرب من جبريل، كل ذلک صفات للمقام المحمود الذي يشفع فيه ليقضي بين الخلق.

امام عسقلانیؒ نے قولِ مجاہد کہ ''اللہ ﷻ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا'' کے متعلق فرمایا: اس قول کی صحت کا عقلی اور نقلی دونوں طریقوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

٢٩: أخرجه العسقلاني في فتح الباري بشرح صحيح البخاري، ١١/٤٢٦-٤٢٧.

امام عسقلانیؒ نے آیتِ مبارکہ ﴿عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ میں 'مقامِ محمود' کے مختلف معانی بیان کرنے کے بعد خلاصۃً فرمایا:

''ان تمام اقوال کو شفاعتِ عامہ پر منطبق کیا جا سکتا ہے، بے شک حضور نبی اکرم ﷺ کو لوائے حمد کا عطا کیا جانا، آپ ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنا اور اپنے رب کی بارگاہ میں کلام کرنا، آپ ﷺ کا کرسی پر تشریف فرما ہونا اور آپ ﷺ کا جبریل علیہ السلام سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب قیام فرما ہونا، یہ تمام آپ ﷺ کے مقامِ محمود کی صفات ہیں۔ جن پر فائز ہو کر آپ ﷺ شفاعت فرمائیں گے تاکہ مخلوق کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔''

٣٠/٧٦. قَالَ القسطلاني في قوله تعالى ﴿عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾: قيل: هو إجلاسه ﷺ على العرش، وقيل على الكرسي، روي عن ابن مسعود رضي الله عنه أنّه قال: يقعد الله تعالىٰ محمدا ﷺ على العرش، وعن مجاهد أنّه قال: يجلسه معه على العرش.

''امام قسطلانیؒ اللہ تعالیٰ کے فرمان: (یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا) کے بارے میں فرماتے ہیں: کہا گیا کہ اس سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ کا عرش پر بٹھایا جانا ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے مراد آپ ﷺ کا کرسی پر بٹھایا جانا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا گیا کہ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا جب کہ حضرت مجاہد التابعیؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔''

٣٠: أخرجه القسطلاني في المواهب اللدّنية بالمنح المحمّديّة، ٣/٤٤٨۔

أَقۡوَالُ أَئِمَّةِ التَّفۡسِيرِ فِي تَأۡيِيدِ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ

﴿ان روایات کی تائید میں ائمہ تفسیر کی آراء﴾

١/٧٧. قَالَ ابۡنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ: أن الله يقعد محمدا ﷺ على عرشه قول غير مدفوع صحته ولا من جهة خبر ولا نظر، وذلک لأنه لا خبر عن رسول الله ﷺ ولا عن أحد من أصحابه ولا عن التابعين بإحالة ذلک.

''امام ابنِ جریر طبریؒ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔ اس قول کی صحت کا نقلی اور عقلی دونوں طریقوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمھم اللہ تعالی کی کوئی روایت یا قول اس چیز (حضور ﷺ کے عرش پر بٹھائے جانے کا) ناممکن ہونا بیان نہیں کرتا۔''

٢/٧٨. قَالَ أبو المظفر السمعانيُّ: عن مجاهد أنه قال: يجلسه على العرش، وعن غيره: يقعده على الكرسي بين يديه. وقال بعضهم: يقيمه عن يمين العرش.

''امام ابو مظفر سمعانیؒ نے فرمایا: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔ کسی اور نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے سامنے خصوصی کرسی پر بٹھائے گا، اور بعض ائمہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عرش

١: أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان، ١٥/١٤٧۔

٢: أخرجه السمعاني في تفسيره، ٣/٢٦٩۔

کے دائیں جانب کھڑا فرمائے گا۔‘‘

٣/٧٩. قَالَ الْبَغَوِيُّ: عن مجاهد في قوله تعالى: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾، قال: يجلسه على العرش. وعن عبد الله بن سلام رضی الله عنه قال: يقعده على الكرسي.

’’امام بغویؒ فرماتے ہیں: حضرت مجاہد التابعی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: (یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا) کے متعلق بیان کیا: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو خصوصی کرسی پر بٹھائے گا۔‘‘

٤/٨٠. قَالَ الْقَاضِي أبو محمد ابن عطية الأندلسي في قوله تعالى: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾: وحكى الطبري عن فرقة منها مجاهد، أنها قالت: المقام المحمود هو أن الله تعالٰى يجلس محمدا ﷺ معه على عرشه، وروت في ذلك حديثاً. وعَضَد الطبريّ في جواز ذلك بشططٍ من القول.

’’قاضی ابو محمد ابنِ عطیہ اندلسیؒ نے مقامِ محمود کے بارے میں فرمایا: طبری نے ایک فرقہ کا موقف درج کیا ہے جن میں امام مجاہد بھی ہیں، وہ کہتے ہیں: ’’مقامِ محمود سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو اپنے ساتھ اپنے عرش پر بٹھائے گا۔‘‘ اس بارے میں اس گروہ نے احادیث بھی روایت کی ہیں۔ نیز طبری نے متعدد اقوال سے اس کا جواز

٣: أخرجه البغوي في تفسيره، ٣/١٣٢۔

٤: أخرجه ابن عطية الأندلسي في المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز، ٣/٤٧٩۔

ثابت کیا ہے۔‘‘

٨١/٥. قَالَ ابن الجوزي في قوله تعالى: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾: والثاني: يجلسه على العرش يوم القيامة. روى أبو وائل عن عبدالله رضي الله عنه أنه قرأ هذه الآية وقال: يقعده على العرش. وكذلك روى الضحاك عن ابن عباس رضي الله عنهما، وليث عن مجاهد.

امام ابنِ جوزیؒ فرماتے ہیں: مقامِ محمود کے بارے میں دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو روزِ قیامت عرش پر بٹھائے گا۔ حضرت ابو وائلؒ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنهما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔ یہی الفاظ حضرت ضحاکؒ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضي الله عنهما سے اور حضرت لیثؒ نے حضرت مجاہد التابعیؒ سے روایت کیے ہیں۔‘‘

٨٢/٦. قَالَ الْقُرْطَبِيُّ في قوله تعالى: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾: القول الثالث: ما حكاه الطبري عن فرقة، منها مجاهد، أنها قالت: المقام المحمود هو أن يُجلس الله تعالىٰ محمدا ﷺ معه على كرسيّه، وروت في ذلك حديثاً. وعَضَد الطبريّ جواز ذلك بشططٍ من القول. وذكر النقاش عن أبي داود السجسْتَانيّ أنه قال: من أنكر هذا الحديث فهو عندنا مُتَّهَمٌ، ما زال أهل العلم يتحدّثون

٥: أخرجه ابن الجوزي في زاد المسير، ٥/٧٦۔

٦: أخرجه القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٠/٣١١، ٣١٢۔

بهذا، من أنكر جوازه على تأويله. قال أبوعمر ومجاهد: وإن كان أحد الأئمة يتأوّل القرآن فإن له قولين مهجورين عند أهل العلم: أحدهما هذا والثاني في تأويل قوله تعالى: ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ○﴾ [القيامة: ٢٢، ٢٣] قال: تنتظر الثواب، ليس من النظر.

قلت: ذكر هذا في باب ابن شهاب في حديث التنزيل، وروي عن مجاهد أيضاً في هذه الآية قال: يُجلسه على العرش. وهذا تأويل غير مستحيل، لأن الله تعالى كان قبل خلقه الأشياء كلّها والعرشَ قائماً بذاته، ثم خلق الأشياء من غير حاجة إليها، بل إظهاراً لقدرته وحكمته، وليُعرف وجوده وتوحيده وكمال قدرته وعلمه بكل أفعاله المحكمة، وخلق لنفسه عرشاً استوى عليه كما شاء من غير أن صار له مماساً، أو كان العرش له مكاناً. قيل: هو الآن على الصفة التي كان عليها من أن يخلق المكان والزمان، فعلى هذا القول سواء في الجواز أقعد محمدا ﷺ على العرش أو على الأرض، لأن استواء الله تعالى على العرش ليس بمعنى الانتقال والزوال وتحويل الأحوال من القيام والقعود والحال التي تشغل العرش، بل هو مستو على عرشه كما أخبر عن نفسه بلا كيفٍ. وليس إقعاده محمداً ﷺ على العرش موجباً له صفة الربوبية أو مُخرجاً له عن صفة العبودية، بل هو رفع لمحله وتشريف له على خلقه. وأما قوله في الإخبار:

"معه" فهو بمنزلة قوله: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّکَ﴾ [الأعراف: ٢٠٦]، ﴿رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَکَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ﴾ [التحريم: ١١]، ﴿وَإِنَّ اللهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [العنكبوت: ٦٩] ونحو ذلک. کل ذلک عائد إلی الرتبة والمنزلة والحُظُوة والدرجة الرفيعة، لا إلی المکان.

''امام قرطبیؒ نے مقام محمود کے بارے میں ''تیسرا قول'' درج کرتے ہوئے فرمایا: طبری نے ایک فرقہ کا موقف درج کیا ہے جن میں امام مجاہد بھی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ''مقامِ محمود سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو اپنے ساتھ اپنی مخصوص کرسی پر بٹھائے گا۔'' اس بارے میں احادیث روایت کی گئی ہیں۔ طبری نے متعدد اقوال سے اس کا جواز ثابت کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ نقاش نے امام ابو داود سجستانیؒ صاحب السنن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''جو اِس حدیث یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کے عرش پر تشریف فرما ہونے کا انکار کرے وہ ہمارے نزدیک تہمت زدہ ہے۔'' اہلِ علم آج تک اس کو روایت کرتے آ رہے ہیں۔ جس نے اس کا تاویل کی بناء پر انکار کیا تو ان کے بارے میں ابوعمر اور مجاہد فرماتے ہیں: اگر کوئی امام قرآنِ مجید کی آیات کی تاویل کرے تو اہلِ علم کے ہاں دو آیات کے بارے میں قول متروک ہیں: ایک تو اس آیت مقام محمود کے بارے میں دوسرا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ٥ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ٥﴾ [القیامۃ، ۷۵: ۲۲، ۲۳] - کی تاویل میں کہتے ہیں کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اَجر و ثواب کا انتظار کریں گے نہ کہ اُس کی نظر کا۔

میں کہتا ہوں: یہ تمام تاویلات ابنِ شہاب سے حدیثِ تنزیل کی بحث میں ذکر کی گئی ہیں اور حضرت مجاہدؒ سے اس آیت کے تحت یہ قول ذکر کیا گیا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔'' یہ تاویل ناممکن نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ عرش اور دیگر

تمام اشیاء کی تخلیق سے بھی پہلے بذاتِ خود قائم تھا۔ پھر اُس نے تمام اشیاء کو پیدا کیا لیکن اس میں اس کی ذاتی کوئی حاجت شامل نہ تھی بلکہ یہ اپنی قدرت و حکمت کے اظہار کے لیے کیا تاکہ اس کے وجود، توحید اور کمالِ قدرت و علم کو اس کے تمام پُر حکمت افعال کے باعث پہچانا جا سکے۔ پھر اُس نے اپنے لیے عرش تخلیق کیا اور اُس پر متمکن ہوا جیسا اس نے چاہا بغیر اس کے کہ وہ عرش اُس کے ساتھ ہی خاص ہو جائے یا اُس کی جائے قرار بن جائے۔ کہا گیا ہے کہ وہ آج بھی اپنی انہی صفات کے ساتھ قائم ہے جن کے ساتھ وہ زمان و مکان کی تخلیق سے پہلے تھا۔ پس اس بناء پر یہ بات برابر ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عرش پر بٹھایا جائے یا فرش پر، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا عرش پر استواء فرمانا وہ اس پر قیام و قعود، اس پر آنے جانے اور اُس سے نیچے اُترنے اور وہ تمام معاملات جو عرش سے متصل ہیں ان سے عبارت نہیں ہے، بلکہ اللہ رب العزت تو بغیر کسی کیفیت کے عرش پر حالتِ استواء میں ہے جیسا کہ اُس نے اپنے بارے میں خبر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حضور نبی اکرم ﷺ کو عرش پر بٹھانا آپ ﷺ کے لیے صفتِ ربوبیت ثابت کرنے کے لیے نہیں ہے اور نہ ہی آپ ﷺ کو صفتِ عبدیت سے نکالنے کے لیے ہے، بلکہ یہ آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ اور آپ ﷺ کی عزت و تکریم کو دیگر مخلوق سے بلند تر کرنے کے لیے ہے۔ رہا حضرت مجاہد کا ''مَعَهُ'' فرمانا - کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ بٹھائے گا - تو وہ اللہ تعالیٰ کے ان فرامین کے بمعنی ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّکَ.(۱)

''بے شک جو (ملائکہ مقربین) تمہارے رب کے حضور میں ہیں۔''

رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَکَ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ.(۲)

(۱) الأعراف، ۷: ۲۰۶

(۲) التحریم، ٦٦: ۱۱

”اے میرے رب! تُو میرے لیے بہشت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے۔“

وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَo(۱)

”اور بیشک اللہ صاحبانِ احسان کو اپنی معیّت سے نوازتا ہے۔“

”اس طرح کی دیگر تمام آیات رتبہ، قدر ومنزلت کی بلندی اور اعلیٰ درجات کی طرف اشارہ کرتی ہیں نہ کہ کسی مخصوص مقام کی طرف۔“

٧/٨٣. قَالَ الْخَازِنُ: روى أبو وائل عن ابن مسعود رضی الله عنه أنّه قال: إنّ الله اتّخذ إبراهيم خليلًا وإنّ صاحبكم خليل الله وأكرم الخلق عليه. ثم قرأ: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قال: يقعده على العرش. وعن مجاهد مثله.

وعن عبد الله بن سلام رضی الله عنه قال: يقعد على الكرسي.

”امام خازن بیان کرتے ہیں: حضرت ابو وائل حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست بنایا ہے جب کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اللہ کے دوست ہیں اور تمام مخلوق سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم ہیں۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: (یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا) اور فرمایا: اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا۔ حضرت مجاہد التابعی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

”اور حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصی کرسی

(۱) العنكبوت، ٢٩: ٦٩

٧: أخرجه الخازن في تفسيره، ٣/١٧٧.

پر بٹھایا جائے گا۔‘‘

٨/٨٤. ذكر القاضي محمد ثناء الله الپاني بتي في تفسيره مِثْلَ ما ذَكَرَ البغوي والخازن.

’’قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے اپنی تفسیر میں تفسیرِ بغوی اور خازن کی عبارت درج کی ہے۔‘‘

٩/٨٥. قَالَ الشَّوْكَانِيُّ في قوله تعالی: ﴿عَسٰٓی اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾: القول الثالث: أن المقام المحمود هو أن الله تعالٰی يجلس محمدا ﷺ معه علی كرسيّه، حكاه ابن جرير عن فرقة منهم مجاهد، وقد ورد في ذلک حديث، وحكی النقاش عن أبي داود السجسْتَانيّ أنه قال: من أنكر هذا الحديث فهو عندنا مُتَّهَمٌ، ما زال أهل العلم يتحدّثون بهذا الحديث.

علامہ شوکانی مقامِ محمود کے بارے میں تیسرا قول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’مقامِ محمود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنے ساتھ اپنی کرسی پر بٹھائے گا۔‘‘ اس قول کو ابنِ جریر طبریؒ نے مفسرین کے ایک گروہ سے روایت کیا ہے جن میں حضرت مجاہد التابعیؒ بھی شامل ہیں۔ اس باب میں حدیث بھی وارد ہوئی ہے۔ نقاش نے حضرت ابو داودؒ کا قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ’’جس نے اس حدیث کا انکار کیا وہ ہمارے نزدیک تہمت زدہ ہے۔‘‘ اہلِ علم کثرت سے اس حدیث کو روایت

٨: أخرجه القاضي ثناء اللّٰه في التفسير المظهري، ٤/٢٧٢۔

٩: أخرجه الشوكاني في فتح القدير، ٣/٢٥٢۔

کرتے آئے ہیں۔‘‘

٨٦/١٠. قَالَ الألوسي: عن مجاهد أنه قال: المقام المحمود أن يجلسه معه على عرشه.

’’امام آلوسیؒ بیان کرتے ہیں: حضرت مجاہدؒ نے فرمایا: مقامِ محمود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ اپنے عرش پر بٹھائے گا۔‘‘

٨٧/١١. ذَكَرَ العَلّامة جمالُ الدين القاسميّ في تفسيره ’’محاسن التأويل‘‘ في قوله تعالى: ﴿عَسٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ بحثاً طويلًا. ونحن نذكر هنا ذلك البحث من تفسيره. قال:

’’علامہ جمال الدین قاسمی نے اپنی تفسیر محاسن التأویل میں اللہ تعالیٰ کے فرمان - ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾ - پر تفصیلی بحث کی ہے۔ ہم ان کی تفسیر سے اس بحث کو مِن وعَن درج کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا:

قال ابن جرير: ذهب آخرون إلى أن ذلك المقام المحمود، الذي وعد الله نبيه ﷺ أن يبعثه إياه، هو أن يجلسه معه على عرشه، رواه ليث عن مجاهد، وقد شنّع الواحديّ على القائل به، مع أنه رواه عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ أيضاً وعبارته – على ما نقلها الرازيّ – وهذا قول رذل موحش فظيع، ونص الكتاب ينادي بفساد هذا

١٠: أخرجه الألوسي في روح المعاني، ١٥/١٤٢۔

١١: تفسير القاسمي المسمى محاسن التأويل، ٦/٢٦٣٩۔٢٦٤٣۔

التفسير ويدلّ عليه وجوه:

الأوّل: أن البعث ضد الإجلاس، يقال: بعثت النازل والقاعد فانبعث، ويقال: بعث الله الميت، أي أقامه من قبره، فتفسير البعث بالإجلاس تفسير للضد بالضد وهو فاسد.

الثاني: أنه تعالى قال: ﴿مقاماً محموداً﴾ ولم يقل مقعداً، والمقام موضع القيام لا موضع القعود.

الثالث: لو كان تعالى جالساً على العرش، بحيث يجلس عنده محمد ﷺ، لكان محدوداً متناهياً، ومن كان كذلك فهو محدث.

الرابع: يقال: إن جلوسه مع الله على العرش ليس فيه كثير إعزاز، لأن هؤلاء الجهال والحمقى يقولون "في كل أهل الجنة": إنهم يزورون الله تعالى وإنهم يجلسون معه وإنه تعالى يسألهم عن أحوالهم التي كانوا عليها في الدنيا، وإذا كانت هذه الحالة حاصلة عندهم لكل المؤمنين، لم يكن لتخصيص محمد ﷺ بها مزيد شرف ورتبة.

الخامس: أنه إذا قيل: السلطان بعث فلاناً، فهم منه أنه أرسله إلى قوم لإصلاح مهماتهم، ولا يفهم منه أنه أجلسه مع نفسه، فثبت أن

هذا القول كلام رذل سقط، لا يميل إليه إلا إنسان قليل العقل عديم الدين. انتهى كلام الواحديّ.

''**ابنِ جریر نے کہا ہے:** بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جس مقامِ محمود کا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں اس پر فائز فرمائے گا، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔ اس قول کو حضرت لیثؒ نے حضرت مجاہدؒ سے روایت کیا ہے۔ واحدی نے اس کے کہنے والے کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا ہے، اس نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس روایت کو درج کیا ہے اس کی عبارت کو امام رازی نے نقل کیا ہے۔ (واحدی کہتے ہیں) یہ قول گھٹیا، متروک اور قبیح ہے، نصِ کتاب اس تفسیر کے فساد کا اعلان کرتی ہے اور یہ کئی وجوہات کی وجہ سے ہیں:

پہلا اعتراض: بعث (کھڑا ہونا) یہ اجلاس (بٹھانے) کی ضد ہے۔ جیسے کہتے ہیں: **بعثت النازل والقاعد فانبعث** ''میں نے آنے والے اور بیٹھنے والے کو کھڑا کیا تو وہ کھڑا ہوگیا''۔ اسی طرح کہتے ہیں: **بعث اللّٰہ المیت** ''اللہ نے میت کو قبر سے کھڑا کیا''۔ لہٰذا بعث کی اجلاس کے ساتھ تفسیر کرنا یہ ضد کی ضد کے ساتھ تفسیر ہے جو فاسد ہے۔

دوسرا اعتراض: اللہ تعالیٰ نے **مقاماً محموداً** فرمایا ہے نہ کہ **مقعداً** (اگر بٹھانا مقصود تھا تو **مقعداً محموداً** فرمایا جاتا)۔ مقام کھڑے ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں نہ کہ بیٹھنے کی جگہ کو۔

تیسرا اعتراض: اگر اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہوا ہو اور حضرت محمد ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیٹھے ہوں تو اللہ تعالیٰ محدود اور متناہی ہو جائے گا اور جو ایسا ہوگا وہ حادث ہے (حالانکہ اللہ تعالیٰ حادث نہیں قدیم ہے)۔

چوتھا اعتراض: کہا جاتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ عرش پر

تشریف فرما ہونے میں کثرتِ اعزاز نہیں ہے کیونکہ یہی جاہل بیوقوف ''تمام اہلِ جنت'' کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے اور اس کے ہمراہ بیٹھیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے ان کے دنیا میں گزرے ہوئے احوال پوچھے گا۔ جب ان کے نزدیک یہ حال تمام مسلمانوں کو حاصل ہے تو حضرت محمد ﷺ کے لئے اس کی تخصیص کرنا اس میں کوئی زیادہ شرف اور رتبہ نہیں۔

<u>پانچواں اعتراض:</u> جب یہ کہا جائے کہ بادشاہ نے فلاں شخص کو مبعوث (تقرر) کیا ہے تو اس سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ بادشاہ نے اسے کسی قوم کے مسائل حل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ بادشاہ نے اسے اپنے ساتھ بٹھا لیا ہے تو ثابت ہوا کہ یہ قول گھٹیا اور ساقط الاعتبار ہے۔ اس کی طرف وہی انسان مائل ہو سکتا ہے جو کم عقل اور بے دین ہو۔ **واحدی کے اعتراضات ختم ہوئے۔''**

ولیته اطلع علی ما کتبه ابن جریر حتی یمسک من جماح یراعه ویبصر الأدب مع السلف مع المخارج العلمیة لهم، وهاک ما قاله ابن جریر رحمه الله –بعد ما نقل عن مجاهد قوله المتقدم–:

وأولی القولین بالصواب، ما صح به الخبر عن رسول الله ﷺ أنه مقام الشفاعة – ثم قال – وهذا وإن کان هو الصحیح في القول، في تأویل المقام المحمود، لما ذکرنا من الروایة عن رسول الله ﷺ وأصحابه والتابعین، فإن ما قاله مجاهد من أن الله یقعد محمداً ﷺ علی عرشه، قول غیر مدفوع صحته، لا من جهة خبر ولا نظر، وذلک لأنه لا خبر عن رسول الله ﷺ، ولا عن أحد من

أصحابه، ولا عن التابعين، بإحالة ذلک، فأما من جهة النظر فإن جميع من ينتحل الإسلام إنما اختلفوا في معنى ذلک على أوجه ثلاثة:

''کاش واحدی کو پتہ ہوتا کہ ابنِ جریر نے کیا لکھا ہے تاکہ اس قسم کے خطرناک تبصرہ سے باز آتا اور بزرگانِ سلف کے علمی مرتبہ اور مقام کو ملحوظ رکھ کر ادب کا راستہ اختیار کرتا۔ یہاں امام ابنِ جریر نے حضرت مجاہدؒ کا قولِ مذکور نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے:

''دونوں باتوں میں صحیح تر وہی بات ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی صحیح خبر وارد ہوئی ہے کہ اس سے مراد مقامِ شفاعت ہے۔ پھر فرمایا: مقامِ محمود کا معنی متعین کرنے میں یہ قول اگرچہ صحیح ہے کیونکہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے، آپ کے صحابہ سے اور تابعین سے روایتیں نقل کر دی ہیں، پھر بھی جو مجاہد نے کہا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو اپنے عرش پر بٹھائے گا''۔ یہ بھی کوئی غلط بات نہیں، نہ خبر کی رو سے نہ نظر کی رو سے۔ اس لئے کہ حضور ﷺ اور کسی صحابی و تابعی سے اس کا محال اور ناممکن ہونا مروی نہیں ہے۔ جہتِ فکر و نظر سے دیکھا جائے تو تمام اہلِ اسلام نے اس کی توضیح اور تفسیر میں تین وجوہات کی بناء پر اختلاف کیا ہے:

فقالت فرقة منهم: الله عزوجل بائن من خلقه، كان قبل خلقه الأشياء، ثم خلق الأشياء فلم يماسّها، وهو كما لم يزل، غير أن الأشياء التي خلقها، إذا لم يكن هو لها مماسًّا، وجب أن يكون لها مبايناً، إذ لا فعّال للأشياء إلا وهو مماس للأجسام أو مباين لها، قالوا: فإذ كان ذلک كذلک، وكان الله عزوجل فاعل الأشياء، ولم يجز في قولهم أنه يوصف بأنه مماس للأشياء، وجب بزعمهم أنه لها مباين

-فعلى مذهب هؤلاء سواء أقعد محمداً ﷺ على عرشه أو على الأرض،- إذا كان من قولهم إن بينونته من عرشه وبينونته من أرضه بمعنى واحد في أنه بائن منهما كليهما غير مماس لواحد منهما.

"**ان میں سے ایک جماعت نے کہا:** اللہ رب العزت اپنی مخلوق سے جدا اور ممتاز ہے جیسے اشیاء کو تخلیق کرنے سے پہلے تھا۔ پھر اس نے اشیاء پیدا کیں اور وہ اُن سے مَس نہیں کرتا، یہ صورت ہمیشہ سے ہے۔ جب وہ اشیاء کو پیدا کرکے انہیں چھوتا نہیں تو لازم ہے کہ وہ ان سے الگ تھلگ ہو کیونکہ جو اشیاء کو بناتا ہے یا تو ان سے مَس کرے گا یا الگ تھلک ہوگا۔ ان علماء نے کہا: پس وہ جس طرح تھا اسی طرح ہے حالانکہ اللہ رب العزت تمام چیزوں کا بنانے والا ہے، ان علماء کے قول کے مطابق یہ کہنا صحیح نہیں کہ یوں کہا جائے: اللہ تعالیٰ اشیاء کو مس کرتا ہے۔ اُن کے نزدیک لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوق سے الگ تھلگ ہو۔ لہٰذا ان لوگوں کے مذہب کے مطابق برابر ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو اپنے عرش پر بٹھائے یا زمین پر کیونکہ ان کا یہ کہنا ہے کہ اس کا عرش سے الگ ہونا اور زمین سے الگ ہونا دونوں کا مطلب ایک ہی ہے چنانچہ وہ ان دونوں سے الگ تھلگ ہے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی مَس نہیں کرتا۔"

وقالت فرقة أخرى: كان الله تعالى ذكره قبل خلقه الأشياء، لا شيء يماسه ولا شيء يباينه، ثم خلق الأشياء فأقامها بقدرته وهو كما لم يزل قبل خلقه الأشياء لا شيء يماسه ولا شيء يباينه، فعلى قول هؤلاء أيضاً سواء أقعد محمداً ﷺ على عرشه أو على أرضه -إذ كان سواء على قولهم عرشه وأرضه في أنه لا مماس ولا مباين لهذا، كما أنه لا مماس ولا مباين لهذه.

’’**علماء کی دوسری جماعت کا کہنا ہے:** اللہ تبارک وتعالیٰ کے مخلوق کو پیدا کرنے سے قبل ہی کوئی شے نہ تو اللہ کو مس کرتی تھی اور نہ جدا تھی، پھر اس نے مخلوق کو پیدا کرکے اپنی قدرت سے انہیں قائم کیا اور اللہ کی شان ویسی ہی ہے جیسے مخلوق پیدا کرنے سے پہلے تھی کہ نہ کوئی چیز اسے مس کرتی ہے اور نہ کوئی شے اس سے جدا ہے۔ ان لوگوں کے قول کے مطابق بھی برابر ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو اپنے عرش پر بٹھائے یا زمین پر کیونکہ وہ نہ اس (عرش) سے مس کرتا ہے اور نہ جدا ہے جس طرح کہ وہ نہ اس (زمین) سے مس کرتا ہے اور نہ جدا ہے۔‘‘

وقالت فرقة أخرى: كان الله عز ذكره قبل خلقه الأشياء لا شيء يماسه ولا شيء يباينه، ثم أحدث الأشياء وخلقها، فخلق لنفسه عرشاً استوى عليه جالساً وصار له مماسًّا، كما أنه قد كان قبل خلقه الأشياءَ لا شيء يرزقه رزقاً ولا شيء يحرمه ذلك، ثم خلق الأشياء فرزق هذا وحرم هذا وأعطى هذا ومنع هذا، قالوا: فكذلک كان قبل خلقه الأشياء، لا شيء يماسه ولا يباينه، وخلق الأشياء فماسّ العرش بجلوسه عليه دون سائر خلقه، فهو مماسّ ما شاءَ من خلقه ومباين ما شاء منه، فعلى مذهب هؤلاء أيضاً سواءٌ أقعد محمداً ﷺ على عرشه أو أقعده على منبر من نور، إذ كان من قولهم: أن جلوس الرب على عرشه ليس بجلوس يشغل جميع العرش، ولا في إقعاد محمد ﷺ موجباً له صفة الربوبية، ولا مخرجه من صفة العبودية لربه، كما أن مباينة محمد ﷺ ما كان مبايناً له من الأشياء غير موجبة له صفة

الربوبية ولا مخرجته من صفة العبودية لربه من أجل أنه موصوف بأنه مباين له، كما أن الله ﷻ موصوف - على قول قائل هذه المقالة- بأنه مباين لها، هو مباين له، قالوا: فإذا كان معنى ''مباين ومباين'' لا يوجب لمحمد ﷺ الخروج من صفة العبودية، والدخول في معنى الربوبية، فكذلك لا يوجب له ذلك قعوده على عرش الرحمن.

''**تیسری جماعت کا کہنا ہے**: اللہ تعالیٰ مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے اس حال میں تھا کہ نہ کوئی شے اسے مس کرتی تھی اور نہ اس سے جدا تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور اپنی ذات کے لئے عرش بنا کر اس کے اوپر بیٹھ گیا تو وہ اس سے مس ہو گیا جیسے اشیاء کو پیدا کرنے سے قبل نہ وہ کسی چیز کو رزق دیتا تھا اور نہ کسی چیز کو اس رزق سے محروم کرتا تھا پھر اس نے اشیاء کو پیدا کر کے کسی کو رزق دیا اور کسی کو اس رزق سے محروم کر دیا، کسی کو عطا فرما دیا اور کسی سے اپنی عطا کو روک لیا (یعنی جسے جو چاہا دیا اور جسے جو چاہا نہ دیا)۔ اِن لوگوں کا کہنا ہے: یہی حال اشیاء کو پیدا کرنے سے پہلے تھا کہ نہ کوئی چیز اُس کو مس (Touch) کرتی تھی اور نہ کوئی اس سے الگ تھی (کیونکہ تھا ہی کچھ نہیں)، پھر اس نے اشیاء کو پیدا کیا اور عرش پر بیٹھ کر اس کو مس کیا اس کے علاوہ باقی مخلوق پر نہ بیٹھا (نہ کسی کو مس کیا)۔ لہٰذا وہ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہے مس کرے اور جس سے چاہے الگ رہے۔ ان لوگوں کے مذہب کے مطابق بھی برابر ہے کہ 'اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنے عرش پر بٹھائے یا نور کے منبر پر بٹھائے۔'' ان کا کہنا ہے کہ رب کا اپنے عرش پر بیٹھنے سے تمام عرش استعمال نہیں ہوتا، حضرت محمد ﷺ کو اس پر بٹھانے سے نہ ان کے لئے صفتِ ربوبیت ثابت ہوتی ہے اور نہ ہی وہ اپنے رب کی عبودیت سے خارج ہوتے ہیں (یعنی حضور ﷺ کے عرش پر بیٹھنے سے نہ تو وہ رب ہوں

گے اور نہ بندگی سے نکلیں گے، اللہ تعالیٰ اپنی جگہ خالق رہے گا اور حضور ﷺ اپنی جگہ مخلوق ہوں گے)۔ جیسے حضرت محمد ﷺ کا مخلوق سے (ارفع مرتبہ ہونے کی وجہ سے ان سے) الگ تھلگ ہونا ان کے لئے صفتِ ربوبیت کو ثابت نہیں کرتا اور نہ وہ صفتِ عبودیت سے باہر ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کی ذات تو بدرجہ اولیٰ آپ سے (الوہیت میں) جدا ہے جس طرح کے اللہ موصوف ہے۔ اس قائل کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ مخلوق سے الگ تھلگ ہے، حضور ﷺ اللہ تعالیٰ سے الگ تھلگ ہیں۔ ان علماء کا کہنا ہے کہ جب دونوں معنی الگ الگ ہیں تو حضور ﷺ کے لئے یہ ثابت نہ ہوگا کہ صفتِ عبودیت سے باہر نکل کر ربوبیت میں داخل ہو جائیں اسی طرح حضور ﷺ کے عرشِ رحمٰن پر بیٹھنے سے بھی یہ خرابی پیدا نہیں ہوگی۔''

فقد تبيّن إذاً بما قلنا أنه غير محال في قول أحد ممن ينتحل الإسلام ما قاله مجاهد، من أن الله تبارك وتعالى يقعد محمداً ﷺ على عرشه، فإن قال قائل: فإنا لا ننكر إقعاد الله محمداً ﷺ على عرشه، وإنما ننكر إقعاده معه. ''حدثني'' عباس بن عبد العظيم قال: حدثنا يحيى بن كثير عن الجريري عن سيف السدوسيّ عن عبد الله بن سلام رضي الله عنه قال: إن محمداً ﷺ يوم القيامة على كرسي الرب بين يدي الرب تبارك وتعالى.

''اس بحث سے یہ واضح ہوا کہ کسی مسلمان کی نظر میں مجاہد کا قول محال نہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو اپنے عرش پر بٹھائے گا۔ اگر کوئی یہ کہے کہ ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا بلکہ اس بات کا انکار ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔ مجھ سے عباس بن عبدالعظیم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا، انہوں نے جریری سے، انہوں

نے سیف السدوسی سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آپؓ نے فرمایا: ''حضرت محمد ﷺ قیامت کے دن رب تعالیٰ کے حضور اللہ تعالیٰ کی کرسی پر بیٹھیں گے۔''

وإنما ينكر إقعاده إياه معه قيل: أفجائز عندك أن يُقعده عليه لا معه؟ فإن أجاز ذلك صار إلى الإقرار بأنه إما معه أو إلى أنه يقعده، والله للعرش مباين، أوْ لا مماسٌّ ومباين، وبأيّ ذلك قال، كان منه دخولاً في بعض ما كان ينكره، وإن قال: ذلك غير جائز منه، خروجاً من قول جميع الفرق التي حكينا قولهم، وذلك فراق لقول جميع من ينتحل الإسلام: إذ كان لا قول في ذلك إلا الأقوال الثلاثة التي حكيناها، وغير محال في قول منها ما قال مجاهد في ذلك. انتهى كلام ابن جرير[1] رحمه الله.

''آپ ﷺ کا اللہ کے ساتھ بٹھائے جانے کا انکار کیا جاتا ہے۔ سوال ہے کہ کیا تمہارے نزدیک یہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے عرش پر بٹھائے اور ساتھ نہ بٹھائے؟ اگر اس نے یہ جائز قرار دیا تو گویا اس نے اقرار کر لیا کیونکہ حضور ﷺ چاہے اللہ کے ساتھ ہوں یا اللہ آپ ﷺ کو (عرش پر) بٹھائے۔ (دو ہی باتیں ہیں) اللہ عرش سے الگ ہے یا نہ مس کرتا ہے نہ الگ ہے، قائل کون سا قول کہے گا؟ وہ انکار کرنے کے باوجود اس کے بعض میں داخل ہو جائے گا۔ اگر ہمارے بیان کردہ جماعتوں کے اقوال کو رد کرتے ہوئے کہے کہ اللہ سے ایسا جائز نہیں ہے مطلقاً انکار کرے تو اس کا مذہب سب سے علیحدہ ہو گیا کیونکہ اِن تین اقوال کے علاوہ اور کوئی قول نہیں ہے، اور مجاہد کے قول

(۱) تفسیر ابن جریر، ۱۵/۱۴۷-۱۴۸۔

میں کوئی استحالہ نہیں۔ ابنِ جریرؒ کی بات ختم ہوئی۔‘‘

وأقول: لک أن تجيب أيضاً عن إيرادات الواحديّ الخمسة التي أفسد بها قول مجاهد.

أما جواب إيراده الأول: فإن مجاهدا لم يفسر مادة البعث وحدها بالإجلاس، وإنما فسر بعثه المقام المحمود بما ذكر.

وعن الثاني: بأن المقام هو المنزلة والقدرة والرفعة، معروف ذلک في اللغة.

وعن الثالث: بدفع اللازم المذكور، لأنه كما اتفق على أن له ذاتاً لا تماثلها الذوات، فكذلک كل ما يوصف به مما ورد في الكتاب والآثار، فإنه لا يماثل الصفات، ولا يجوز قياس الخالق على المخلوق.

وعن الرابع: بأنه مكابرة، إذ كل أحد يعرف -في الشاهد- لو أن ملكًا استدعى جماعة للحضور لديه، ورفع أفضلهم على عرشه أن المرفوع ذو مقام يفوق به الكل.

وعن الخامس: بأنه من واد آخر غير ما نحن فيه، إذ لا بعث لإصلاح المهمات في الآخرة، وإنما معنى الآية: إنه يرفعک مقاماً محموداً، وذلک يصدق ما قاله مجاهد، وما قاله الأكثر: فتأمل

وأنصف.

’’(علامہ جمال الدین قاسمی کہتے ہیں:) میں کہتا ہوں: آپ کا حق ہے کہ واحدی کے پانچ سوالوں کے جوابات دیں جنہوں نے حضرت مجاہد کے قول کو غلط قرار دیا ہے۔

پہلا جواب: حضرت مجاہدؒ نے لفظِ ’’بعث‘‘ کی صرف ’’بٹھانے‘‘ کی تفسیر نہیں کی بلکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے مقامِ محمود پر فائز ہونے کی تفسیر کی ہے۔ (بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی بات ہی نہیں کی۔)

دوسرا جواب: مقام کا معنی اور مفہوم مرتبہ، قدرت اور بلندی لغت میں مشہور ہیں۔

تیسرا جواب: یہ اعتراض ہم نہیں مانتے۔ اس لئے کہ جیسے اس بات پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات جیسی کوئی ذات نہیں اسی طرح قرآن و حدیث میں اللہ تعالیٰ کی جو بھی صفات بیان کی گئی ہیں ان صفات میں وہ مخلوق کے مماثل نہیں ہے اور خالق کو مخلوق پر قیاس کرنا جائز نہیں۔

چوتھا جواب: یہ اعتراض ضد بازی اور تعصب ہے۔ ہر ایک کے مشاہدے میں یہ بات ہے کہ بادشاہ اگر ایک جماعت کو اپنے پاس بلائے اور ان میں سے افسر کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھائے تو یہ بات قرینِ قیاس ہے کیونکہ بلند مقام پر فائز ہونے والا شخص اس مقام و مرتبہ کا مالک ہے کہ جس بناء پر اُسے ہر ایک پر فوقیت حاصل ہوگی۔

پانچواں جواب: اس آیت میں جس جہاں کی بات ہو رہی ہے وہ ہماری اس دنیا سے مختلف ہے۔ آخرت میں مہمات کو حل کرنے کیلئے کسی کو مقرر نہیں کیا جائے گا۔ جب کہ آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا اور یہ اس تفسیر پر صادق آتا ہے جو حضرت مجاہدؒ نے کی اور جس پر اکثر کی رائے ہے۔ پس تو غور کر اور انصاف کر۔‘‘

وقد أنشد الحافظ الذهبي في كتابه ''العلوّ للّٰه العظيم'' للإمام الدار قطني في ترجمته، قولَه:

حديث الشفاعة في أحمد
إلى أحمد المصطفٰى نُسنِدُه
وأما حديثٌ بإقعاده
على العرش أيضاً فلا نَجحَدُه
أمِرُّوا الحديثَ على وجههِ
ولا تُدخلوا فيه ما يُفسِدُه

''حافظ ذہبیؒ نے اپنی کتاب 'العلوّ للّٰه العظیم' میں امام دار قطنیؒ کے حالاتِ زندگی میں یہ اشعار درج کیے ہیں:

(ہم حدیثِ شفاعت کو احمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف ہی منسوب کرتے ہیں۔ رہی آپ ﷺ کو عرش پر بٹھانے کی روایت تو ہم اس کا بھی انکار نہیں کرتے۔ حدیث کو اس کے اصل معنی پر قائم رکھو اور اس میں ایسی چیزیں داخل نہ کرو کہ اُس کا اصل معنی فاسد ہو جائے۔)''

وقال الذهبي في كتابه المنوه به ترجمة "محمد بن مصعب" العابد شيخ بغداد ما مثاله: وقال المروذيّ: سمعت أبا عبد الله الخفاف، سمعت ابن مصعب وتلا: ﴿عَسٰٓی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ قال: نعم يقعده على العرش. ذكر الإمام أحمد، محمد بن

مصعب، فقال: قد كتبت عنه. وأيّ رجل هو!

''اس کے بعد امام ذہبیؒ نے اپنی مذکورہ کتاب میں شیخِ بغداد عبادت گزار محمدؒ بن مصعب کے حالاتِ زندگی بیان کیے اور اُن سے مقامِ محمود کی یہ تفسیر بیان کی ہے: ''مروذیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ الخفافؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابنِ مصعبؒ سے سنا: انہوں نے اس آیت ﴿عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ کی تلاوت کی اور فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔ امام احمد بن حنبلؒ نے شیخِ بغداد محمدؒ بن مصعب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میں نے اُن سے احادیث نقل کی ہیں (یعنی وہ امام احمدؒ بن حنبل کے اساتذہ میں سے ہیں)۔'' وہ شخص کتنا بلند رتبہ ہوگا!''

قال الذهبي: فأما قضية قعود نبيّنا على العرش، فلم يثبت في ذلك نص، بل في الباب حديث واهٍ، وما فسر به مجاهد الآية، كما ذكرناه، فقد أنكره بعض أهل الكلام، فقام المروذيّ وقعد بالغ في الانتصار لذلك وجمع فيه كتاباً وطُرقَ قول مجاهد من رواية ليث بن أبي سليم، وعطاء بن السائب، وأبي يحيى القتات وجابر بن زيد، وممن أفتى في ذلك العصر، بأن هذا الأثر يُسَلَّم ولا يعارض، أبوداود السجستاني صاحب السنن وإبراهيم الحربيّ وخلْق.

''امام ذہبیؒ نے کہا: ہمارے نبی کریم ﷺ کے عرش پر بیٹھنے کا مسئلہ کسی قرآن کی نص سے ثابت نہیں بلکہ اس باب میں کمزور حدیث ہے۔ حضرت مجاہدؒ نے جو آیتِ مبارکہ کی تفسیر کی ہے جیسا کہ ہم نے اس کا ذکر کیا ہے بعض اہلِ کلام نے اس کا انکار کیا ہے۔ امام مروذی نے حضور نبی اکرم ﷺ کے عرش پر تشریف فرما ہونے کو ثابت کرنے

کے لیے تحقیق کی اور اس پر ایک کتاب مرتب کی جس میں حضرت مجاہد کے اس قول - حضور نبی اکرم ﷺ کے عرش پر بٹھائے جانے - کو لیث بن ابی سلیم، عطاء بن السائب، ابو یحییٰ القتات اور جابر بن زید کے طرق سے جمع کیا ہے۔ اس کے علاوہ جن ائمہ نے اُس زمانے میں فتویٰ دیا کہ قولِ مجاہد کو تسلیم کیا جائے گا اور اس کی مخالفت نہیں کی جائے گی، ان کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان میں امام ابو داود سجستانیؒ صاحب السنن، ابراہیم حربیؒ اور بہت سے علماء شامل ہیں۔''

بحيث إن ابن الإمام أحمد قال عقيب قول مجاهد: أنا منكرٌ على كلّ من ردّ هذا الحديث، وهو عندي رجل سوء متّهم. سمعته من جماعة، وما رأيت محدّثًا ينكره، وعندنا إنّما تنكره الجهميّة.

''**امام احمد بن حنبلؒ کے صاحبزادے** حضرت مجاہدؒ کے اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں: جس شخص نے اس حدیث کا انکار کیا میں اُس کا منکر ہوں اور وہ شخص میرے نزدیک تہمت زدہ اور ناپسندیدہ ہے۔ میں نے اس حدیث کو محدّثین کی ایک جماعت سے سنا ہے اور میں نے کسی محدّث کو اس کا منکر نہیں پایا۔ ہمارے ہاں اس کا انکار صرف جہمیہ (باطل فرقہ کے پیروکار) کرتے ہیں۔''

وقد حدّثنا هارون بن معروفٍ، ثنا محمد بن فضيل عن ليث، عن مجاهد في قوله: ﴿عَسٰٓی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ قال: يقعده على العرش. فحدّثت به أبي رحمه الله فقال: لم يُقَدَّرُ لي أن أسمعه من ابن فضيل. بحيث إن المروذيّ روى حكايةً بنزولٍ، عن إبراهيم بن عرفة، وسمعت ابن عمير يقول: سمعت أحمد بن حنبل

يقول: هذا قد تلقته العلماء بالقبول.

''ہمیں ہارون بن معروف نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے بیان کی انہوں نے حضرت لیث سے اور انہوں نے حضرت مجاہدؒ سے روایت کیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ - کی تفسیر میں فرمایا: اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔ میں نے یہ حدیث اپنے والدِ گرامی (امام احمدؒ بن حنبل) سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میری قسمت میں نہ تھا کہ میں یہ حدیث ابنِ فضیل سے سن سکوں۔ امام مروذی، ابراہیم بن عرفہ کے طریق سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابنِ عمیر سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اس قول (حضور نبی اکرم ﷺ کے عرش پر تشریف فرما ہونے) کو علماء کے ہاں تلقی بالقبول حاصل ہے۔''

وقال المروذيّ: قال أبو داود السجستانيّ: ثنا ابن أبي صفوان الثّقفيّ، ثنا يحيى بن أبي كثير، ثنا سلم بن جعفر، وكان ثقة، ثنا الجريريّ، ثنا سيف السدوسيّ عن عبد الله بن سلام ﷺ قال: إذا كان يوم القيامة جيء بنبيّكم ﷺ حتّى يجلس بين يدي الله ﷻ على كرسيّه. ..الحديث. وقد رواه ابن جرير في تفسيره، أعني قول مجاهد، وكذلک أخرجه النقاش في تفسيره، وكذلک رد شيخ الشافعية ابن سريج على من أنكره.

''امام مروذی بیان کرتے ہیں کہ امام ابو داود سجستانی نے فرمایا: ہمیں ابن ابی صفوان الثقفی نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا، وہ بیان کرتے ہیں

کہ ہمیں سلم بن جعفر نے حدیث بیان کی، اور یہ ثقہ ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں الجریری نے حدیث بیان کی، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں سیف الدوسی نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ انہوں نے فرمایا: ''روزِ قیامت تمہارے نبی ﷺ کو لایا جائے گا حتی کہ آپ ﷺ اللہ عزوجل کے سامنے اللہ تعالیٰ کی کرسی پر جلوہ افروز ہوں گے۔'' حضرت مجاہدؒ کے اس قول کو امام ابنِ جریر نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے اور اسی طرح نقاش نے اسے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے، اسی طرح شیخ الشافعیہ ابنِ سریج نے اس قول کے منکر کا رد کیا ہے۔''

بحيث إن الإمام أبا بكر الخلّال قال في ''كتاب السنة'' من جمعه: أخبرني الحسن بن صالح العطار عن محمد بن عليّ السّراج، قال: رأيت النّبيّ ﷺ في النّوم فقلت: إنّ فلانًا الترمذيّ يقول: إنّ الله لا يقعدک معه على العرش. ونحن نقول: بل يقعدک. فأقبل (ﷺ) عليّ شبه المغضب وهو يقول: بلى، والله! بلى، والله! يقعدني على العرش. فانتبهت.

''اس قول کی تائید میں امام ابو بکر الخلالؒ اپنی کتاب 'السنة' میں (ایک خواب) بیان کرتے ہیں: مجھے حسن بن صالح العطار نے، انہوں نے محمد بن علی السراج سے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) فلاں ترمذ کا رہنے والا شخص کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عرش پر نہیں بٹھائے گا جب کہ ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بٹھائے گا۔ پس حضور ﷺ جلال بھرے چہرے کے ساتھ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم!، ہاں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ مجھے عرش پر بٹھائے گا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔''

بحيث إن الفقيه أبا بكر أحمد بن سليمان النجاد المحدّث قال: -فيما نقله عنه القاضي أبو يعلى الفراء- لو أنّ حالفًا حلف بالطّلاق ثلاثاً، إنّ اللہ يقعد محمدا ﷺ على العرش. واستفتاني، لقلت له: صدقت وبررت.

''قاضی ابویعلی الفراءؒ نے نقل کیا کہ محدّث وفقیہ ابوبکر احمد بن سلیمان النجادؒ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص اس بات پر حلف اٹھائے: ''اگر یہ بات غلط ہو کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا تو میری بیوی کو تین طلاقیں'' اور وہ مجھ سے فتویٰ لینے آئے تو میں اس سے کہوں گا: تُو نے حق اور سچ بات کہی۔''

بَابٌ فِي اخْتِيَارِ النَّبِيِّ ﷺ الشَّفَاعَةَ لِأُمَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿حضور ﷺ کا اپنی امت کے لیے قیامت کے دن شفاعت اختیار فرمانے کا بیان﴾

١/٨٨. عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ؟ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس اللہ کی طرف سے پیغام لے کر آنے والا آیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میری آدھی امت کو بغیر حساب جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کرنے کے درمیان اختیار دیا؟ پس میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا کیونکہ یہ ہر اس شخص کے لئے ہے جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہوا نہیں مرے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة، باب: ما جاء في الشفاعة، ٤/٦٢٧، الرقم: ٢٤٤١۔

٢/٨٩. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ؟ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفَى. أَتَرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِيْنَ؟ لَا، وَلَكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِيْنَ الْخَطَّائِيْنَ الْمُتَلَوِّثِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اختیار دیا گیا کہ چاہے میں (قیامت کے روز) شفاعت کا حق اختیار کروں یا میری آدھی امت بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائے؟ پس میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا کیونکہ وہ عام تر اور زیادہ کفایت کرنے والی ہے۔ تمہارے خیال میں وہ پرہیز گاروں کے لئے ہوگی؟ نہیں، بلکہ وہ گناہ گاروں، خطا کاروں اور گناہوں سے آلودہ لوگوں کے لیے ہے۔‘‘

اسے امام ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣/٩٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ أَوْ يَدْخُلُ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ؟ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفَى، أَتَرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِيْنَ؟ لَا، وَلَكِنَّهَا لِلْمُتَلَوِّثِيْنَ الْخَطَّاؤُوْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

٢: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/ ١٤٤١، الرقم: ٤٣١١، والكناني في مصباح الزجاجة، ٤/ ٢٦٠، الرقم: ١٥٤٩۔

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٧٥، الرقم: ٥٤٥٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٣٦٨، الرقم: ٧٩١، والبيهقى في الإعتقاد، ١/ ٢٠٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٤٢، الرقم: ٥٥١٨، والهيثي في مجمع الزوائد، ١٠: ٣٧٨۔

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اختیار دیا گیا کہ چاہے میں (قیامت کے روز) شفاعت اختیار کروں یا میری آدھی امت بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائے؟ پس میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا کیونکہ وہ عام تر اور زیادہ کفایت کرنے والی ہے۔ تمہارے خیال میں وہ پرہیزگاروں کے لئے ہوگی؟ نہیں، بلکہ وہ گناہوں سے آلودہ لوگوں اور خطا کاروں کے لیے ہے۔‘‘

اسے امام احمد بن حنبل، ابن ابی عاصم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے کہا ہے: اس کی اِسناد ٹھیک ہے۔

٩١/٤. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ. قَالَ: فَعَرَّسَ بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَانْتَهَيْتُ بَعْضَ اللَّيْلِ إِلَى مُنَاخِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَطْلُبُهُ فَلَمْ أَجِدْهُ. قَالَ: فَخَرَجْتُ بَارِزًا أَطْلُبُهُ، وَإِذَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَطْلُبُ مَا أَطْلُبُ. قَالَ: فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَالِكَ، إِذِ اتَّجَهَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَنْتَ بِأَرْضِ حَرْبٍ، وَلَا نَأْمَنُ عَلَيْكَ، فَلَوْ لَا إِذْ بَدَتْ لَكَ الْحَاجَةُ، قُلْتَ لِبَعْضِ أَصْحَابِكَ فَقَامَ مَعَكَ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي سَمِعْتُ هَزِيْزًا كَهَزِيْزِ الرَّحَى أَوْ حَنِيْنًا كَحَنِيْنِ النَّحْلِ وَأَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَخَيَّرَنِي أَنْ يُدْخِلَ ثُلُثَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ شَفَاعَتِي لَهُمْ؟ فَاخْتَرْتُ شَفَاعَتِي لَهُمْ وَعَلِمْتُ أَنَّهَا أَوْسَعُ لَهُمْ. فَخَيَّرَنِي: بِأَنْ

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٤١٥، الرقم: ١٩٧٢٤، والروياني في المسند، ١/ ٣٣٠، الرقم: ٥٠١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٦٨۔

يُدْخِلَ شَطْرَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ لَهُمْ؟ فَاخْتَرْتُ لَهُمْ شَفَاعَتِي وَعَلِمْتُ أَنَّهَا أَوْسَعُ لَهُمْ، فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ تَعَالٰى أَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ. قَالَ: فَدَعَا لَهُمَا، ثُمَّ إِنَّهُمَا نَبَّهَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَأَخْبَرَاهُمْ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَجَعَلُوْا يَأْتُوْنَهُ، وَيَقُوْلُوْنَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ تَعَالٰى أَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ فَيَدْعُوَ لَهُمْ. قَالَ: فَلَمَّا أَضَبَّ عَلَيْهِ الْقَوْمُ وَكَثُرُوْا. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهَا لِمَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالرُّوْيَانِيُّ.

’’حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم کسی غزوہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر پر تھے۔ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ رات کے آخری حصہ میں ہمارے ساتھ آرام کے لیے اترے، پس میں رات کے ایک حصے میں حضور ﷺ کو ڈھونڈتا ہوا آپ کی آرام گاہ کی طرف گیا تو میں نے آپ کو وہاں نہ پایا۔ میں آپ ﷺ کوڈھونڈتا ہوا میدان کی طرف نکل گیا تو ایک اور صحابی کو دیکھا کہ وہ بھی میری طرح آپ کی تلاش میں ہے۔ فرماتے ہیں: ہم اسی حالت میں تھے کہ حضور ﷺ کو اپنی طرف تشریف لاتے دیکھ کر ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ دارالحرب میں ہیں اور ہمیں آپ کی فکر ہے لہٰذا اگر آپ کو کوئی حاجت پیش آئی تو کیوں نہ آپ نے کسی غلام کو فرمایا کہ وہ آپ کے ساتھ جاتا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ہوا کی سرسراہٹ یا شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی آواز سنی اس اثناء میں میرے رب کی طرف سے آنے والا (جبرائیل وحی لے کر) آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے مجھے میری تہائی امت (بغیر حساب کے) جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا؟ تو میں نے ان کے لیے شفاعت کو اختیار فرما لیا اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ وہ ان کے لیے زیادہ وسیع ہے۔ پھر

اس نے مجھے (دوبارہ) میری آدھی امت جنت میں داخل فرمانے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا؟ تو میں نے ان کے لیے اپنی شفاعت کو اختیار کر لیا اور میں جانتا ہوں کہ وہ ان کے لیے زیادہ وسعت کی حامل ہے۔ ان دونوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں آپ کی شفاعت کا اہل بنائے۔ آپ نے ان دونوں کے لیے دعا فرمائی پھر انہوں نے (دیگر) صحابہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بارے میں آگاہ کیا تو وہ آپ کے پاس آنا شروع ہوگئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں آپ کی شفاعت سے نوازے تو آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ جب آپ کے پاس لوگوں کا کثیر جھرمٹ ہوگیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً وہ شفاعت ہر اس شخص کے لیے ہے جو اس حال میں فوت ہوا کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کی گواہی دیتا ہو۔‘‘

اسے امام احمد اور رویانی نے روایت کیا ہے۔

۵/۹۲. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْرُسُهُ أَصْحَابُهُ، فَقُمْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَمْ أَرَهُ فِي مَنَامِهِ، فَأَخَذَنِي مَا قَدُمَ وَمَا حَدَثَ. فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ، فَإِذَا أَنَا بِمُعَاذٍ قَدْ لَقِيَ الَّذِي لَقِيتُ. فَسَمِعْنَا صَوْتًا مِثْلَ هَزِيْزِ الرَّحَا، فَوَقَفَا عَلَى مَكَانِهِمَا. فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ قِبَلِ الصَّوْتِ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ أَيْنَ كُنْتُ؟ وَفِيْمَ كُنْتُ؟ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ؟ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ. فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَنَا فِي شَفَاعَتِكَ. فَقَالَ: أَنْتُمْ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا فِي شَفَاعَتِي.

۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۴۰۴، الرقم: ۱۹۶۱۸۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ آپ کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔ ایک رات میں بیدار ہوا تو آپ کو اپنی آرام گاہ میں نہ دیکھ کر میرے دل میں کسی ناگہانی واقعہ کے پیش آنے کا خیال آیا۔ پس میں حضور نبی اکرم ﷺ کی تلاش میں نکلا تو دیکھا کہ معاذ رضی اللہ عنہ بھی میری طرح اسی لگن میں ہے۔ اسی اثناء میں ہم نے ہوا کی سرسراہٹ جیسی آواز سنی تو اپنی جگہ پر ٹھہر گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے آواز کی سمت سے تشریف لا کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کہاں تھا؟ اور کس حال میں تھا؟ میرے رب عزوجل کی طرف سے ایک پیغام لیکر آنے والا آیا کہ اس نے مجھے میری آدھی امت بغیر حساب کے جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا ہے؟ میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں آپ کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اور ہر وہ شخص جو اس حال میں فوت ہوا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو میری شفاعت کا مستحق ہوگا۔‘‘

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی اِسناد حسن ہے۔

٦/٩٣. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَعَنْ أَبِي مُوْسَى رضي الله عنهما قَالَا: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا كَانَ الَّذِي يَلِيْهِ الْمُهَاجِرُوْنَ. قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ حَوْلَهُ. قَالَ: فَتَعَارَرْتُ مِنَ اللَّيْلِ أَنَا وَمُعَاذٌ فَنَظَرْنَا. قَالَ: فَخَرَجْنَا نَطْلُبُهُ، إِذْ سَمِعْنَا هَزِيْزًا كَهَزِيْزِ الْأَرْحَاءِ. إِذْ أَقْبَلَ

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٣٢، الرقم: ٢٢٠٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٦٨.

فَلَمَّا أَقْبَلَ نَظَرَ، قَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوْا: اِنْتَبَهْنَا فَلَمْ نَرَکَ حَيْثُ كُنْتَ، خَشِيْنَا أَنْ يَكُوْنَ أَصَابَکَ شَيْءٌ، جِئْنَا نَطْلُبُکَ. قَالَ: أَتَانِي آتٍ فِي مَنَامِي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ نِصْفَ أُمَّتِي أَوْ شَفَاعَةٍ؟ فَاخْتَرْتُ لَهُمُ الشَّفَاعَةَ. فَقُلْنَا: فَإِنَّا نَسْأَلُکَ بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَبِحَقِّ الصُّحْبَةِ لَمَا أَدْخَلْتَنَا الْجَنَّةَ. قَالَ: فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَقَالُوْا لَهُ: مِثْلَ مَقَالَتِنَا وَكَثُرَ النَّاسُ، فَقَالَ: إِنِّي أَجْعَلُ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِکُ بِاللهِ شَيْئًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت معاذ بن جبل اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ (سفر کے دوران) جب کسی منزل پر پڑاؤ ڈالتے تو مہاجرین آپ کے ارد گرد (کیمپ) ڈال لیتے۔ فرماتے ہیں: (اسی طرح کسی سفر کے دوران) ہم ایک جگہ پر اترے تو حضور ﷺ نے قیام فرمایا اور ہم آپ کے ارد گرد تھے۔ فرماتے ہیں: میں اور معاذ رات کو نیند سے بیدار ہوئے تو (آپ ﷺ کو) دیکھا۔ (آپ کو اپنی جگہ پر نہ پاکر) ہم آپ کی تلاش میں نکل پڑے تو ہم نے بادلوں کی گڑگڑاہٹ جیسی آواز سنی، اس اثناء میں آپ کو تشریف لاتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کو اپنی جگہ پر نہ دیکھ کر ہم ڈر گئے کہ شاید آپ کے ساتھ کوئی معاملہ پیش آیا ہے لہٰذا ہم آپ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک آنے والا حالتِ نیند میں میرے پاس آیا تو اس نے مجھے میری آدھی امت کے بغیر حساب کے جنت میں داخل کیے جانے یا شفاعت کرنے کا اختیار دیا؟ پس میں نے ان کے لیے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ ہم نے عرض کیا: ہم آپ سے اسلام کے صدقے اور آپ کے ساتھ صحابیت کا شرف پانے کے وسیلہ سے التجا کرتے

ہیں کہ آپ ہمیں جنت میں داخل فرمائیں گے۔ فرماتے ہیں: لوگ آپ کے اردگرد جمع ہوگئے اور انہوں نے بھی آپ سے ہمارے کہنے کی طرح عرض کیا اور لوگوں کی تعداد بڑھتی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی شفاعت ہر اس شخص کے لیے کروں گا جو اس حال میں فوت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔‘‘

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی اِسناد حسن ہے۔

۹۴/۷. عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ الْأَشْجَعِيِّ ﷺ قَالَ: عَرَّسَ بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَرَشَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهِ. قَالَ: فَانْتَهَيْتُ إِلَى بَعْضِ الْإِبِلِ فَإِذَا نَاقَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَيْسَ قُدَّامَهَا أَحَدٌ. قَالَ: فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ قَائِمَانِ. قُلْتُ: أَيْنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ قَالَا: مَا نَدْرِي غَيْرَ أَنَّا سَمِعْنَا صَوْتًا بِأَعْلَى الْوَادِي، فَإِذَا مِثْلُ هَزِيْزِ الرَّحَى، قَالَ: أُمْكُثُوْا يَسِيْرًا ثُمَّ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ؟ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ. فَقُلْنَا: نَنْشُدُکَ اللهَ وَالصُّحْبَةَ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِکَ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ مِنْ

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٢٨-٢٩، الرقم: ٢٤٠٠٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٣٨٨، الرقم: ٦٤٧٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٢٠، الرقم: ٣١٧٥١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/ ٧٣، الرقم: ١٣٤، والطيالسي في المسند، ١/ ١٣٤، الرقم، ٩٩٨، والروياني في المسند، ١/ ٣٩١، الرقم: ٥٩٧، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٣٨٩، الرقم: ٨١٨.

أَهْلِ شَفَاعَتِي قَالَ: فَأَقْبَلْنَا مَعَانِيقَ إِلَى النَّاسِ فَإِذَا هُمْ قَدْ فَزِعُوْا وَفَقَدُوْا نَبِيَّهُمْ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ؟ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! نَنْشُدُکَ اللهَ وَالصُّحْبَةَ، لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِکَ؟ قَالَ: فَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنَّ شَفَاعَتِي لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا مِنْ أُمَّتِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَغَيْرُهُمْ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ فِي 'الظِّلَالِ': إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، رِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

''حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ (دورانِ سفر) ایک رات ہمارے ساتھ آرام کے لیے اترے تو ہم میں سے ہر شخص اپنی سواری پر سو گیا۔ فرماتے ہیں: میں بعض اونٹوں کی طرف گیا تو دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی اونٹنی پر موجود نہیں ہیں۔ پس میں حضور ﷺ کی تلاش میں نکل پڑا تو اس دوران دیکھا کہ معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن قیس بھی جاگ رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: ہم اس کے علاوہ کچھ نہیں جانتے کہ وادی کے اوپر سے ہم نے بادل کے گڑگڑانے جیسی آواز سنی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تھوڑی دیر یہاں ٹھہرو پھر حضور ﷺ ہماری طرف تشریف لائے تو فرمایا: میرے رب کی طرف سے آنے والا رات کو میرے پاس آیا تو اس نے مجھے میری آدھی امت کے بغیر حساب کے جنت میں داخل کیے جانے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا؟ میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ ہم نے عرض کیا: ہم آپ سے اللہ اور صحابیت کے واسطے سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنی شفاعت سے نوازیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم میری شفاعت کے حق

دار ہو۔ فرماتے ہیں: ہم جلدی سے (دوسرے) لوگوں کی طرف آئے تو وہ بھی حضور ﷺ کو نہ پا کر پریشان تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (ان سے بھی) فرمایا: میرے رب کی طرف سے آنے والے نے رات کو میرے پاس آ کر مجھے اپنی آدھی امت کے (بغیر حساب کے) جنت میں داخل کیے جانے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا؟ میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم ہم آپ سے اللہ اور صحابیت کے واسطے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنی شفاعت کے حقدار بنائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میری شفاعت میری امت کے ہر اس فرد کے لیے ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہوگا۔‘‘

اسے امام احمد، ابنِ حبان، ابنِ ابی شیبہ، طبرانی اور دیگر ائمہِ حدیث نے روایت کیا ہے۔ علامہ البانی نے ’ظلال الجنة في تخريج السنة‘ میں کہا ہے: اس حدیث کی اِسناد صحیح ہے اور اس کا ہر راوی شیخین کی شرط پر ثقہ ہے۔

۸/۹۵. عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ ﷺ قَالَ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَنْزِلًا فَاسْتَيْقَظْتُ مِنَ اللَّيْلِ، فَإِذَا لَا أَرَى شَيْئًا أَطْوَلَ مِنْ مُؤْخِرَةِ رَحْلِي، قَدْ لَصِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ وَبَعِيْرِهِ بِالْأَرْضِ، فَقُمْتُ أَتَخَلَّلُ النَّاسَ حَتّٰى دَفَعْتُ إِلَى مَضْجَعِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْهِ، فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى الْفِرَاشِ فَإِذَا هُوَ بَارِدٌ. فَخَرَجْتُ أَتَخَلَّلُ النَّاسَ وَأَقُوْلُ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، ذُهِبَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى خَرَجْتُ مِنَ الْعَسْكَرِ كُلِّهِ.

:۸ أخرجه الحاكم في المستدرك، ۱/ ۶۰، ۱۳۵، الرقم: ۳۶، ۲۲۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/ ۶۸، الرقم: ۱۲۶، وابن منده في الإيمان، ۲/ ۸۷۳، الرقم: ۹۳۲۔

فَنَظَرْتُ سَوَادًا فَمَضَيْتُ فَرَمَيْتُ بِحَجَرٍ، فَمَضَيْتُ إِلَى السَّوَادِ، فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَإِذَا بَيْنَ أَيْدِيْنَا صَوْتٌ كَدَوِيِّ الرَّحَا أَوْ كَصَوْتِ الهَضْبَاءِ حِيْنَ يُصِيْبُهَا الرِّيْحُ. فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: يَا قَوْمُ! أَثْبِتُوْا حَتَّى تُصْبِحُوْا أَوْ يَأْتِيَكُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ نَادَى: أَثَمَّ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ وَعَوْفُ بْنُ مَالِكٍ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ! فَأَقْبَلَ إِلَيْنَا فَخَرَجْنَا لَا نَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ وَلَا يُخْبِرُنَا حَتَّى قَعَدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَا خَيَّرَنِي رَبِّى اللَّيْلَةَ؟ فَقُلْنَا: أَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهُ خَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ؟ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ. قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِهَا؟ قَالَ: هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (دورانِ سفر) ایک منزل پر (آرام کے لیے اترے) تو رات کے کسی حصے میں مجھے جاگ آ گئی۔ میں نے کسی چیز کو اپنے کجاوہ کے پچھلے حصہ سے بڑھ کر طویل نہ دیکھا، ہر انسان اور اس کا اونٹ زمین کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔ میں لوگوں کے درمیان سے گزرتا ہوا حضور نبی اکرم ﷺ کی آرام گاہ تک پہنچا تو آپ وہاں موجود نہ تھے، میں نے اپنا ہاتھ بستر مبارک پر رکھا تو وہ ٹھنڈا تھا۔ پس میں آپ کی تلاش میں لوگوں کے درمیان سے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھتا ہوا گزرنے لگا کہ نبی اکرم ﷺ کو کوئی لے گیا ہے یہاں

تک کہ پورے لشکر سے باہر نکل گیا۔ اسی دوران میں نے ایک سایہ دیکھا تو میں نے آگے بڑھتے ہوئے اسے پتھر مارا۔ میں سایہ کی طرف بڑھا تو دیکھا کہ وہ معاذ بن جبل اور ابوعبیدہ بن جراح تھے۔ ہم نے اپنے آگے بادل کی گڑگڑاہٹ یا ہوا میں بارش کے برسنے جیسی آواز سنی تو ہم میں سے بعض نے بعض سے کہا: لوگو! تم یہی رکے رہو یہاں تک کہ صبح ہوجائے یا حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئیں۔ فرماتے ہیں: جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم وہیں ٹھہرے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے (کہیں سے تشریف لاتے ہوئے) پکارا: کیا (یہاں) معاذ بن جبل، ابو عبیدہ اور عوف بن مالک ہیں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ہماری طرف تشریف لائے تو ہم (واپس لشکر کی طرف) چلنا شروع ہو گئے نہ ہم نے آپ سے کچھ عرض کیا اور نہ آپ نے ہمیں کچھ فرمایا یہاں تک کہ آپ اپنے بچھونے پر تشریف فرما ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے رات کو مجھے کیا اختیار دیا؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے مجھے آدھی امت کے بغیر حساب جنت میں داخل کیے جانے اور شفاعت کرنے کے درمیان اختیار دیا؟ سو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں اس سے نوازے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہر مسلمان کے لیے ہے۔‘‘

اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا۔ حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

٩/٩٦. عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سَفَرًا فَنَزَلْنَا حَتَّى إِذَا كَانَ اللَّيْلُ أَرِقَتْ عَيْنَايَ فَلَمْ يَأْتِنِي النَّوْمُ،

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨/ ٥٨، الرقم: ١٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٦٩۔

فَقُمْتُ، فَإِذَا لَيْسَ فِي الْعَسْكَرِ دَابَّةٌ إِلَّا وَاضِعٌ خَدَّهُ إِلَى الْأَرْضِ، وَأَنْ أُرْفِعَ شَيْءٌ فِي نَفْسِي لِمَوْضِعِ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ. فَقُلْتُ: لَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَلَأَكْلَأَ بِهِ اللَّيْلَةَ حَتَّى يُصْبِحَ. فَخَرَجْتُ أَتَخَلَّلُ الرِّحَالَ حَتَّى دَفَعْتُ إِلَى رَحْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي رَحْلِهِ، فَخَرَجْتُ أَتَخَلَّلُ الرِّحَالَ حَتَّى خَرَجْتُ مِنَ الْعَسْكَرِ، فَإِذَا أَنَا بِسَوَادٍ، فَتَيَمَّمْتُ ذٰلِکَ السَّوَادَ، فَإِذَا هُوَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ. فَقَالَا لِي: مَا الَّذِي أَخْرَجَکَ؟ فَقُلْتُ: أَلَّذِي أَخْرَجَكُمَا، فَإِذَا نَحْنُ بِغَيْطَةٍ مِنَّا غَيْرُ بَعِيْدٍ فَمَشَيْنَا إِلَى الْغَيْطَةِ، فَإِذَا نَحْنُ نَسْمَعُ فِيْهَا كَدَوِيِّ النَّحْلِ أَوْ کَحَفِيْفِ الرِّيَاحِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَهٰهُنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ! قَالَ: وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ؟ قُلْنَا: نَعَمْ! قَالَ: عَوْفُ بْنُ مَالِکٍ؟ قُلْنَا: نَعَمْ! فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقُمْنَا لَا نَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ وَلَا يَسْأَلُنَا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى رَجَعَ إِلٰى رَحْلِهِ. فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا خَيَّرَنِي رَبِّي آنِفًا؟ قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: خَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ ثُلُثَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ؟ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا الَّذِي اخْتَرْتَ؟ قَالَ: إِخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، قُلْنَا جَمِيْعًا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِکَ؟ فَقَالَ لَنَا: إِنَّ شَفَاعَتِي لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے

ساتھ ایک سفر کے دوران منزل پر اترے، یہاں تک کہ رات کو میری آنکھوں سے نیند غائب ہوگئی جس کے باعث میں سو نہ سکا تو اٹھ کھڑا ہوا۔ اس وقت لشکر میں تمام جانور سو رہے تھے کہ (اپنی خوابگاہ) کجاوہ کی پچھلی جانب سے میرے دل میں کچھ خیال ابھرا تو میں نے اپنے آپ سے کہا: میں ضرور حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا اور صبح تک آپ کی حفاظت کا فریضہ انجام دوں گا۔ پس میں لوگوں کے کجاووں سے گزرتا ہوا حضور ﷺ کے کجاوے تک پہنچا تو دیکھا کہ آپ اپنے کجاوے میں موجود نہ تھے، لہٰذا میں کجاووں کو عبور کرتا ہوا لشکر سے باہر نکل گیا تو ایک سایہ دیکھا۔ میں نے اس سایہ کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو وہ ابو عبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا: کس چیز نے آپ کو (لشکر سے) باہر نکالا ہے؟ میں نے کہا: جس نے آپ دونوں کو نکالا ہے۔ ہم سے قریب ہی ایک باغ تھا تو ہم اس کی طرف چل پڑے کہ اچانک ہم نے اس میں سے مکھی کی بھنبھناہٹ یا ہوا کی سرسراہٹ جیسی آواز سنی۔ پس (اس میں سے) حضور نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: کیا یہاں ابو عبیدہ بن جراح ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اور معاذ بن جبل ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: عوف بن مالک ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ ہماری طرف تشریف لے آئے۔ ہم آپ کے ساتھ چلنے لگے تو نہ ہم نے آپ سے کسی چیز کے بارے عرض کیا اور نہ ہی آپ نے ہم سے کچھ پوچھا یہاں تک کہ آپ اپنے کجاوہ کی طرف لوٹ آئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں جس کے بارے میں ابھی مجھے میرے رب نے اختیار دیا؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! یا رسول اللہ (ضرور بتلائیے)! آپ ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھے بغیر حساب کتاب اور عذاب کے میری تہائی امت کو جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے کس کو اختیار فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے شفاعت کو اختیار کیا ہے۔ ہم سب نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں اپنی شفاعت کا حق دار بنا لیجئے

تو آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: بے شک میری شفاعت ہر مسلمان کے لیے ہے۔"

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹۷/ ۱۰. عَنُ أَبِي كَعُبٍ صَاحِبِ الْحَرِيُرِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّضُرَ بُنَ أَنَسٍ! فَقُلْتُ: حَدِّثُنِي بِحَدِيُثٍ يَنُفَعُنِي اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ؟ فَقَالَ: نَعَمُ! أُحَدِّثُکَ بِحَدِيُثٍ كُتِبَ إِلَيُنَا فِيُهِ مِنَ الْمَدِيُنَةِ. فَقَالَ: فَقَالَ أَنَسٌ رضي الله عنه: إحفَظُوا هَذَا فَإِنَّهُ مِنُ كَنُزِ الْحَدِيُثِ. قَالَ: غَزَا النَّبِيُّ ﷺ فَسَارَ ذٰلِکَ الْيَوُمَ إِلَى اللَّيُلِ. فَلَمَّا كَانَ اللَّيُلُ نَزَلَ وَعَسُكَرَ النَّاسُ حَوُلَهُ، وَنَامَ هُوَ وَأَبُو طَلُحَةَ زَوُجُ أُمِّ أَنَسٍ، وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ، أَرُبَعَةٌ. فَتَوَسَّدَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَ رَاحِلَتِهِ. ثُمَّ نَامَ وَنَامَ الْأَرُبَعَةُ إِلَى جَنُبِهِ. فَلَمَا ذَهَبَ عَتَمَةٌ مِنَ اللَّيُلِ، رَفَعُوا رُؤُوسَهُمُ، فَلَمُ يَجِدُوا النَّبِيَّ ﷺ عِنُدَ رَاحِلَتِهِ. فَذَهَبُوا يَلُتَمِسُونَ النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى يَلُقَوُهُ مُقُبِلًا، فَقَالُوا: جَعَلَنَا اللهُ فِدَاکَ! أَيُنَ كُنُتَ؟ فَإِنَّا فَزِعُنَا لَکَ إِذُ لَمُ نَرَکَ. فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: كُنُتُ نَائِمًا حَيُثُ رَأَيُتُمُ فَسَمِعُتُ فِي نَوُمِي دَوِيًّا كَدَوِيِّ الرَّحَا أَوُ هَزِيُزًا كَهَزِيُزِ الرَّحَا، فَفَزِعُتُ فِي مَنَامِي، فَوَثَبُتُ، فَمَضَيُتُ. فَاسُتَقَبَلَنِي جِبُرِيُلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ بَعَثَنِي إِلَيُکَ السَّاعَةَ لِأُخَيِّرَکَ، فَاخُتَرُ: إِمَّا أَنُ يَّدُخُلَ نِصُفُ أُمَّتِکَ الْجَنَّةَ وَإِمَّا الشَّفَاعَةَ يَوُمَ الْقِيَامَةِ؟ فَاخُتَرُتُ الشَّفَاعَةَ لِأُمَّتِي. فَقَالَ النَّفَرُ الْأَرُبَعَةُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِجُعَلُنَا مِمَّنُ تَشُفَعُ لَهُمُ؟ فَقَالَ:

۱۰: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ١٠٢، الرقم: ١٣٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٠۔

وَجَبَتْ لَكُمْ، ثُمَّ أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَالْأَرْبَعَةُ، حَتَّى اسْتَقْبَلَهُ عَشَرَةٌ، فَقَالُوْا: أَيْنَ نَبِيُّنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ؟ قَالَ: فَحَدَّثَهُمْ بِالَّذِي حَدَّثَ الْقَوْمَ، فَقَالُوْا: جَعَلَنَا اللهُ فِدَاکَ، إِجْعَلْنَا مِمَّنْ تَشْفَعُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَالَ: وَجَبَتْ لَكُمْ، فَجَاؤُوْا جَمِيْعًا إِلَى عَظْمِ النَّاسِ، فَنَادَوْا فِي النَّاسِ: هَذَا نَبِيُّنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ. فَحَدَّثَهُمْ بِالَّذِي حَدَّثَ الْقَوْمَ، فَنَادَوْا بِأَجْمَعِهِمْ: أَنْ جَعَلَنَا اللهُ فِدَاکَ، إِجْعَلْنَا مِمَّنْ تَشْفَعُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَنَادَى ثَلَاثًا: إِنِّي أُشْهِدُ اللهَ وَأُشْهِدُ مَنْ سَمِعَ أَنَّ شَفَاعَتِي لِمَنْ يَمُوْتُ لَا يُشْرِکُ بِاللهِ عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

’’ابو کعب صاحب حریر سے روایت ہے کہ میں نے نضر بن انس سے سوال کیا کہ آپ مجھے ایسی حدیثِ مبارکہ بتائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں آپ کو ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو ہم کو مدینہ کی طرف سے لکھی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس حدیث کو یاد کرلو کیونکہ یہ احادیث کا خزانہ ہے۔ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ ایک غزوہ میں تشریف لے گئے تو سارا دن (سفر میں) رہے پس جب رات ہوئی تو آپ نے (ایک جگہ) پڑاؤ ڈالا اور لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ آپ ﷺ، ام انس کے شوہر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فلاں اور فلاں چار افراد آرام فرمانے لگے۔ حضور ﷺ نے اپنی اونٹنی کے ہاتھ (یعنی اگلے پاؤں) کو سر کے نیچے تکیہ بنا کر رکھ لیا، پھر آپ اور آپ کے پہلو میں موجود چاروں افراد سو گئے۔ رات کا ایک حصہ گزر جانے پر انہوں نے اپنے سروں کو اٹھا کر دیکھا تو حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنی سواری کے پاس نہ پا کر تلاش میں نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو تشریف لاتے دیکھا۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر فدا کرے! آپ کہاں تشریف

لے گئے تھے؟ ہم آپ کو نہ دیکھ کر تو بے چین ہوگئے تھے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا جیسا کہ تم نے دیکھا تو اپنی نیند میں بادل کی گڑگڑاہٹ جیسی آواز سننے پر بے قرار ہوکر اٹھ بیٹھا۔ (پھر میں اسی بے قراری) میں (باہر) چل پڑا تو جبرئیل سے میرا سامنا ہوا۔ اس نے عرض کیا: اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ نے خاص گھڑی میں مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ آپ کو اختیار دوں۔ آپ اختیار فرمایئے چاہے آپ کی آدھی امت (بغیر حساب کے) جنت میں داخل ہو جائے اور چاہے قیامت کے دن آپ شفاعت کریں؟ پس میں نے اپنی امت کے لیے شفاعت کو اختیار کر لیا ہے۔ اس پر چاروں افراد کے گروہ نے عرض کیا: اللہ کے نبی! آپ ہمیں اپنی شفاعت کا مستحق بنا لیجئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے مستحق ہو۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ اور چاروں آگے بڑھے یہاں تک کہ دس افراد آپ سے آ ملے تو انہوں نے عرض کیا: ہمارے رحمت والے نبی کہاں ہیں؟ آپ ﷺ نے ان کو بھی ایسا ہی بیان کیا جیسے لوگوں کو بتایا تھا تو انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر قربان کرے، آپ قیامت کے دن ہمیں بھی اپنی شفاعت کا مستحق ٹھہرائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی اس کے حقدار ہو۔ پس ان سب نے لوگوں کے ایک بڑے گروہ کی طرف آ کر لوگوں میں ندا دی: یہ ہمارے نبی رحمت والے نبی ہیں۔ آپ نے انہیں بھی جو قوم کو بیان فرمایا تھا بتایا تو انہوں نے بیک وقت پکارا: اللہ تعالیٰ ہم کو آپ پر فدا کریں آپ ہمیں بھی قیامت کے دن اپنی شفاعت سے نوازیں پس آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: میں اللہ تعالیٰ اور ہر سننے والے کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میری شفاعت ہر اس شخص کو حاصل ہوگی جو مرتے دم تک اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹۸/۱۱. **عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ**

۱۱: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ۲/ ۳۹۷، الرقم: ۸۲۹۔

فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِي وَإِنَّ رَبِّي خَيَّرَنِي بَيْنَ خَصْلَتَيْنِ: بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ؟ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم کسی سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جبرئیل نے مجھے آکر بتایا کہ میرے رب نے مجھے دو خصلتوں میں اختیار دیا: چاہے میری آدھی امت بغیر حساب کے جنت میں داخل کر دے یا شفاعت کا حق اختیار کروں؟ پس میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔''

اسے امام ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي تَأْخِيرِ النَّبِيِّ ﷺ دَعْوَةَ الشَّفَاعَةِ لِأُمَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

﴾حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کے لیے دعائے شفاعت قیامت تک کے لیے مؤخر فرمانے کا بیان﴿

١/٩٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُوْ بِهَا، وَأُرِيْدُ (وفي رواية: إِنْ شَاءَ اللهُ) أَنْ أَخْتَبِيءَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَغَيْرُهُمْ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: لكل نبي دعوة مستجابة، ٥/٢٣٢٣، الرقم: ٥٩٤٥، وأيضاً في كتاب: التوحيد، باب: في المشيئة والإرادة، ٦/ ٢٧١٨، الرقم: ٧٠٣٦، ومسلم في الصحيح، ١/ ١٨٨، كتاب: الإيمان، باب: إختباء النبي ﷺ دعوة الشفاعة لأمته، الرقم: ١٩٨، ومالك في الموطأ، ١/ ٢١٢، الرقم: ٤٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٨١، الرقم: ٨٩٥٩، إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير علي بن بحر بن محمد، وهو ثقة، وأيضاً في، ٢/ ٤٨٦، الرقم: ١٠٣١١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٣٧٤، الرقم: ٦٤٦١، وأبو عوانه في المسند، ١/ ٨٦، الرقم: ٢٥٦، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/ ١٣٣، الرقم: ١٠٤١ـ ١٠٤٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٦٣، الرقم: ١٤٤٤، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٦٢، الرقم: ٩٠٢.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو ایک خاص دعائے مستجاب کا حق ہوتا ہے جو وہ کرتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ اِن شاء اللہ اپنی اس خاص دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لیے مؤخر کر کے رکھوں۔‘‘

اسے امام بخاری، مسلم، مالک، احمد بن حنبل، ابنِ حبان اور دیگر ائمہ حدیث نے روایت کیا ہے۔

١٠٠/٢. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا، أَوْ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِيبَ، فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا، یا آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے ایک مقبول دعا ہوتی ہے جسے اس نے کیا تو قبول کر لی گئی، پس میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے مخصوص کر دی ہے۔‘‘

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٠١/٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ

٢: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: لكل نبي دعوة مستجابة، ٥/٢٣٢٣، الرقم: ٥٩٤٦، والقضاعی في مسند الشهاب، ٢/ ١٣٢، الرقم: ١٠٣٨، وأبو نُعَيم الأصبهانی في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٧/ ٢٥٩۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إختباء النبي ﷺ دعوة الشفاعة لأمته، ١/ ١٨٩، الرقم: ١٩٩، والترمذی في السنن، كتاب: الدعوات، باب: فضل لا حول ولا قوة إلّا باللّه، ٥/ ٥٨٠، الرقم: ٣٦٠٢، ـــ

نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَهِيَ نَائِلَةٌ، إِنْ شَاءَ اللهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کو ایک خاص دعائے مستجاب کا حق ہوتا ہے پس ہر نبی نے اپنی دعا میں جلدی کی جبکہ میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے مخصوص کر دیا ہے۔ وہ اِن شاء اللہ میری امت کے ہر اس فرد کو پہنچنے والی ہے جو اس حال میں فوت ہوا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔''

اسے امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠٢/٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لِكُلِّ

--- وابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٠، الرقم: ٤٣٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٢٦، الرقم: ٩٥٠٤، والبيهقى في السنن الكبرى، ١٠/ ١٩٠۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إختباء النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوة الشفاعة لأمته، ١/ ١٩٠، الرقم: ٢٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢١٨، الرقم: ١٣٢٨١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٧٦، الرقم: ٦١٩٦، وأبو يعلى في المسند، ٥/ ٢٢٩، ٣٤٠، الرقم: ٢٨٤٢، ٢٩٧٠، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٦٦، الرقم: ٩١٥، والقضاعى في مسند —

نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَاهَا لِأُمَّتِهِ. وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے مقبول دعا تھی جسے اس نے اپنی امت کے حق میں کیا۔ بے شک میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے مخصوص کر دیا ہے۔‘‘

اسے امام مسلم، احمد اور ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کی اِسناد صحیح ہے۔

٥/١٠٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ، وَخَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے ایک خاص مقبول دعا تھی جسے اس نے اپنی امت کے حق میں کیا جبکہ میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے مخصوص کر دیا ہے۔‘‘

اسے امام مسلم، احمد، ابنِ حبان، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

.... الشهاب، ٢/ ١٣٤، الرقم: ١٠٤٣، ١٠٤٤۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إختباء النبي ﷺ دعوة الشفاعة لأمته، ١/ ١٩٠، الرقم: ٢٠١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٨٤، الرقم: ١٥١١٦، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٣٧٣، الرقم: ٦٤٦٠، وأبو يعلى في المسند، ٤/ ١٦٦، الرقم: ٢٢٣٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/ ٢٤٣، الرقم: ٣٠٤٣۔

١٠٤/٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُوْ بِهَا. فَيُسْتَجَابُ لَهُ فَيُؤْتَاهَا، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ رَاهَوَيْه وَابْنُ مَنْدَه. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو ایک خاص قبول کی جانے والی دعا کا حق ہوتا ہے جو وہ کرتا ہے پس اسے قبول کرکے وہی عطا کر دیا جاتا ہے، جبکہ میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے مخصوص کر دیا ہے۔‘‘

اسے امام مسلم، ابنِ راہویہ اور ابنِ مندہ نے روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد حسن ہے۔

١٠٥/٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ فَاسْتُجِيْبَ لَهُ. وَإِنِّي أُرِيْدُ، إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْ

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إختباء النبي ﷺ دعوة الشفاعة لأمته، ١/ ١٨٩، الرقم: ١٩٨، وابن راهويه في المسند، ١/ ٢٣٣، الرقم: ١٩١، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٦٤، الرقم: ٩١١، و أبو نعيم الأصبهاني في المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، ١/ ٢٧٣، الرقم: ٤٩٤۔

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إختباء النبي ﷺ دعوة الشفاعة لأمته، ١/ ١٩٠، الرقم: ١٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣١٣، الرقم: ٨١٣٢، وأبو نعيم في المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، ١/ ٢٧٣، الرقم: ٤٩٥۔

أُؤَخِّرَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے ایک مقبول دعا ہوتی ہے جسے اس نے اپنی امت کے حق میں کیا تو اسے قبول کرلیا گیا جبکہ میں چاہتا ہوں اِن شاء اللہ اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے مؤخر کر دوں۔‘‘

اسے امام مسلم اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٠٦/ ٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لِكَعْبِ الْأَحْبَارِ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا. فَأَنَا أُرِيدُ، إِنْ شَاءَ اللهُ، أَنْ أَخْتَبِيءَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَالَ كَعْبٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ!

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَنْدَه وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْقَضَاعِيُّ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے کہا کہ یقیناً حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو ایک خاص مقبول دعا کا حق ہوتا ہے جسے وہ کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں اِن شاء اللہ اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے مؤخر کر کے

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إختباء النبي ﷺ دعوة الشفاعة لأمته، ١/ ١٨٩، الرقم: ١٩٨، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٦٠، الرقم: ٨٩٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ١٩٠، وأيضاً في شعب الإيمان، ٥/٤٧٧، الرقم: ٧٣٢٨، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/ ١٣٣، الرقم: ١٠٤٠، والأصبهاني في المسند المستخرج على صحيح مسلم، ١/٢٧٢، الرقم: ٤٩٢۔

رکھوں۔ حضرت کعب نے حضرت ابو ہریرہ سے کہا: کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں!‘‘

اسے امام مسلم، ابنِ مندہ، بیہقی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد حسن ہے۔

١٠٧/٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً دَعَا بِهَا. وَأَنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَدَّخِرَ دَعْوَتِي إِنْ شَاءَ اللهُ شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ رَاهَوَيْه وَابْنُ الْجَعْدِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے ایک خاص دعا تھی جسے اس نے کیا۔ یقیناً میں چاہتا ہوں اِن شاء اللہ کہ اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے ذخیرہ کرلوں۔‘‘

اسے امام احمد، ابنِ راہویہ اور ابنِ جعد نے روایت کیا ہے۔

١٠٨/١٠. عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما عَلَى مِنْبَرِ الْبُصْرَةِ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا لَهُ دَعْوَةٌ قَدْ

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٣٠، الرقم: ٩٥٥٣، وابن راهويه في المسند، ١/١٣٩، الرقم: ٦٨، وابن الجعد في المسند، ١/ ١٧٧، الرقم: ١١٣٧، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٦٣، الرقم: ٩٠٩۔

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٢٨١، الرقم: ٢٥٤٦، وأبو يعلى في المسند، ٤/ ٢١٥۔ ٢١٦، الرقم: ٢٣٢٨، والهيثمى في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٢، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/ ١٦، الرقم: ١١، واللالكائى في شرح أصول إعتقاد أهل السنة، ٣/ ٤٨٧، الرقم: ٨٤٣۔

تَنجَّزَهَا فِي الدُّنْيَا، وَإِنِّي قَدِ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

''ابونضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے منبر پر ہمیں خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے لیے ایک خاص مقبول دعا ضرور تھی جسے اس نے پورا ہونے کا دنیا میں اصرار کیا۔ بے شک میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے مخصوص کر دیا ہے۔''

اسے امام احمد اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

١٠٩/١١. عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: إِجْتَمَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَكَعْبٌ، فَجَعَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ كَعْبًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَعْبٌ يُحَدِّثُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الْكُتُبِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ. إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

''قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور کعب (الاحبار تابعی) ایک جگہ جمع ہوئے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کعب کو حضور نبی اکرم ﷺ سے مرویات بیان کرنے لگے جبکہ کعب، ابو ہریرہ کو کتبِ سابقہ سے مرویات بیان کرنے لگے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کو ایک خاص مقبول دعا کا حق تھا، اور بے شک میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے مخصوص کر دیا ہے۔''

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢٧٥، الرقم: ٧٧١٤، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٦١، الرقم: ٩٠٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/ ١٦.

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد صحیح ہے۔

۱۱۰/۱۲. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: قَدْ أُعْطِيَ كُلُّ نَبِيٍّ عَطِيَّةً فَكُلٌّ قَدْ تَعَجَّلَهَا، وَإِنِّي أَخَّرْتُ عَطِيَّتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَبُو يَعْلَى. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کو ایک خاص عطیہ (دعائے مستجاب کی شکل میں) دیا گیا اور ہر ایک نے اس کے حصول میں جلدی کی۔ بے شک میں نے اپنے اس عطیے کو قیامت کے دن امت کی شفاعت کے لیے مؤخر کر دیا ہے۔‘‘

اسے امام احمد، ابنِ ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کی اِسناد حسن ہے۔

۱۱۱/۱۳. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه قَالَ: فَقَدَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم لَيْلَةً

۱۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۲۰، الرقم: ۱۱۱٤۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ۳۱۰، الرقم: ۳۱٦۸۳، وعبد بن حميد في المسند، ۱/ ۲۸۳، الرقم: ۹۰۳، وأبو يعلى في المسند، ۲/ ۲۹۳، الرقم: ۱۰۱٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۳۷۱۔

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ۳۲٥-۳۲٦، الرقم: ۲۲۷۷۱، والطبراني في مسند الشاميين، ۲/ ۱٥٦، الرقم: ۱۱۰۱، وابن أبی عاصم في السنة، ۲/۳۹۱، الرقم: ۸۲۲، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۳٦۷۔

أَصْحَابُهُ، وَكَانُوا إِذَا نَزَلُوا أَنْزَلُوهُ أَوْسَطَهُمْ فَفَزِعُوا وَظَنُّوا أَنَّ اللهَ إِخْتَارَ لَهُ أَصْحَابًا غَيْرَهُمْ فَإِذَا هُمْ بِخَيَالِ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَبَّرُوا حِينَ رَأَوْهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَشْفَقْنَا أَنْ يَكُونَ اللهُ إِخْتَارَ لَكَ أَصْحَاباً غَيْرَنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، إِنَّ اللهَ أَيْقَظَنِي، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا رَسُولًا إِلَّا وَقَدْ سَأَلَنِي مَسْأَلَةً أَعْطَيْتُهَا إِيَّاهُ، فَاسْأَلْ يَا مُحَمَّدُ! تُعْطَ، فَقُلْتُ: مَسْأَلَتِي شَفَاعَةٌ لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا الشَّفَاعَةُ؟ قَالَ: أَقُولُ: يَا رَبِّ، شَفَاعَتِي الَّتِي اخْتَبَأْتُ عِنْدَكَ، فَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: نَعَمْ! فَيُخْرِجُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بَقِيَّةَ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ فَيَنْبِذُهُمْ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات صحابہ نے (سفر میں قیام کے دوران) حضور نبی اکرم ﷺ کو (اپنے درمیان) نہ پایا، ان کا معمول تھا کہ وہ جب کسی مقام پر پڑاؤ کرتے تو آپ ﷺ کو اپنے درمیان کر لیتے تھے لہٰذا وہ اس صورتحال سے گھبرا گئے اور انہوں نے گمان کیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ کے لیے ان کے علاوہ دوسرے اصحاب کو چن لیا ہے۔ وہ حضور ﷺ کے اسی خیال میں گم تھے تو انہوں نے آپ ﷺ کو تشریف لاتے دیکھ کر بلند آواز سے تکبیر کہی، اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس بات سے ڈر گئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ کے لیے ہمارے علاوہ دیگر اصحاب کو چن لیا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ تم دنیا اور آخرت میں میرے صحابہ ہو۔ (ہوا یہ کہ) اللہ تعالیٰ نے مجھے جگا کر فرمایا: محمد (ﷺ)! میرے ہر بھیجے ہوئے نبی اور رسول نے مجھ سے خاص سوال کیا اور میں نے اس کا مانگا ہوا عطا کر

دیا، لہٰذا اے محمد (ﷺ)! آپ بھی مجھ سے کوئی سوال کرلیں آپ کو عطا کیا جائے گا تو میں نے عرض کیا: میرا سوال قیامت کے دن امت کی شفاعت کا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شفاعت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں (قیامت کے روز) عرض کروں گا: اے میرے رب! میری شفاعت (کا سوال) جو میں نے تیرے ہاں ذخیرہ کیا ہوا ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: ہاں! (مجھے یاد ہے) پس میرا رب تبارک وتعالیٰ میری بقیہ (گناہ گار) امت کو جہنم سے نکال کر جنت میں ڈال دے گا۔‘‘

اسے امام احمد، طبرانی اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١١٢/١٤. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَقِيْلٍ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي وَفْدِ ثَقِيْفٍ فَعَلَقْنَا طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ حَتَّى أَنَخْنَا بِالْبَابِ، وَمَا فِي النَّاسِ رَجُلٌ أَبْغَضَ إِلَيْنَا مِنْ رَجُلٍ نَلِجُ عَلَيْهِ مِنْهُ، فَدَخَلْنَا وَسَلَّمْنَا وَبَايَعْنَا، فَمَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ حَتَّى مَا فِي

١٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/ ١٣٨، الرقم: ٢٢٦، وقال: وقد احتج مسلم بعلي بن هاشم وعبد الرحمن بن أبي عقيل الثقفي صحابي قد تحتج به أئمتنا في مسانيدهم، فأما عبد الجبار بن العباس فإنه من يجمع حديثه ويعد مسانيده في الكوفيين، وابن أبى شيبة في المصنف، ٦/ ٣١٨، الرقم: ٣١٧٤٠، وابن أبى عاصم في السنة، ٢/٣٩٣، الرقم: ٨٢٤، وأيضاً في الآحاد والمثانى، ٣/ ٢٣٩، الرقم: ١٦٠٠، والحارث في المسند، ٢/ ١٠١٠، الرقم: ١١٣٤، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٣٤، الرقم: ٥٤٩٩، وقال: رواه الطبراني والبزار بإسناد جيد، والهيثمى في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧١، وقال: رواه الطبراني والبزار ورجالهما ثقات۔

النَّاسِ رَجُلٌ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ رَجُلٍ خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! أَلا سَأَلْتَ رَبَّکَ مُلْکاً کَمُلْکِ سُلَيْمَانَ؟ فَضَحِکَ، وَقَالَ: لَعَلَّ لِصَاحِبِکُمْ عِنْدَ اللهِ أَفْضَلُ مِنْ مُلْکِ سُلَيْمَانَ، إِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلاَّ أَعْطَاهُ دَعْوَةً فَمِنْهُمْ مَّنْهُ اتَّخَذَ بِهَا دُنْيَا فَأُعْطِيَهَا وَمِنْهُمْ مَّنْ دَعَا بِهَا عَلَى قَوْمِهِ فأُهْلِکُوْا بِهَا، وَأَنَّ اللهَ تَعَالَى أَعْطَانِي دَعْوَةً فَاخْتَبَأْتُهَا عِنْدَ رَبِّي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عقیل ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں وفدِ ثقیف میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو ہم مدینہ کے راستہ پر چلتے رہے یہاں تک کہ (آپ ﷺ) کے دروازہ پر پہنچ گئے۔ لوگوں میں سے کوئی شخص بھی ہمیں ان سے بڑھکر مبغوض نہیں تھا جن کے پاس ہم داخل ہورہے تھے۔ ہم نے گھر میں داخل ہوکر (آپ ﷺ کو) سلام کیا اور بیعت کی، تو جس وقت ہم ان کے پاس سے باہر نکلے تو لوگوں میں سے کوئی شخص بھی ہمیں ان سے بڑھکر محبوب نہیں تھا جن کے پاس سے ہم باہر نکلے۔ (بعد میں) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اپنے رب سے حضرت سلیمان علیہ السلام جیسی بادشاہت کا سوال کیوں نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے مسکرا کر ارشاد فرمایا: تمہارے صاحب (نبی) کا مقام اللہ کے ہاں سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت سے بھی افضل ہے۔ اللہ نے ہر نبی کو ایک خاص دعا کے ساتھ مبعوث فرمایا تو ان میں سے کسی نے اس کے ذریعے دنیا مانگی جو اسے دیدی گئی اور ان میں سے کسی نے اپنی امت کے خلاف اس کے ساتھ دعا کی تو انہیں اس کے سبب ہلاک کر دیا گیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے خاص دعا عطا کی تو میں نے اس کو اپنے رب کے ہاں قیامت کے دن امت کی شفاعت کے لیے مخصوص کر دیا ہے۔‘‘

اسے امام حاکم، ابنِ ابی شیبہ اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد ٹھیک ہے۔

١١٣/١٥. عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ مَا تَلْقَى أُمَّتِي بَعْدِي وَسَفْكَ بَعْضِهِمْ دِمَاءَ بَعْضٍ وَسَبَقَ ذٰلِكَ مِنَ اللهِ تَعَالَى كَمَا سَبَقَ فِي الْأُمَمِ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُوَلِّيَنِي شَفَاعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْهِمْ فَفَعَلَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَالْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے وہ احوال دیکھے جو میرے بعد میری امت کرے گی، ان کا ایک دوسرے کو قتل کرنا اور اس امر کا حتمی و قطعی فیصلہ علمِ الٰہی میں ہو چکا ہے جیسا کہ پہلی امتوں کے متعلق عذاب کے حتمی فیصلے علمِ الٰہی میں ہو چکے تھے۔ لہٰذا میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ التجاء کی کہ وہ مجھے میری امت کے حق میں قیامت کے دن حقِ شفاعت عطا فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا (میری التجاء قبول فرما لی)۔''

اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم اور ہیثمی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

١١٤/١٦. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٤٢٧، الرقم: ٢٧٤١٠، والحاكم في المستدرك، ١:١٣٨، الرقم: ٢٢٧، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٧/٢٢٤، وإسماعيل الأصبهانى في دلائل النبوة، ١/ ٢٢٤، الرقم: ٣١٢، وابن عبد البر في التمهيد، ١٩/٦٨، الرقم: ١٧٣۔

١٦: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٢/ ٣٨٢، ٤٣٥، الرقم: ٧٠٠٢، وابن المبارك في الزهد، ١/٥٦٤، الرقم: ١٦٢٢، والديلمى في الفردوس ـــ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ مَا تَعْمَلُ أُمَّتِي بَعْدِي، فَاخْتَرْتُ لَهُمُ الشَّفَاعَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''ام المؤمنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے وہ احوال دیکھے جو میرے بعد میری امت کرے گی لہٰذا میں نے قیامت کے دن ان کے لیے شفاعت کو اختیار کیا۔''

اسے امام ابو یعلی، ابنِ مبارک اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١١٥/١٧. عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُرِيْتُ مَا يَلْقَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي وَسَفْكَ دِمَائِهَا، فَسَأَلْتُ اللهَ أَنْ يُوَلِّيَنِي فِيْهِمْ شَفَاعَةً فَفَعَلَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

''حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے دکھایا گیا جو میرے بعد میری امت کرے گی اور اپنا خون بہائے گی۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ مجھے میری امت کے حق میں قیامت کے دن حقِ شفاعت عطا فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا (میری التجاء قبول کر لی)۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١٦/١٨. عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أُرِيْتُ مَا

--------- بمأثور الخطاب، ١/ ٣٩٩، الرقم: ١٦١٤، والهيثمی في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧١۔

١٧: أخرجه الطبرانی في المعجم الکبير، ٢٣/ ٢٢٢، الرقم: ٤١٠۔

١٨: **أخرجه** ابن أبی عاصم في السنة، ١/ ٩٦، الرقم: ٢١٥، وأيضاً في ٢/ ٣٧٢، الرقم: ٨٠٠، وأيضاً في الأحاد والمثانی، ٥/ ٤٢١، الرقم: ٣٠٧٧، والمنذری في الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٣٣، الرقم: ٥٤٩٧۔

تَلْقَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي وَسَفْکَ بَعْضِهُمْ دِمَاءَ بَعْضٍ فَأَحْزَنَنِي وَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَيَّ وَسَبَقَ کَمَا سَبَقَ ذٰلِکَ مِنَ الْأُمَمِ قَبْلَهَا، فَسَأَلْتُ اللهَ تَعَالٰی أَنْ يُوَلِّيَنِي شَفَاعَتَهُمْ فِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَفَعَلَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ عَلَی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے دکھایا گیا جو میرے بعد میری امت کرے گی اور ایک دوسرے کا خون بہائے گی، جس نے مجھے غمگین کر دیا اور مجھ پرگراں گزرا، اور اس امر کا حتمی و قطعی فیصلہ علم الٰہی میں ہو چکا ہے جیسا کہ پہلی امتوں کے متعلق حتمی فیصلے علم الٰہی میں ہو چکے تھے۔ لہٰذا میں نے اللہ تعالیٰ سے التجاء کی کہ وہ مجھے ان کے حق میں قیامت کے دن حقِ شفاعت عطا فرمائے، پس اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا (میری التجا قبول فرمالی)۔‘‘

اسے امام ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ البانی نے کہا ہے: اس حدیث کی اِسناد شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

بَابٌ فِي كَوْنِ النَّبِيِّ ﷺ أَوَّلَ شَفِيعٍ وَأَوَّلَ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور مقبولِ شفاعت ہونے کا بیان﴾

۱۱۷/ ۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن ساری اولادِ آدم کا سردار ہوں گا، سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی، اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۸/ ۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا

۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: تفضيل نبينا على جميع الخلائق، ٤/ ١٧٨٢، الرقم: ٢٢٧٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٧٩، الرقم: ١٤٨٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٥٩، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/ ١٨٤۔

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب في قول النبي ﷺ: أنا أوّل الناس يشفع في الجنة، ١/ ١٨٨، الرقم: ١٩٦، وأبو يعلى في ــ

أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ. وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ مَنْدَه.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمام لوگوں میں وہ پہلا شخص ہوں جو جنت میں شفاعت کرے گا اور تمام نبیوں سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے۔‘‘

اسے امام مسلم، ابویعلی اور ابنِ مندہ نے روایت کیا ہے۔

۳/۱۱۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ، لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ. وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے میں جنت میں شفاعت کروں گا، انبیائے کرام میں سے کسی بھی نبی کی

المسند، ۷/ ۵۱، الرقم: ۳۹۶۷، وابن منده في الإيمان، ۲/ ۸۵۶، الرقم: ۸۸۹، إسناده صحيح، وابن الجوزی في صفة الصفوة، ۱/۱۸۳۔

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب في قول النبي صلی الله عليه وآله وسلم: أنا أوّل الناس يشفع في الجنة، ۱/ ۱۸۸، الرقم: ۱۹۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۴۰، الرقم: ۱۲۴۱۹، وابن أبی شيبة في المصنف، ۶/۳۰۴، الرقم: ۳۱۶۵۱، وأبو يعلى في المسند، ۷/۵۱، الرقم: ۳۹۶۸، وابن منده في الإيمان، ۲/ ۸۵۵، الرقم: ۸۸۶، والبيهقی في شعب الإيمان، ۱/ ۲۸۴۔

اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری تصدیق کی گئی ہے۔ انبیاء میں ایک نبی ایسے بھی ہیں کہ ان کی امت میں سے ایک شخص کے علاوہ اور کسی نے ان کی تصدیق نہیں کی۔‘‘

اسے امام مسلم، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد حسن ہے۔

۱۲۰/٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَهُ، قَالَ: فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ، فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَباً إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيْلًا، اِتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا. وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْماً، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهُ، وقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وقَالَ: قَد سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وهُوَ كَذٰلِكَ، وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيْسٰى رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، أَلَا! وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَافَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ

٤: أخرجه الترمذى في السنن، كتاب: المناقب، باب: فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمى في السنن، ١/ ٣٩، الرقم: ٤٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٦١۔

وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ ﷺ تشریف لائے، جب آپ ﷺ ان کے قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ (آپ ﷺ نے سنا) ان میں سے بعض نے کہا: تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے اپنا خلیل بنایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہمکلام (کلیم اللہ) ہونے سے زیادہ تعجب خیز تو نہیں۔ ایک نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے کلمہ اور اس کی روح ہے، کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ پس حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، سلام کر کے فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا تعجب کرنا سنا۔ یقیناً حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں، اور واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں، بے شک وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا، وہ بھی یقیناً اسی طرح ہیں۔ مگر سنو! اچھی طرح آگاہ ہو جاؤ کہ (میری شان یہ ہے) میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور (اس پر) کوئی فخر نہیں، میں قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور کوئی فخر نہیں، قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور کوئی فخر نہیں، سب سے پہلے میں ہی جنت کا کنڈا کھٹکھٹاؤں گا تو اللہ تعالیٰ اسے میری لئے کھول دے گا پس وہ مجھے اس میں داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور کوئی فخر نہیں، میں اوّلین و آخرین میں سب سے زیادہ مکرم و معزز ہوں لیکن کوئی فخر نہیں کرتا۔''

اسے امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۲۱/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ فِي 'الظِّلَال': حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ساری اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں، سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی، میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔''

اسے امام ابو داؤد، احمد، ابنِ ابی شیبہ، ابنِ ابی عاصم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ علامہ البانی نے 'ظلال الجنة' میں کہا ہے: یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے اشخاص ثقہ ہیں۔

۱۲۲/٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ،

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التخيير بين الأنبياء عليهم السلام، ٤/ ٢١٨، الرقم: ٤٦٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٥٤٠، الرقم: ١٠٩٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٢٥٧، الرقم: ٣٥٨٤٩، وابن أبى عاصم في السنة، ١/ ٣٦٩، الرقم: ٧٩٢، والبيهقى في السنن الكبرى، ٩/ ٤، واللالكائى في شرح أصول إعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٨، الرقم: ١٤٥٣۔

٦: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٠، الرقم: ٤٣٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢، الرقم: ١٠٩٨٧، واللالكائى في شرح أصول إعتقاد أهل السنة.٤/ ٧٨٨، الرقم: ١٤٥٥۔

وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ، وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ساری اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں، قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں، میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت مقبول ہوگی اور کوئی فخر نہیں، اور قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور کوئی فخر نہیں۔‘‘

اسے امام ابنِ ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۲۳/ ۷. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ اللهَ اصْطَفٰی كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفٰی قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰی بَنِي هَاشِمٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَأَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل سے کنانہ کو چنا، کنانہ سے قریش کو چنا، قریش سے بنی ہاشم کو چنا، مجھے بنی ہاشم سے چنا، پس میں ساری اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں، سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی، میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔‘‘

۷: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۱۴/ ۳۹۲، الرقم: ۶۴۷۵۔

اسے امام ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۲۴/ ۸. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ، بِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ تَحْتِي آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ فِي 'الظِّلَال': إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، رِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ساری اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں، سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی، میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی، میرے ہاتھ میں (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا ہوگا جس کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام لوگ ہوں گے۔‘‘

اسے امام ابنِ حبان، ابو یعلی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ علامہ البانی نے ’ظلال الجنۃ‘ میں کہا ہے: اس کی اِسناد صحیح ہے اور اس کے تمام رِجال ثقہ ہیں۔

۱۲۵/ ۹. عَنِ الْحَسَنِ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ

۸: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۱۴/ ۳۹۸، الرقم: ۶۴۷۸، وأبو يعلى في المسند، ۱۳/ ۴۸۰، الرقم: ۷۴۹۳، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/ ۳۶۹، الرقم: ۷۹۳، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۹/ ۴۵۵، الرقم: ۴۲۸، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/ ۵۲۳، الرقم: ۲۱۲۷، وأيضاً في مجمع الزوائد، ۸/ ۲۵۴، واللالكائى في شرح أصول إعتقاد أهل السنة، ۴/ ۷۸۹، الرقم: ۱۴۵۶۔

۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/ ۲۵۸، الرقم: ۳۵۸۵۹۔

عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت حسن بصری سے مرسلاً روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں۔''

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٢٦/١٠. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوْجاً، وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا، وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا. اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي، وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى فِي الْمُعْجَمِ.

''حضرت انس رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سب سے پہلے میں ہی اپنی قبر سے باہر نکلوں گا، جب سب لوگ بارگاہِ ایزدی میں اکٹھے ہوں گے تو میں ان کا پیشوا ہوں گا، جب سب لوگ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا، اور جب سب (حساب وکتاب سے) رکے ہوئے ہوں گے تو میں ہی ان کی شفاعت کروں گا، اور جب سب لوگ مایوس ہوں گے تو میں ہی ان کو نجات کی خوش خبری دوں گا۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی، میں اپنے رب کے نزدیک سب اولادِ آدم علیه السلام سے زیادہ مکرم و معزز ہوں، اس روز ہزار خدام

١٠: أخرجه الدارمی في السنن، ١/ ٣٩، الرقم: ٤٨، وأبو يعلى في المعجم، ١/١٤٧، الرقم: ١٦٠، والخلال في السنة، ١/ ٢٠٨، الرقم: ٢٣٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/ ٨۔

میرے اردگرد گھوم رہے ہوں گے ایسا معلوم ہوگا کہ وہ (گرد و غبار سے محفوظ) سفید (خوبصورت) انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔‘‘

اسے امام دارمی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۱۲۷/۱۱. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور کوئی فخر نہیں کرتا، میں تمام انبیاء سے آخری ہوں اور کوئی فخر نہیں، میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی مگر کوئی فخر نہیں۔‘‘

اسے امام دارمی، طبرانی اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۱۲۸/۱۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضى الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

:۱۱ أخرجه الدارمى في السنن، ١/ ٤٠، الرقم: ٤٩، والطبرانى في المعجم الأوسط، ١/٦١، الرقم: ١٧٠، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٣٧٠، الرقم: ٧٩٤، واللالكائى في شرح أصول إعتقاد أهل السنة، ٤/ ٧٨٨، الرقم: ١٤٥٥، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٥٤۔

:۱۲ أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/ ٤٢١، الرقم: ١٣٥٥٠، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ١/ ٢٣، الرقم: ٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٨٠۔

اللهِ ﷺ: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي أَهْلُ بَيْتِي، ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَالْأَقْرَبُ مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ الْأَنْصَارُ، ثُمَّ مَنْ آمَنَ بِي وَاتَّبَعَنِي مِنَ الْيَمَنِ، ثُمَّ مِنْ سَائِرِ الْعَرَبِ، ثُمَّ الْأَعَاجِمُ، وَأَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ أُولُو الْفَضْلِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے روز سب سے پہلے اپنی امت میں سے اپنے اہلِ بیت کی شفاعت کروں گا، پھر مرتبہ بمرتبہ قریب ترین قریش کی، پھر انصار کی، پھر اس کی جو یمن میں سے مجھ پر ایمان لایا اور میری اتباع کی، پھر باقی عرب، پھر تمام عجم کے مؤمنین کی اور میں جس کی سب سے پہلے شفاعت کروں گا وہ (مؤمنین میں سے) بلند رتبہ والے ہوں گے۔''

اسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٢٩/ ١٣. عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَادِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ أَهْلُ مَكَّةَ، ثُمَّ أَهْلُ الطَّائِفِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

''حضرت عبد الملک بن عباد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں سب سے پہلے اپنی امت میں سے اہلِ مدینہ کی شفاعت کروں گا، پھر اہلِ مکہ اور پھر اہلِ طائف کی۔''

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأسط، ٢/ ٢٣٠، الرقم: ١٨٢٧، وابن عبد البر في الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ٣/ ١٠٠٧، الرقم: ١٧٠٥، والفاكهي في أخبار مكة، ٣/ ٧٢، الرقم: ١٨١٧، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٤/ ٣٨٢، الرقم: ٥٢٦٢۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۳۰/ ۱٤. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ ذَاتَ يَوْمٍ نَذْكُرُ الْأَنْبِيَاءَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ، وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبْعًا، وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَنْ يَأْتِي اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا مَعَهُ مُصَدِّقٌ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ.

رَوَاهُ أَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ مَنْدَه وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم انبیاء کرام کا

١٤: أخرجه أبوعوانه في المسند، ١/ ١٠٢، الرقم: ٣٢٦، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٥٧، الرقم: ٨٩٠، والديلمی في الفردوس بمأثور الخطاب، ١/ ٤٨، الرقم: ١٢١، والبيهقی في الإعتقاد، ١/ ١٩١، والخطيب البغدادی في تاريخ بغداد، ١٢/ ٤٠٠۔

و أخرج حماد بن إسحاق في تركة النبي ﷺ، ١/ ٤٩: **عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ جِبْرِيْلَ عليه السلام أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَنَبِيٌّ عَبْدٌ أَمْ نَبِيٌّ مَلِکٌ؟ قَالَ: لَا! بَلْ نَبِيٌّ عَبْدٌ، قَالَ جِبْرِيْلُ عليه السلام: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَشْكُرُکَ عَلَى ذٰلِکَ، إِنَّکَ أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ.**

و أخرج حماد بن إسحاق في تركة النبي ﷺ، ١/ ٤٩: **عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: نَزَلَ إِسْرَافِيْلُ وَلَمْ يَنْزِلْ قَبْلَهَا، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ رَبَّکَ أَرْسَلَنِي إِلَيْکَ يُخَيِّرُکَ بَيْنَ أَنْ تَكُوْنَ نَبِيًّا وَبَيْنَ أَنْ تَكُوْنَ مَلِكاً؟ فَأَشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِيَدِهِ، قَالَ حَمَّادُ وَسَمِعْتُ غَيْرَ الْمُعَلَّى يَقُوْلُ: وَكَانَ جِبْرِيْلُ لَهُ نَاصِحًا، قَالَ فَقُلْتُ: نَبِيًّا عَبْدًا، قَالَ: فَشَكَرَنِي رَبِّي عَزَّوَجَلَّ أَنْ تَوَاضَعْتُ لَهُ، وَجَعَلَنِي سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ.**

تذکرہ کر رہے تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سب سے پہلے جنت میں شفاعت کروں گا اور میرے تمام نبیوں سے زیادہ پیروکار ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیائے کرام میں سے کسی کو اس حال میں بھی لائے گا کہ ان کی امت میں سے ایک شخص کے علاوہ کسی نے ان کی تصدیق نہیں کی ہوگی۔‘‘

اسے امام ابو عوانہ، ابنِ مندہ اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۳۱/۱۵. عَنْ جَرِيْرٍ رضی الله عنه سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں سب سے پہلے اہلِ مدینہ کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۳۲/۱۶. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ الْكَبِيْرِ.

’’محمد بن عبادہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے اہلِ مدینہ کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۳۳/۱۷. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما ذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا قَالَ فِيْهِ: قَالَ

۱۵: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٥/ ٤٠٤، رقم: ١٣٠٦۔

١٦: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٥/ ٤١٤، رقم: ١٣٤٨۔

١٧: أخرجه إسماعيل الأصبهانى في دلائل النبوة، ١/ ٦٥، الرقم: ٢٥، والسيوطى في الخصائص الكبرى، ٢/ ٣٨٨۔

النَّبِيُّ ﷺ: وَأَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنِّي وَعَنْ أُمَّتِي وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَآدَمُ وَجَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ وَلَدِ آدَمَ تَحْتَهُ، وَإِلَيَّ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِي تُفْتَحُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ سَائِقِ الْخَلْقِ إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا إِمَامُهُمْ وَأُمَّتِي بِالْأَثَرِ. رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ الْأَصْبَهَانِيُّ.

''حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے طویل حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں دنیا اور آخرت میں ساری اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں، سب سے پہلے مجھ سے اور میری امت سے زمین شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں، میرے ہاتھ میں قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا ہوگا جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد میں سے تمام انبیاء ہوں گے، قیامت کے دن میرے ہاتھ میں جنت کی کنجیاں ہوں گی اور کوئی فخر نہیں، قیامت کے دن مجھ ہی سے شفاعت کا آغاز کیا جائے گا اور کوئی فخر نہیں، اور میں ہی سب سے پہلا ہوں جو قیامت کے دن مخلوق کو جنت کی طرف لے کر جائے گا اور کوئی فخر نہیں اور میں اُن کا پیشوا ہوں گا اور میری امت میرے پیچھے ہوگی۔''

اسے امام اسماعیل اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

١٣٤/١٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي: أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَأَهْلُ مَكَّةَ وَأَهْلُ

١٨: أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/ ١٨٧، الرقم: ١٦٧، والهندي في كنزالعمال، ١٤/ ٣٩٩، الرقم: ٣٩٠٦٣۔

الطَّائِفِ. رَوَاهُ الْمَقْدِسِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے اپنی امت میں سے اہلِ مدینہ کی شفاعت کروں گا، پھر اہلِ مکہ کی اور پھر اہلِ طائف کی۔''

اسے امام مقدسی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصًا

﴿اِخلاص سے کلمہ پڑھنے والے ہر شخص کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت کا بیان﴾

۱۳۵/ ۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَاهُرَيْرَةَ! أَنْ لَا يَسْئَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيْثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْکَ، لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِکَ عَلَى الْحَدِيْثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ خَالِصاً مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! قیامت کے روز آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوہریرہ! میرا گمان یہی تھا کہ اس بارے میں تم سے پہلے مجھ سے کوئی نہ پوچھے گا کیونکہ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: العلم، باب: الحرص على الحديث، ۱/ ۴۹، الرقم: ۹۹، وأيضاً في کتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ۵/ ۲۴۰۲، الرقم: ۶۲۰۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۳۷۳، الرقم: ۸۸۵۸، والنسائی في السنن الکبرى، ۳/ ۴۲۶، الرقم: ۵۸۴۲، وابن منده في الإيمان، ۲/ ۸۶۲، ۸۶۳، الرقم: ۹۰۵، ۹۰۶۔

میں دیکھتا ہوں کہ تم حدیث پر بہت حریص ہو۔ قیامت کے روز میری شفاعت حاصل کرنے میں سب سے زیادہ خوش نصیب شخص وہ ہوگا جس نے خلوصِ دل وجاں سے لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ پڑھا ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور نسائی روایت کیا ہے۔

۲/۱۳۶. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُفِّعْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ، فَيَدْخُلُوْنَ. ثُمَّ أَقُوْلُ: أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى شَيْءٍ. فَقَالَ أَنَسٌ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت انس رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یا رب! جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہو اسے جنت میں داخل فرما دے، پس وہ داخل ہو جائیں گے۔ پھر میں عرض کروں گا: اسے بھی جنت میں داخل فرما دے جس کے دل میں ذرا سا بھی ایمان ہے۔ حضرت انس رضی الله عنہ فرماتے ہیں: گویا کہ میں (اب بھی اشارہ کرتے) رسول اللہ صلی الله عليه وآله وسلم کی انگشتانِ مبارک کی طرف دیکھ رہا ہوں۔‘‘

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳/۱۳۷. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: قَالَ هِشَامٌ:

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: كلام الرب يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، ٦/ ٢٧٢٧، الرقم: ٧٠٧١، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٤٣، رقم: ٨٧٣۔

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة جهنم، باب: أن للنار نفسين وما —

يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ، وَقَالَ شُعْبَةُ: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ، مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً. أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ، مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً. أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ، مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً. وَقَالَ شُعْبَةُ: مَا يَزِنُ ذَرَّةً مُخَفَّفَةً.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُو عَوَانَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہشام (راوی) نے کہا: (دوزخی کو) دوزخ سے نکالا جائے گا، شعبہ (راوی) فرماتے ہیں (اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرمائے گا) تم اس شخص کو آگ سے نکالو جس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا ہو اور اس کے دل میں جَو کے دانے کے وزن برابر بھلائی ہو، اس کو بھی دوزخ سے نکالو جس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا ہو اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر خیر ہو، اس کو بھی جہنم سے نکالو جس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی ہو۔ اور شعبہ نے (روایت کرتے ہوئے یہ بھی) کہا: جس کے دل میں ہلکا سا ذرہ برابر بھلائی ہو۔''

.... ذكر من يخرج من النار من أهل التوحيد، ٤/ ٧١١، الرقم: ٢٥٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧٣، الرقم: ١٢٧٧٢، وأبو عوانة في المسند، ١/١٥٧، الرقم: ٤٥٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٣٥٤، الرقم: ١١٧٢، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٤٠، الرقم: ٨٧٢۔

''امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں حضرات جابر، ابو سعید اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔''

امام ترمذی، احمد اور ابوعوانہ نے اس حدیث کو روایت کیا۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣٨/٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ: يَدْخُلُ قَوْمٌ مِنَ أَهْلِ الْإِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمُ النَّارَ، فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ: مَا أَغْنَى عَنْكُمْ إِيْمَانُكُمْ وَنَحْنُ وَأَنْتُمْ فِي دَارٍ وَّاحِدَةٍ مُعَذَّبُوْنَ، فَيَغْضَبُ اللهُ لَهُمْ، فَيَأْمُرُ مَالِكًا فَلَا يَدَعُ فِي النَّارِ أَحَدًا يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَيُخْرَجُوْنَ وَقَدِ احْتَرَقُوْا حَتَّى صَارُوْا كَالْحُمَّةِ السَّوْدَاءِ إِلَّا وُجُوْهَهُمْ، وَأَنَّهُ لَا تَزْرَقُ أَعْيُنُهُمْ فَيُؤْتَى بِهِمْ نَهَرَ الْحَيَوَانِ، فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ، فَيُذْهَبُ عَنْهُمْ كُلُّ فَتْرَةٍ وَأَذًى ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ.

فَتَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ: طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ، فَيُدْعَوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ، ثُمَّ يَدْعُوْنَ اللهَ تَعَالَى فَيُذْهِبُ عَنْهُمْ ذٰلِكَ الْإِسْمَ فَلَا يُدْعَوْنَ بِهِ أَبَدًا، فَإِذَا خَرَجُوْا مِنَ النَّارِ قَالَ الْكُفَّارُ: يَا لَيْتَنَا كُنَّا مُسْلِمِيْنَ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ﴾ [الحجر، ١٥: ٢]. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہلِ

٤: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/١٥٦۔

ایمان میں سے ایک قوم اپنے گناہوں کے باعث جہنم میں داخل ہوگی تو مشرکین ان سے کہیں گے: تمہیں تمہارے ایمان نے کوئی فائدہ نہیں دیا کہ ہمیں اور تمہیں ایک ہی جگہ عذاب دیا جا رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان پر غضب فرمائے گا اور (داروغۂ جہنم) مالک کو حکم دے گا کہ دوزخ میں ایسے کسی شخص کو نہ چھوڑے جس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا ہو۔ انہیں اس حال میں جہنم سے نکالا جائے گا کہ چہرے کے سوا (ان کے پورے جسم) جل کر سیاہ کوئلے کی مانند ہو چکے ہوں گے اور ان کی آنکھیں نیلگوں نہیں ہونگی، پس انہیں نہرِ حیات پر لایا جائے گا تو وہ اس میں نہائیں گے، ان سے ہر قسم کی کمزوری اور تکلیف دور کر دی جائے گی پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

''فرشتے ان سے کہیں گے: تمہیں مبارک ہو، تم اس جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ، پس انہیں (جنت میں) جہنمی کہہ کر بلایا جائے گا، پھر (کچھ عرصہ بعد) وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے تو وہ ان سے اس نام کو ختم فرما دے گا سو انہیں اس نام سے کبھی بھی نہیں بلایا جائے گا۔ جب وہ آگ سے نکلیں گے تو کافر کہیں گے: کاش ہم مسلمان ہوتے! اسی کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿کفار (آخرت میں مومنوں پر اللہ کی رحمت کے مناظر دیکھ کر) بار بار آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے﴾ [القرآن، الحجر، ۱۵: ۲]۔''

اسے امام ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

۱۳۹/ ۵. عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ رَبَّكُمْ خَيَّرَنِي بَيْنَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَفْوًا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَبَيْنَ الْخَبِيْئَةِ عِنْدَهُ لِأُمَّتِي؟ فَقَالَ لَهُ

۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۴۱۳، الرقم: ۲۳۵۰۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۳۷۵۔

بَعْضُ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَيَخْبَأُ ذٰلِكَ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ؟ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ خَرَجَ وَهُوَ يُكَبِّرُ، فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي زَادَنِي مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا وَالْخَبِيْئَةَ عِنْدَهُ. قَالَ أَبُوْ رُهْمٍ: يَاأَبَا أَيُّوْبَ! وَمَا تَظُنُّ خَبِيْئَةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَأَكَلَهُ النَّاسُ بِأَفْوَاهِهِمْ، فَقَالُوْا: وَمَا أَنْتَ وَخَبِيْئَةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ! فَقَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ: دَعُوا الرَّجُلَ عَنْكُمْ أُخْبِرُكُمْ عَنْ خَبِيْئَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَمَا أَظُنُّ، بَلْ كَالْمُسْتَيْقِنِ: إِنَّ خَبِيْئَةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُوْلَ: رَبِّ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، مُصَدِّقًا لِسَانُهُ قَلْبَهُ، أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کے ہاں تشریف لا کر ارشاد فرمایا: تمہارے رب نے مجھے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونے والے اور میری امت کے لئے اپنے پاس محفوظ شدہ حق کے درمیان اختیار دیا؟ اس پر آپ کے بعض صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کا رب اسے چھپا کر رکھے گا؟ حضور نبی اکرم ﷺ (حجرہ مبارک میں) داخل ہوگئے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: میرے رب عزوجل نے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار (کا جنت میں جانے) کا اضافہ فرمایا ہے اور محفوظ شدہ حق اس کے پاس ہے۔ ابو رُہم (راوی نے) پوچھا: ابو ایوب! حضور نبی اکرم ﷺ کے اس ذخیرہ شدہ حق کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے اسے اپنی زبانوں کا نشانہ بناتے ہوئے کہا: تجھے حضور ﷺ کے اس خفیہ حق کے بارے میں کیا غرض ہے؟ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس شخص کو چھوڑ دو، میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کے اس محفوظ شدہ حق کے بارے میں بتاتا

ہوں جیسا کہ مجھے اپنے اس خیال پر پورا یقین ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا محفوظ حق یہ ہے کہ وہ (اپنے رب سے) فرمائیں گے: اے میرے رب! جس شخص نے یہ گواہی دی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد و یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اس حال میں کہ اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کر رہی ہو، تُو اسے جنت میں داخل فرما۔‘‘

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۶/۱۴۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: مَاذَا رَدَّ إِلَيْکَ رَبُّکَ فِي الشَّفَاعَةِ؟ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَقَدْ ظَنَنْتُ أَنَّکَ أَوَّلُ مَنْ يَسْأَلُنِي عَنْ ذٰلِکَ مِنْ أُمَّتِي لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِکَ عَلَى الْعِلْمِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا يُهِمُّنِي مِنْ إِنْقِصَافِهِمْ عَلَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ أَهَمُّ عِنْدِي مِنْ تَمَامِ شَفَاعَتِي، وَشَفَاعَتِي لِمَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصاً، يُصَدِّقُ قَلْبُهُ لِسَانَهُ، وَلِسَانُهُ قَلْبَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَإِسْنَادُ الْحَدِيْثِ قَابِلٌ لِلتَّحْسِيْنِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: آپ کے رب نے آپ کو شفاعت کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! مجھے یقین تھا کہ میری امت میں تم ہی سب سے پہلے مجھ سے اس بارے میں سوال کرو

۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۳۰۷، الرقم، ۸۰۷۰، والحاکم في المستدرک، ۱/ ۱۴۱، الرقم: ۲۳۳، والحارث في المسند، ۲/ ۱۰۱۲، الرقم: ۱۱۳۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۴۰۴۔

گے کیونکہ میں نے علم کے حصول پر تمہاری حرص کو دیکھا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! جنت کے دروازوں پر (اپنے امتیوں کو جنت میں داخل ہونے کے لیے) ایک دوسرے کو دھکیلتے وقت مجھے اپنی شفاعت کے پورا کرنے سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ پریشان نہ کرے گی۔ اور (یاد رکھو کہ) میری شفاعت اس کے لیے ہے جس نے خلوص کے ساتھ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ اس حال میں کہا ہو کہ اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو اور اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کرتی ہو۔‘‘

اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی اِسناد قابلِ تحسین ہے۔

۱۴۱/۷. عَنِ ابْنِ دَارَّةَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ: إِنَّا لَبِالْبَقِيْعِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه إِذْ سَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَتَدَاکَّ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَقَالُوْا: إِيْهٍ يَرْحَمُکَ اللهُ! قَالَ: يَقُوْلُ (رَسُوْلُ اللهِ ﷺ): أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِکُلِّ عَبْدٍ مُسْلِمٍ لَقِيَکَ مُؤْمِنٌ بِي لَا يُشْرِکُ بِکَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت عثمان رضی الله عنه کے مولیٰ ابنِ دارّہ سے روایت ہے کہ ہم جنت البقیع میں حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه کے ساتھ تھے تو ہم نے ان کو فرماتے ہوئے سنا: میں لوگوں میں سب سے زیادہ قیامت کے دن حضور ﷺ کی شفاعت کے بارے جانتا ہوں۔ لوگوں نے ان کے گرد ہجوم کر لیا اور کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے! آپ بیان کریں؟ انہوں نے کہا کہ

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۴۵۴، الرقم: ۹۸۵۲، وأيضاً في المسند، ۲/۴۹۹، الرقم: ۱۰۴۷۳، وابن کثيرفی البداية والنهاية، ۱۰/۴۶۵۔

(قیامت کے دن حضور نبی اکرم ﷺ) فرمائیں گے: اے اللہ تو ہر اس مسلمان بندے کو بخش دے جو تجھ سے اس حال میں ملا کہ (زندگی میں) مجھ پر ایمان رکھا رہا (اور) تیرے ساتھ شرک سے بچا رہا۔‘‘

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد حسن ہے۔

۱٤۲/ ۸. عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ أَتَانِي اٰتٍ مِنْ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نَصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ؟ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ. فَقُلْنَا: نُذَكِّرُكَ اللهَ وَالصُّحْبَةَ إِلَّا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ؟ قَالَ: أَنْتُمْ مِنْهُمْ. ثُمَّ مَضَيْنَا، فَيَجِئُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ فَيُخْبِرُهُمْ بِالَّذِي أَخْبَرَنَا بِهِ، فَيُذَكِّرُوْنَهُ اللهَ وَالصُّحْبَةَ إِلَّا جَعَلَهُمْ مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِهِ؟ فَيَقُوْلُ: فَإِنَّكُمْ مِنْهُمْ حَتَّى انْتَهَى النَّاسُ فَأَضَبُّوْا عَلَيْهِ. وَقَالُوْا: إِجْعَلْنَا مِنْهُمْ. قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنَّهَا لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، رِجَالُهُ ثِقَاتٌ رِجَالُ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب کی طرف سے آنے والے (جبرئیل فرشتہ) نے مجھے میری آدھی امت کے جنت میں داخل ہونے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا؟ تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ ہم نے عرض کیا: ہم آپ کو اللہ اور صحابیت کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہمیں

۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٢٣، الرقم: ٢٣٩٧٧، وأيضًا، ٦/٢٨، الرقم: ٢٤٠٠٢۔

اپنی شفاعت کا ضرور حقدار بنائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے ہو۔ پھر ہم چل پڑے تو ایک یا دو آدمی آ گئے تو آپ ﷺ نے جیسا ہمیں بتلایا تھا ویسا ہی انہیں بھی بتلایا تو وہ بھی آپ کو اللہ اور صحابیت کا واسطہ دینے لگیں کہ انہیں بھی اپنی شفاعت کا مستحق بنائیں؟ پس آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی ان میں سے ہو۔ یہاں تک کہ لوگوں کا ایک ہجوم آپ ﷺ کے گرد ہو گیا اور وہ سبھی یہی کہنے لگے: آپ ہمیں بھی اپنی شفاعت کا حق دار بنائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ یقیناً وہ میرے ہر اس امتی کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔‘‘

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد صحیح ہے اور اس کے رِجال شیخین کے ثقہ رجال ہیں۔

١٤٣/٩. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ بَابٌ مِنْ ذَهَبٍ وَحِلَقُهُ مِنْ فِضَّةٍ، فَيَسْتَقْبِلُنِي النُّوْرُ الْأَكْبَرُ، فَأَخِرُّ سَاجِدًا، فَأُلْقٰى مِنَ الثَّنَاءِ عَلَى اللهِ مَا لَمْ يُلْقِ أَحَدٌ قَبْلِي فَيُقَالُ لِي: إِرْفَعْ رَأْسَکَ، سَلْ تُعْطَهُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي. فَيُقَالُ: لَکَ مَنْ کَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ. قَالَ: ثُمَّ أَسْجُدُ الثَّانِيَةَ ثُمَّ أُلْقٰى مِثْلَ ذٰلِکَ، وَيُقَالُ لِي مِثْلُ ذٰلِکَ، وَأَقُوْلُ: أُمَّتِي! فَيُقَالُ لِي: لَکَ مَنْ کَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ. ثُمَّ أَسْجُدُ الثَّالِثَةَ، فَيُقَالُ لِي: مِثْلُ ذٰلِکَ. ثُمَّ أَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُوْلُ أُمَّتِي. فَيُقَالُ لِي: لَکَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصًا. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى.

٩: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٧/١٥٨، ١٦٤، الرقم: ٤١٣٠، ٤١٣٧۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا تو سونے کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور اس کا کنڈا چاندی کا ہے۔ سب سے بڑا نور (اللہ تعالیٰ) میرا استقبال فرمائے گا تو میں سجدے میں گر جاؤں گا۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی تعریف وثناء کرنے کے لیے ایسے کلمات اِلقاء کیے جائیں گے جو اس نے مجھ سے پہلے کسی پر نہیں کیے۔ پھر مجھے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھائیے، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا، کہیے سنا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس میں عرض کروں گا: میری امت! کہا جائے گا: جس کے دل میں جَو کے برابر ایمان ہو اس کا آپ کو (دوزخ سے نکالنے کا) اختیار ہے۔ فرماتے ہیں: پھر دوسری بار میں سجدہ ریز ہوں گا تو ایسے ہی کلمات القاء کیے جائیں گے اور اس طرح فرمایا جائے گا تو میں عرض کروں گا: میری امت! پھر مجھے کہا جائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو آپ کو اس پر بھی اختیار ہے۔ میں تیسری بار سجدہ ریز ہوں گا تو ایسے ہی فرمایا جائے گا تو میں سر اٹھا کر عرض کروں گا: میری امت! پھر کہا جائے گا: آپ کو اس پر بھی اختیار ہے جس نے اِخلاص سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا ہے۔‘‘

اسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٤٤/ ١٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يُعَذَّبُوْنَ بِذُنُوْبِهِمْ فَيَكُوْنُوْا فِي النَّارِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُوْنُوْا، ثُمَّ يُعَيِّرُهُمْ أَهْلُ الشِّرْكِ فَيَقُوْلُوْنَ: مَا نَرَى مَا كُنْتُمْ تُخَالِفُوْنَا فِيْهِ مِنْ تَصْدِيْقِكُمْ وَإِيْمَانِكُمْ نَفَعَكُمْ، فَلَا يَبْقِي مُوَحِّدٌ إِلَّا

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/ ٢٢٣، الرقم: ٥١٤٦، والهيثمي فيمجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٩، الرقم: ١٨٥٣٢۔

أَخۡرَجَهُ اللّٰهُ. ثُمَّ قَرَأَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡ كَانُوۡا مُسۡلِمِيۡنَ﴾ [الحجر، ١٥: ٢]. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الۡمُعۡجَمِ الۡأَوۡسَطِ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے لوگوں کو ان کے گناہوں کے سبب عذاب دیا جائے گا تو وہ جب تک اللہ چاہے گا دوزخ میں رہیں گے۔ پھر مشرک ان کو طعنہ دیتے ہوئے کہیں گے: تم اپنے ایمان اور تصدیق کے باعث ہماری مخالفت کرتے تھے ہم نہیں دیکھ رہے کہ اس عمل نے تمہیں کوئی نفع دیا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ ہر توحید پرست کو (آگ سے) نکال لے گا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی ﴿کفار (آخرت میں مومنوں پر اللہ کی رحمت کے مناظر دیکھ کر) بار بار آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے﴾ [القرآن، الحجر، ١٥: ٢]۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٤٥/١١. عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ رضی الله عنه فِي طَوِيۡلِ الۡحَدِيۡثِ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّي آتِي جَهَنَّمَ فَأَضۡرِبُ بَابَهَا فَيُفۡتَحُ لِي فَأَدۡخُلُ فَأَحۡمَدُ اللّٰهَ مَحَامِدَ مَا حَمِدَهُ أَحَدٌ قَبۡلِي مِثۡلَهُ، وَلَا يَحۡمَدُهُ أَحَدٌ بَعۡدِي. ثُمَّ أُخۡرِجُ مِنۡهَا مَنۡ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخۡلِصًا، فَيَقُوۡمُ إِلَيَّ نَاسٌ مِنۡ قُرَيۡشٍ فَيَنۡتَسِبُوۡنَ لِي فَأَعۡرِفُ نَسَبَهُمۡ وَلَا أَعۡرِفُ وُجُوۡهَهُمۡ، وَأَتۡرُكُهُمۡ فِي النَّارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الۡمُعۡجَمِ الۡأَوۡسَطِ.

١١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٣٠٥، الرقم: ٣٨٥٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٩۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) میں دوزخ کے پاس آ کر اس کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا تو میرے لیے اسے کھول دیا جائے گا۔ میں اس میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کروں گا جو مجھ سے پہلے کسی نے کبھی نہیں کی ہو گی اور نہ میرے بعد ایسی کوئی اس کی حمد کرے گا۔ پھر میں اِخلاص سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللهُ کہنے والوں کو دوزخ سے نکال لوں گا۔ پس قریش کے چند لوگ میرے پاس آ کر مجھے اپنا نسب بتائیں گے تو میں ان کے نسب پہچانوں گا لیکن ان کے چہرے نہ پہچانوں گا اور انہیں جہنم میں چھوڑ دوں گا (کیونکہ وہ کفار یا منافقین قریش ہوں گے)۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۴۶/ ۱۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ بِذُنُوْبِهِمْ. فَيَقُوْلُ لَهُمْ أَهْلُ اللَّاتِ وَالْعُزَّى: مَا أَغْنَى عَنْكُمْ قَوْلُكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنْتُمْ مَعَنَا فِي النَّارِ؟ فَيَغْضَبُ اللهُ لَهُمْ، فَيُخْرِجُهُمْ فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ، فَيَبْرَءُوْنَ مِنْ حَرْقِهِمْ كَمَا يَبْرَأُ الْقَمَرُ مِنْ كُسُوْفِهِ. فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ فِيهَا الْجَهَنَّمِيِّيْنَ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَنَسُ! أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ أَنَسٌ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. نَعَمْ! أَنَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

۱۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۷/ ۲۰۹، الرقم: ۷۲۹۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۳۷۹۔

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ کی گواہی دینے والوں میں سے کچھ لوگ اپنے گناہوں کے باعث دوزخ میں داخل ہوں گے تو لات اور عزیٰ کے ماننے والے ان سے کہیں گے: تمہیں تمہارے کلمہ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ نے کوئی فائدہ نہیں دیا کہ تم آگ میں ہمارے ساتھ ہو؟ پس اللہ تعالیٰ کفار پر غصے کا اظہار فرماتے ہوئے ان (اہلِ ایمان) کو دوزخ سے نکال کر نہرِ حیات میں داخل فرمائے گا تو وہ اپنے جلنے کے نشان سے اس طرح چھٹکارہ پا لیں گے جس طرح چاند اپنے گرہن سے چھٹکارا پاتا ہے۔ وہ جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں وہاں جہنمی کہہ کر پکارا جائے گا۔ ایک شخص نے کہا: اے انس! آپ نے حضور ﷺ کو ایسا بیان کرتے ہوئے سنا تھا؟ حضرت انس ﷺ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اس نے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لیا۔ ہاں! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٤٧/ ١٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ. ثُمَّ يَقُوْلُ: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ. ثُمَّ يَقُوْلُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَجْعَلُ مَنْ آمَنَ بِي سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ كَمَنْ لَا يُؤْمِنُ بِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الصَّغِيْرِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/ ١١٤، الرقم: ٨٧٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٨٠۔

اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن فرشتوں سے) فرمائے گا: تم دوزخ سے اس شخص کو نکال دو جس کے دل میں جَو کے برابر ایمان ہو۔ پھر فرمائے گا: اس شخص کو نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو، پھر فرمائے گا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں اس شخص کو جو مجھ پر دن اور رات کی کسی گھڑی میں ایمان لایا تھا، ایمان نہ لانے والے شخص کی طرح کبھی نہ کروں گا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۴۸/۱۴. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا زِلْتُ أَشْفَعُ إِلَى رَبِّي وَيُشَفِّعُنِي حَتَّى أَقُوْلَ: رَبِّ شَفِّعْنِي فِيْمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. فَيَقُوْلُ: لَيْسَتْ هٰذِهِ لَکَ يَا مُحَمَّدُ! إِنَّمَا هِيَ لِي. أَمَا وَعِزَّتِي وَحِلْمِي وَرَحْمَتِي لَا أَدَعُ فِي النَّارِ أَحَدًا. أَوْ قَالَ: عَبْدًا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اپنے رب کے ہاں شفاعت کرتا رہوں گا اور وہ میری شفاعت قبول فرماتا رہے گا یہاں تک کہ میں عرض کروں گا: میرے رب! میری شفاعت اس کے حق میں بھی قبول فرما جس نے صرف لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا ہو۔ پس وہ فرمائے گا: محمد (ﷺ)! یہ کام آپ کا نہیں ہے یہ کام میرا ہے۔ یاد رکھیے مجھے اپنی عزت کی قسم، اپنے حلم کی قسم، اور اپنی رحمت کی قسم! میں کسی بھی ایسے شخص کو آگ میں نہیں چھوڑوں گا۔ یا فرمایا: کسی بھی ایسے بندے کو جس نے صرف لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ بھی کہا ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۱۴: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۵/ ۱۷۲، الرقم: ۲۷۸۶، وابن أبی عاصم في السنة، ۲/ ۳۹۶، الرقم: ۸۲۸۔

بَابٌ فِي خُرُوْجِ النَّاسِ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت سے لوگوں کا دوزخ سے نکلنے کا بیان﴾

١٤٩/١. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيْرُ. قُلْتُ: مَا الثَّعَارِيْرُ؟ قَالَ: الضَّغَابِيْسُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهُ، فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ: أَبَا مُحَمَّدٍ! سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ!.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جابر رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شفاعت کے ذریعے کچھ لوگ دوزخ سے نکلیں گے گویا کہ وہ ثعاریر ہیں۔ میں (یعنی حماد راوی) نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ ثعاریر کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: سفید ککڑیاں جن کے منہ جھڑ گئے ہوں۔ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا: ابو محمد! کیا آپ نے جابر بن عبد اللہ رضی الله عنه سے سنا ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دوزخ سے لوگ شفاعت

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٢٣٩٩/٥، الرقم: ٦١٩٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١٧٨/١، الرقم: ١٩١، والطيالسي في المسند، ٢٣٦/١، الرقم: ١٧٠٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٩١/١٠۔

کے سبب نکلیں گے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۱۵۰. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالرُّوْيَانِيُّ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک قوم محمد (ﷺ) کی شفاعت سے جہنم سے نکلے گی، پس وہ جنت میں داخل ہوں گے تو (وہاں) انہیں جہنمی کہہ کر پکارا جائے گا۔‘‘

اسے امام بخاری، ابوداؤد، احمد، ابنِ ابی عاصم اور رویانی نے روایت کیا ہے۔

۳/۱۵۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمِّيْهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ: الْجَهَنَّمِيِّيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ مَنْدَه.

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ۵/۲۴۰۱، الرقم: ۶۱۹۸، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الشفاعة، ۴/ ۲۳۶، الرقم: ۴۷۴۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۴۳۴، الرقم: ۱۹۸۹۷، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/ ۴۰۵، الرقم: ۸۴۱، والروياني في المسند، ۱/ ۱۰۹، الرقم: ۹۰۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ۵/ ۲۳۹۹، الرقم: ۶۱۹۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۳۴، الرقم: ۱۲۳۷۵، وأبو يعلى في المسند، ۵/۲۶۷، الرقم: ۲۸۸۶، وابن منده في الإيمان، ۲/ ۸۶۸، الرقم: ۹۲۱۔

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک قوم جہنم سے اس حال میں نکلے گی کہ عذابِ جہنم کے باعث ان کی جلد سیاہ ہوگی، پس وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اہلِ جنت انہیں جہنمی کہہ کر پکاریں گے۔''

اسے امام بخاری، احمد، ابویعلی اور ابنِ مندہ نے روایت کیا ہے۔

۱۵۲/٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ أَهْلُهَا، فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ، وَلٰـكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ أَوْ قَالَ: بِخَطَايَاهُمْ، فَأَمَاتَهُمْ إِمَاتَةً. حَتّٰى إِذَا كَانُوْا فَحْماً، أُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ. فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ. فَبُثُّوْا عَلٰى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ. ثُمَّ قِيْلَ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! اَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ. فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِي حَمِيْلِ السَّيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: كَأَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَدْ كَانَ بِالْبَادِيَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُو يَعْلَى.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دوزخ میں رہنے والے دوزخی نہ اس میں مریں گے اور نہ جئیں گے، لیکن کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں دوزخ میں ان کے گناہوں اور غلطیوں کی وجہ سے ڈالا جائے گا اور اللہ تعالیٰ ان پر موت طاری کر دے گا یہاں تک کہ وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے تو ان کی

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إثبات الشفاعة وإخراج الموحّدين من النار، ١/ ١٧٢، الرقم: ١٨٥، وابن ماجة في السنن، أبواب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤١، الرقم: ٤٣٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١١، الرقم: ١١٠٧٧، وابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٥٣٠، الرقم: ٧٤٨٥، وأبو يعلى في المسند، ٢/ ٣٤٨، ٥١٨، الرقم: ١٠٩٧، ١٣٧٠، وأبو عوانة في المسند، ١/ ١٨٦۔

شفاعت کا حکم ہوگا۔ پس انہیں گروہ در گروہ نکال کر جنت کی نہروں پر پھیلا دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا: جنت والو! ان پر پانی ڈالو تو وہ اس پانی سے اس طرح تر و تازہ ہو کر اٹھیں گے جیسے پانی کے بہاؤ سے آنے والی مٹی میں دانہ سرسبز و شاداب ہو کر نکلتا ہے۔ یہ سن کر ایک شخص نے کہا: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ دیہات میں بھی رہے ہیں۔‘‘

اسے امام مسلم، ابنِ ماجہ، احمد، ابنِ حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۵/۱۵۳. عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا رضی الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِأُذُنِهِ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ يُخْرِجُ نَاسًا مِنَ النَّارِ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’عمرو سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے کانوں سے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمائے گا۔‘‘

اسے امام مسلم، احمد، ابنِ حبان اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کی اِسناد صحیح ہے۔

۶/۱۵۴. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ۱/ ۱۷۸، الرقم: ۱۹۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۳۰۸، الرقم: ۱٤۳۱۲، وابن حبان في الصحيح، ۱٦/ ۵۲۷، الرقم: ۷٤۸۳، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/ ٤۰٤، الرقم: ۸٤۰، وابن منده في الإيمان، ۲/ ۸۲٦، الرقم: ۸۵۲، إسناده صحيح، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/ ۱۹۱۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة جهنم، باب: ما جاء أن للنار نَفَسَيْنِ وما ذُكِرَ مَنْ يَخْرُجُ من النار من أهل التوحيد، ٤/ ۷۱۵، الرقم: —

لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي، يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے ایک قوم ضرور میری شفاعت کے سبب جہنم سے نکلے گی، پس انہیں جہنمی کہہ کر پکارا جائے گا۔''

اسے امام ترمذی اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٥/٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ الْإِيْمَانِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ يَزِيْدُ: فَقُلْتُ إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ: وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ، قَالَ جَابِرٌ: إِقْرَأْ مَا قَبْلَهَا، ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ [المائدة، ٥: ٣٦]، إِنَّمَا هِيَ فِي الْكُفَّارِ.

رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہلِ ایمان میں سے ایک قوم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شفاعت کے ذریعے دوزخ سے نکلے گی۔ یزید (راویٔ حدیث) کہتے ہیں: میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو قرآن میں فرماتا ہے:

-------- ٢٦٠٠، وابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/ ١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٣٧/١٨، الرقم: ٢٨٧، والعسقلاني في فتح الباري بشرح صحيح البخاري، ١١/ ٤٢٩ـ

٧: أخرجه أبو نعيم الأصبهاني في مسند الإمام أبي حنيفة، ١/ ٢٦٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٥٥، والآلوسي في روح المعاني، ٦/ ١٣١ـ

﴿اور وہ آگ سے نہیں نکل سکیں گے﴾ [البقرة، ۲: ۱۶۷]، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے قبل تو پڑھ، ﴿بے شک جو لوگ کفر کے مرتکب ہو رہے ہیں﴾ [المائدة، ٥: ٣٦]، یہ آیت صرف کفار کے بارے میں ہے (کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ان کے لیے کوئی شفاعت کرنے والا نہ ہوگا)۔''

اسے امام ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

۸/۱۵٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنهما قَالَ: يُعَذِّبُ اللهُ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْإِيْمَانِ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ حَتَّى لَا يَبْقِي إِلَّا مَنْ ذَكَرَهُ اللهُ تَعَالَى ﴿مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ○ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ○﴾ إِلَى قَوْلِهِ...... فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ○﴾ [المدثر، ٧٤: ٤٢-٤٨]. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان میں سے ایک قوم کو عذاب میں مبتلا کرے گا، پھر انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت سے نکالے گا حتی کہ جہنم میں کوئی بھی (مؤمنین میں سے) باقی نہ رہے گا مگر جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿(اور کہیں گے:) تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی○ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والوں میں نہ تھے○﴾ یہاں تک فرمایا......سو (اب) شفاعت کرنے والوں کی شفاعت انہیں (یعنی کافروں کو) کوئی نفع نہیں پہنچائے گی○﴾''

اسے امام ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

۹/۱۵۷. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ:

۸: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱/۱٦٦۔

۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٩١، الرقم: ٢٣٣٢٣، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٤٠٢، الرقم: ٨٣٥۔

يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ، بَعْدَ مَا مَحَشَتْهُمُ النَّارُ، يُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ فِي 'الظِّلَال': إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک قوم اس حال میں جہنم سے نکلے گی کہ آگ نے ان کو جلایا ہوگا، پس انہیں جہنمی کہہ کر پکارا جائے گا۔''

اسے امام احمد اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ علامہ البانی نے 'ظلال الجنة' میں کہا ہے: اس کی سند حسن ہے اور اس کے رِجال ثقہ ہیں۔

١٥٨/ ١٠. عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ: كُنْتُ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ تَكْذِيْبًا بِالشَّفَاعَةِ، حَتَّى لَقِيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ كُلَّ آيَةٍ ذَكَرَهَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا خُلُوْدُ أَهْلِ النَّارِ، فَقَالَ: يَا طَلْقُ أَتُرَاكَ أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللهِ مِنِّي وَأَعْلَمَ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَاتَّضِعْتُ لَهُ؟ فَقُلْتُ: لَا وَاللهِ! بَلْ أَنْتَ أَقْرَأُ لِكِتَابِ اللهِ مِنِّي وَأَعْلَمُ بِسُنَّتِهِ مِنِّي. قَالَ: فَإِنَّ الَّذِي قَرَأْتَ، أَهْلُهَا هُمُ الْمُشْرِكُوْنَ، وَلٰكِنْ قَوْمٌ أَصَابُوْا ذُنُوْبًا فَعُذِّبُوْا بِهَا، ثُمَّ أُخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ، صُمَّتَا، وَأَهْوٰى بِيَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ. إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ. وَنَحْنُ نَقْرَأُ مَا تَقْرَأُ.

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٣٠، الرقم: ١٤٥٣٤، ومعمر بن راشد في الجامع، ١١/ ٤١٢، وابن الجعد في المسند، ١/ ٤٨٦، الرقم: ٣٣٨٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٢٩٤، الرقم: ٣٢٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/ ٥٥۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَابْنُ الْجَعْدِ.

''طلق بن حبیب روایت کرتے ہیں کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ سخت شفاعت کو جھٹلانے والا تھا یہاں تک کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ملا۔ میں نے انہیں ہر وہ آیت پڑھ کر سنائی جس میں اللہ رب العزت نے اہلِ جہنم کا (جہنم میں) ہمیشہ رہنے کا ذکر کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: اے طلق! کیا تم مجھ سے زیادہ قرآن مجید پڑھے ہو اور مجھ سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت جانتے ہو کہ میں اس کے آگے سرِ تسلیم خم کروں؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں! بلکہ آپ مجھ سے زیادہ قرآن مجید پڑھے ہیں اور مجھ سے زیادہ حضور ﷺ کی سنت جانتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: جن آیات کی تُو نے تلاوت کی ہیں ان کے اہل، مشرکین ہیں، البتہ دوسرے وہ لوگ جنہوں نے گناہ کیا تو انہیں ان کے سبب عذاب دیا جائے گا پھر انہیں آگ سے نکال لیا جائے گا، انہوں نے اپنے ہاتھوں سے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ بہرے ہوجائیں اگر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو کہ وہ آگ سے نکلیں گے۔ ہم وہی پڑھتے ہیں جو تم پڑھتے ہو۔''

اسے امام احمد، معمر بن راشد اور ابن الجعد نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۱۵۹. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وأُعْطِي

۱۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱٤٤، الرقم: ۱۲٤٦۹، والدارمي في السنن، ۱/ ٤۱، الرقم: ٥۲، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ۱/۲۷٦، الرقم:۲٦۸، وابن منده في الإيمان، ۲/ ۸٤٦، الرقم: ۸۷۷، هذا حديث صحيح، مشهور عن ابن الهاد، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/ ۳۲۳، الرقم: ۲۳٤٥۔

لِوَاءَ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.

وَإِنِّي آتِي بَابَ الْجَنَّةِ، فَآخُذُ بِحَلْقَتِهَا، فَيَقُوْلُوْنَ: مَنْ هٰذَا؟ فَأَقُوْلُ: أَنَا مُحَمَّدٌ. فَيَفْتَحُوْنَ لِي، فَأَدْخُلُ، فَإِذَا الْجَبَّارُ مُسْتَقْبِلِي، فَأَسْجُدُ لَهُ، فَيَقُوْلُ: اِرْفَعْ رَأْسَکَ يَا مُحَمَّدُ! وَتَکَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْکَ، وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْکَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي، أُمَّتِي، يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: اِذْهَبْ إِلَى أُمَّتِکَ فَمَنْ وَجَدْتَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ شَعِيْرٍ مِنَ الْإِيْمَانِ، فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. فَأُقْبِلُ، فَمَنْ وَجَدْتُ فِي قَلْبِهِ ذٰلِکَ، فَأُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ.

فَإِذَا الْجَبَّارُ مُسْتَقْبِلِي، فَأَسْجُدُ لَهُ، فَيَقُوْلُ: اِرْفَعْ رَأْسَکَ يَا مُحَمَّدُ! وَتَکَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْکَ، وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْکَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي، أُمَّتِي، أَيْ رَبِّ! فَيَقُوْلُ: اِذْهَبْ إِلَى أُمَّتِکَ، فَمَنْ وَجَدْتَ فِي قَلْبِهِ نِصْفَ حَبَّةٍ مِنْ شَعِيْرٍ مِنَ الْإِيْمَانِ، فَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ. فَأَذْهَبُ فَمَنْ وَجَدْتُ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذٰلِکَ أُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ.

فَإِذَا الْجَبَّارُ مُسْتَقْبِلِي، فَأَسْجُدُ لَهُ، فَيَقُوْلُ: اِرْفَعْ رَأْسَکَ يَا مُحَمَّدُ! وَتَکَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْکَ، وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْکَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي، أُمَّتِي، فَيَقُوْلُ: اِذْهَبْ إِلَى أُمَّتِکَ، فَمَنْ وَجَدْتَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْإِيْمَانِ، فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، فَأَذْهَبُ فَمَنْ

وَجَدْتُ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذٰلِکَ أَدْخَلْتُهُمُ الْجَنَّةَ.

وَفَرَغَ اللهُ مِنْ حِسَابِ النَّاسِ، وَأَدْخَلَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أُمَّتِي النَّارَ مَعَ أَهْلِ النَّارِ، فَيَقُوْلُ أَهْلُ النَّارِ: مَا أَغْنٰى عَنْکُمْ أَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ اللهَ لَا تُشْرِکُوْنَ بِهٖ شَيْئًا؟ فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ: فَبِعِزَّتِي لَأُعْتِقَنَّهُمْ مِنَ النَّارِ. فَيُرْسِلُ إِلَيْهِمْ، فَيَخْرُجُوْنَ وَقَدِ امْتَحَشُوْا، فَيَدْخُلُوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُوْنَ فِيْهِ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي غُثَاءِ السَّيْلِ، وَيُکْتَبُ بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ: هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، فَيُذْهَبُ بِهِمْ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ لَهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ: هٰؤُلَاءِ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ. فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ: بَلْ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الْجَبَّارِ عَزَّوَجَلَّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْمَرْوَزِيُّ وَابْنُ مَنْدَه. إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن جملہ مخلوقات میں سب سے پہلے میری زمین شق ہو گی اور مجھے کوئی فخر نہیں، حمد کا جھنڈا مجھے تھمایا جائے گا اور مجھے فخر نہیں، قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اور مجھے فخر نہیں اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جو سب سے پہلے جنت میں جائے گا اور میں یہ بات بھی بطورِ فخر نہیں کہتا۔

’’میں جنت کے دروازے کے پاس آ کر اس کی کنڈی پکڑ لوں گا تو فرشتے پوچھیں گے: یہ کون ہیں؟ میں کہوں گا: میں محمد ﷺ ہوں۔ وہ میرے لئے دروازہ کھولیں گے تو میں اندر داخل ہوں گا۔ اللہ جبار میرا استقبال فرمائے گا تو میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھا لیجیے اور گفتگو کیجئے آپ سے سنا جائے گا، اور کہیے آپ کی بات قبول کی جائے گی اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی

جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی امت کے پاس چلے جایئے اور جس کے دل میں جَو کے دانہ برابر ایمان پائیں اس کو جنت میں داخل کیجئے۔ میں آ کر جس کے دل میں اس طرح ایمان پاؤں گا اس کو جنت میں داخل کروں گا۔

''پھر اچانک دیکھوں گا کہ اللہ تعالیٰ میرے سامنے جلوہ افروز ہیں تو میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھایئے اور گفتگو کیجئے آپ سے سنا جائے گا، اور کہیے آپ کی بات قبول کی جائے گی اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی امت کے پاس چلے جایئے اور جس کے دل میں آدھے جَو دانہ کے برابر ایمان پائیں اس کو جنت میں داخل کیجئے۔ پس میں جاؤں گا اور جس کے دل میں اتنی مقدار میں ایمان پاؤں گا ان کو جنت میں داخل کروں گا۔

''پھر اچانک دیکھوں گا کہ اللہ رب العزت میرے سامنے جلوہ افروز ہیں تو میں سجدہ ریز ہوجاؤں گا، پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھایئے اور گفتگو کیجئے آپ سے سنا جائے گا، اور کہیے آپ کی بات قبول کی جائے گی اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی امت کے پاس چلے جایئے اور جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر ایمان موجود ہو اس کو جنت میں داخل کیجئے، پس میں جاؤں گا اور جن کے دل میں ایمان کی اتنی مقدار پاؤں گا انہیں جنت میں داخل کروں گا۔

''اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا اور میری امت میں سے باقی جو لوگ بچ جائیں گے وہ دوزخیوں کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوں گے۔ دوزخی لوگ انہیں طعنہ دیں گے: تمہیں اس چیز نے کوئی فائدہ نہیں دیا کہ تم اللہ کی عبادت کیا کرتے

تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے؟ اس پر اللہ رب العزت فرمائے گا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ان کو ضرور جہنم کی آگ سے نجات دوں گا۔ پس ان کی طرف فرشتہ بھیجے گا تو وہ اس حال میں اس سے نکلیں گے کہ بری طرح جھلس گئے ہوں گے، پھر وہ نہرِ حیات میں داخل ہوں گے تو اس میں سے اس طرح نکلیں گے جس طرح پانی کے کنارے دانہ اُگتا ہے۔ ان کے ماتھے کے درمیان لکھ دیا جائے گا یہ ''عُتَقَاءُ اللهِ'' اللہ کے آزاد کردہ ہیں۔ وہ فرشتہ ان کو لے جائے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔ اہلِ جنت ان کو کہیں گے: یہ لوگ جہنمی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ ''عُتَقَاءُ الْجَبَّار'' اللہ تعالیٰ جبّار کے آزاد کردہ ہیں۔''

اسے امام احمد، دارمی، مروزی اور ابنِ مندہ نے روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد جیّد ہے۔

۱۶۰/۱۲. عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ، فَيُسَمَّوْنَ فِي الْجَنَّةِ: الْجَهَنَّمِيُّوْنَ، فَيَدْعُوْنَ اللهَ أَنْ يُحَوِّلَ عَنْهُمْ ذٰلِکَ الْإِسْمَ فَيَمْحُو اللهُ عَنْهُمْ، فَإِذَا خَرَجُوْا مِنَ النَّارِ نَبَتُوْا کَمَا يَنْبُتُ الرِّيْشُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَالْکَبِيْرِ.

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک قوم جہنم سے نکلے گی، پس انہیں جنت میں جہنمی کہہ کر پکارا جائے گا۔ وہ اللہ سے عرض کریں گے کہ ان سے یہ نام مٹا دے تو اللہ ان سے (اس نام کو) مٹا دے گا۔ پس جب وہ

۱۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/ ٣٤٦، الرقم: ٥٥٠٧، وأيضاً في المعجم الکبير، ٢٠/ ٤٢٥، الرقم: ١٠٢٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٩۔

دوزخ سے نکلیں گے تو (نہرِ حیات میں نہا کر) اس طرح تروتازہ ہو جائیں گے جیسے پرندے کے نئے پَر اُگتے ہیں۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦١/١٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَا تَزَالُ الشَّفَاعَةُ بِالنَّاسِ، وَهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ حَتَّى إِنَّ إِبْلِيْسَ الْأَبَالِسِ لَيَتَطَاوَلُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ تُصِيْبَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ شفاعت کا معاملہ جاری رہے گا، اور وہ دوزخ سے نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ ابلیسوں کا ابلیس بھی اس سے بہرہ ور ہونے کی خواہش کرے گا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/ ٢١٥، الرقم: ١٠٥١٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٨٠، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٤/ ١٣٠۔

بَابٌ فِي شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ

﴿کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کا بیان﴾

١٦٢/١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَغَيْرُهُمْ، وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، احمد، ابنِ حبان اور دیگر محدّثین نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی اور ابنِ کثیر نے اسے صحیح حدیث قرار دیا ہے۔

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة، باب: في الشفاعة، ٤/٦٢٥، الرقم: ٢٤٣٥، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الشفاعة، ٤/ ٢٣٦، الرقم: ٤٧٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢١٣، الرقم: ١٣٢٢٢، إسناده صحيح، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٨٧، الرقم: ٦٤٦٨، وأبويعلى في المسند، ٦/ ٤٠، الرقم: ٣٢٨٤، والحاكم في المستدرك، ١/ ١٣٩، الرقم: ٢٢٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٤٨٨، وقال: إنه إسناده صحيح على شرط الشيخين۔

٢/١٦٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، فَقَالَ لِي جَابِرٌ: يَا مُحَمَّدُ! مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهُ وَلِلشَّفَاعَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّيَالِسِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔ محمد بن علی الباقر کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے محمد! جو کبیرہ گناہوں والے نہیں ہوں گے ان کی شفاعت کا کیا حال ہوگا؟‘‘

اسے امام ترمذی، حاکم اور ابو داؤد طیالسی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

٣/١٦٤. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي.

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة، باب: في الشفاعة، ٤/٦٢٥، الرقم: ٢٤٣٦، والحاكم في المستدرك، ١/ ١٤٠، الرقم: ٢٣٢، والطيالسي في المسند، ١/٢٣٣، الرقم: ١٦٦٩، وابن عبد البر في التمهيد، ١٩/ ٦٩، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء، ٣/٢٠١۔

٣: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤١، الرقم: ٤٣١٠، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٣٨٦، الرقم: ٦٤٦٧، والحاكم في المستدرك، ١/ ١٤٠، الرقم: ٢٣١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٢٨٧، الرقم: ٣١١، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢/ ٣٥١، الرقم: ٣٥٧٨۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں لئے ہے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤/١٦٥. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ تَـلَا: ﴿وَلَا يَشْفَعُوْنَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُوْنَo﴾[الأنبياء، ٢١: ٢٨] فَقَالَ: إِنَّ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿اور وہ (اس کے حضور) سفارش بھی نہیں کرتے مگر اس کے لئے (کرتے ہیں) جس سے وہ خوش ہوگیا ہو۔ اور وہ اس کی ہیبت وجلال سے خائف رہتے ہیںo﴾ [القرآن، الأنبياء، ٢١: ٢٨] پس آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔‘‘

اسے امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

٥/١٦٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ

٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٤١٤، الرقم: ٣٤٤٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٢٨٧، الرقم: ٣١١۔

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/ ٧٥، الرقم: ٤٧١٣۔

الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

”حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔“

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦/١٦٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَتِ الشَّفَاعَةُ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہگاروں کے لئے بنائی گئی ہے۔“

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧/١٦٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا نُمْسِكُ عَنِ الْإِسْتِغْفَارِ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ حَتَّى سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٩/ ٧٧، الرقم: ٩١٧٧، وأيضاً في المعجم الصغير، ٢/ ٢٤٤، الرقم: ١١٠١، وابن فضيل في كتاب الدعاء، ١/ ٣٤٧، الرقم: ١٤٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٨۔

٧: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٠/ ١٨٦، الرقم: ٥٨١٣، وأيضاً في المعجم، ١/١٧٣، الرقم: ١٩٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٠٦، الرقم: ٥٩٤٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٣٩٨، الرقم: ٨٣٠، والبيهقي في الإعتقاد، ١/١٨٩، والهيثمی في مجمع الزوائد، ١٠/٢١٠، وأيضاً، ٧/٥۔

يُشْرَکَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذَلِکَ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾ [النساء، ٤: ٤٨] قَالَ: إِنِّي ادَّخَرْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي، قَالَ: فَأَمْسَكْنَا عَنْ كَثِيْرٍ مِمَّا كَانَ فِي أَنْفُسِنَا ثُمَّ نَطَقْنَا بَعْدُ وَرَجَوْنَا.

رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَصَحَّحَهُ وَحَسَّنَهُ الْهَيْثَمِيُّ فِي الْمَجْمَعِ وَالْأَلْبَانِيُّ فِي الظِّلَال.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے استغفار کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ﴿بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے کم تر (جو گناہ بھی ہو) جس کے لئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے﴾ [النساء، ٤: ٤٨] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نے اپنی دعائے شفاعت اپنی امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ذخیرہ کی ہوئی ہے۔ (یہ فرمان سننے کے بعد) ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اپنے ان بہت سے خیالوں سے باز آ گئے جو ہمارے دلوں میں آتے رہتے تھے۔ اس کے بعد ہم اُن کی بخشش کے بارے میں بات کرتے تھے اور پُر امید ہو گئے تھے۔‘‘

اسے امام ابو یعلی، طبرانی اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے مجمع الزوائد میں اور البانی نے ظلال الجنۃ میں اس حدیث کو صحیح اور حسن لکھا ہے۔

١٦٩/٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: السَّابِقُ

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/ ١٨٩، الرقم: ١١٤٥٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٥٥٦۔

بِالْخَيْرَاتِ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَالْمُقْتَصِدُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللهِ وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهِ وَأَصْحَابُ الْأَعْرَافِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک روز ارشاد فرمایا: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہگاروں کے لئے ہے۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نیکیوں میں سبقت لے جانے والا بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا، میانہ رو (جس کی نہ زیادہ نیکیاں اور نہ زیادہ گناہ ہوں) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوگا، اور (گناہ کر کے) اپنی جان پر ظلم کرنے والے اور اصحابِ اعراف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩/١٧٠. عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! الشَّفَاعَةُ؟ فَقَالَ: الشَّفَاعَةُ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي. رَوَاهُ الْآجُرِيُّ.

''حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! شفاعت کیا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہگاروں کے لئے ہے۔''

اسے امام آجری نے روایت کیا ہے۔

٩: أخرجه الآجري في الشريعة: ٣٣٨، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/ ٤٠، الرقم: ٩٧٦، والعجلونى في كشف الخفاء، ٢/ ١٥۔

۱۷۱/ ۱۰. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الذُّنُوْبِ مِنْ أُمَّتِي. قَالَ أَبو الدَّرْدَاءِ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟: قَالَ: نَعَمْ! وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے گناہگاروں کے لئے ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر چہ وہ بدکاری کرے یا چوری کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! خواہ وہ بدکاری کرے یا چوری کرے اگر چہ ابو درداء کی ناک خاک آلود ہو۔‘‘

اسے امام خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۲/ ۱۱. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي. قُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جَابِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا مُحَمَّدُ! أَنَّهُ مَنْ زَادَتْ حَسَنَاتُهُ فَذَاکَ الَّذِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَمَنِ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُ وَسَيِّئَاتُهُ فَذَاکَ الَّذِي يُحَاسَبُ حِسَاباً يَسِيْرًا ثُمَّ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَإِنَّمَا شَفَاعَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِمَنْ أَوْبَقَ نَفْسَهُ وَأَثْقَلَ ظَهْرَهُ. رَوَاهُ الْهِنْدِيُّ.

۱۰: أخرجه الخطيب البغدادى في تاريخ بغداد، ۱/ ٤١٦، الرقم: ٤١٧، والعجلوني في كشف الخفاء، ۲/ ۱۵، والهندي في كنز العمال، ۱٤/ ۳۹۸، الرقم: ۳۹۰۵٦۔

۱۱: أخرجه الهندي في كنزالعمال، ۱٤/ ٦۳۱، الرقم: ۳۹۷۵۱، والعجلوني في كشف الخفاء، ۲/ ۱۵، الرقم: ۱۵۵۷۔

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا: جابر! یہ آپ کیا بیان کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں محمد (الباقر)! (غور سے سنیں) جس کی نیکیاں زیادہ ہوئیں تو وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا، اور جس کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوئیں تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا پھر وہ جنت میں داخل ہوگا، اور حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت صرف اس کے لئے ہوگی جس نے (کثیر گناہوں کے باعث) اپنی جان کو ہلاک کر دیا اور اپنی کمر کو بوجھل کر لیا۔''

اسے امام ہندی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ الْخَاصَّةِ لِلْمُذْنِبِيْنَ الْخَطَّائِيْنَ وَشَفَاعَتِهِ الْعَامَّةِ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعتِ خاصہ گناہگاروں اور خطاکاروں کے لئے ہے، نیز آپ ﷺ کی عامۃ المسلمین کے لئے شفاعتِ عامہ کا بیان﴾

۱/۱۷۳. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ؟ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفَى، أَتَرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِيْنَ؟ لَا وَلَكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِيْنَ الْخَطَّائِيْنَ الْمُتَلَوِّثِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے حقِ شفاعت اور (بغیر حساب) میری نصف امت کے جنت میں داخل کئے جانے کا اختیار دیا گیا؟ پس میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا کیونکہ یہ زیادہ عام اور زیادہ کفایت کرنے والی ہے، تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ متقین کے لئے ہے؟ نہیں! بلکہ وہ تو گناہگاروں، خطاکاروں اور معصیت میں آلودہ لوگوں کے لئے ہے۔‘‘

۱: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ۲/۱۴۴۱، الرقم: ۴۳۱۱، والكناني في مصباح الزجاجة، ۴/ ۲۶۰، الرقم: ۱۵۴۹۔

اس حدیث کو امام ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد صحیح ہے۔

۲/۱۷٤. عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: أَتَدْرُوْنَ مَا خَيَّرَنِي رَبِّى اللَّيْلَةَ؟ قُلْنَا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ! قَالَ: فَإِنَّهُ خَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ؟ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللهِ! اُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِهَا، قَالَ: هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں پتہ ہے کہ میرے رب نے رات کو مجھے کیا اختیار دیا؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس نے مجھے اختیار دیا کہ میری آدھی امت (بغیر حساب) جنت میں داخل ہوجائے یا میں شفاعت کروں؟ پس میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں اس کا مستحق بنا دے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ہر مسلمان کے لئے ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابنِ ماجہ، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: امام مسلم کی شرائط پر یہ حدیث صحیح ہے۔

۲: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ۲/۱٤٤٤، الرقم: ٤۳۱۷، والحاكم في المستدرك، ۱/٦۰، ۱۳٥، الرقم: ۳٦، ۲۲۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/٦۸، الرقم: ۱۲٦، وابن منده في الإيمان، ۲/۸۷۳، الرقم: ۹۳۲، إسناده صحيح.

٣/١٧٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ أَوْ يَدْخُلُ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ؟ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفَى. أَتَرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِيْنَ؟ لَا وَلٰكِنَّهَا لِلْمُتَلَوِّثِيْنَ الْخَطَّاؤُوْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے حقِ شفاعت اور (بغیر حساب) میری نصف امت کے جنت میں داخل ہونے کے درمیان اختیار دیا گیا؟ پس میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا کیونکہ یہ زیادہ عام اور زیادہ کفایت کرنے والی ہے، تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ متقین کے لئے ہے؟ نہیں! بلکہ وہ تو معصیت میں آلودہ لوگوں اور خطا کاروں کے لئے ہے۔‘‘

اسے امام احمد اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے کہا ہے: اس کی اِسناد ٹھیک ہے۔

٤/١٧٦. عَنْ بُرَيْدَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ أَشْفَعَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدَدَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٧٥، الرقم: ٥٤٥٢، وابن أبى عاصم في السنة ٢/٣٦٨، الرقم:٧٩١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٤٢، الرقم: ٥٥١٨، وابن كثير في نهاية البداية والنهاية، ١٠/٤٥٥۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٤٧، الرقم: ٢٢٩٤٣، والروياني في المسند، ١/٧٣، الرقم: ٣٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٨، والهندي في كنز العمال، ١٤/٣٩٩، الرقم: ٣٩٠٦٢۔

وَمَدَرَةٍ. رَوَاهُ أَحۡمَدُ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مجھے امید ہے کہ میں قیامت کے دن روئے زمین کے جملہ درختوں اور مٹی کے ڈھیلوں کی مقدار کے برابر اپنی امت کے افراد کی شفاعت کروں گا۔''

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٧٧/٥. عَنۡ أُمِّ سَلَمَةَ رضی الله عنها قَالَتۡ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ: إِعۡمَلِي وَلَا تَتَّكِلِي فَإِنَّ شَفَاعَتِي لِلۡهَالِكِيۡنَ مِنۡ أُمَّتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الۡكَبِيۡرِ.

''حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (مجھے نصیحت کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: عملِ صالح کیا کرو اور (اتنے قرب کی وجہ سے بے عمل مجھ پر) امید لگا کر نہ رکھو، بے شک میری شفاعت امت کے ہلاک ہونے والوں کے لئے ہے۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧٨/٦. عَنۡ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ بۡنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ بِنۡتَ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنها خَرَجَتۡ مُتَبَرِّجَةً قَدۡ بَدَا قُرۡطَاهَا، فَقَالَ لَهَا عُمَرُ بۡنُ الۡخَطَّابِ: اِعۡلَمِي فَإِنَّ مُحَمَّدًا لَا يُغۡنِي عَنۡكِ شَيۡئًا، فَجَاءَتۡ إِلَى

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/ ٣٦٩، الرقم: ٨٧٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٨، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٥/٤٣٢، الرقم: ٨٦٥٠۔

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٤٣٤، الرقم: ١٠٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٥٧، وابن الأثير في النهاية، ١/٤٢١۔

النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ شَفَاعَتِي لَا تَنَالُ أَهْلَ بَيْتِي وَأَنَّ شَفَاعَتِي تَنَالُ حَا وَحَكَمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: هُوَ مُرْسَلٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’عبدالرحمٰن بن ابی رافع سے روایت ہے کہ حضرت ام ہانی بنتِ ابی طالب رضی اللہ عنہا آراستہ ہوکر ایسے نکلی کہ ان کے کانوں کے زیورات نمایاں ہو رہے تھے۔ عمر بن خطاب نے انہیں دیکھ کر کہا: تو جان لے کہ بے شک محمد (ﷺ) تجھے کچھ فائدہ نہ دیں گے تو انہوں نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اس کی خبر دی، پس حضور ﷺ نے فرمایا: اس قوم کا کیا انجام ہوگا جو یہ گمان کرتی ہے کہ میری شفاعت میرے اہلِ بیت کو فائدہ نہیں دے گی حالانکہ میری شفاعت تو حَا اور حَکَم قبیلوں تک پہنچے گی۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: یہ حدیث مرسل ہے اور اس کے اشخاص ثقہ ہیں۔

۷/۱۷۹. عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ النَّصْرِيِّ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: مَرَرْتُ بِجَدِّکَ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ أَمِيْرٌ عَلَى حِمْصٍ، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا عَمْرٍو! أَلَا أُحَدِّثُکَ بِحَدِيْثٍ يَسُرُّکَ؟ فَوَاللهِ لَرُبَمَا كَتَمَتْهُ الْوُلَاةُ؟

۷: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ٥/ ٣٠٤، الرقم: ٥٣٨٢، والمقدسی في الأحاديث المختارة، ٩/ ٧٧، الرقم: ٥٩، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٤/ ٢٤، الرقم: ٤٥٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٧۔

قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُسْرٍ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ بِفِنَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمًا جُلُوْسًا، إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا مُشْرِقَ الْوَجْهِ تَهَلَّلَ، فَقُمْنَا فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا: سَرَّکَ اللهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّهُ لَيَسُرُّنَا مَا نَرَى مِنْ إِشْرَاقِ وَجْهِکَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِي آنِفًا، فَبَشَّرَنِي أَنَّ اللهَ قَدْ أَعْطَانِي الشَّفَاعَةَ، هِيَ فِي أُمَّتِي لِلْمُذْنِبِيْنَ الْمُثْقَلِيْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

’’حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے عبدالواحد نصری روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عبدالرحمن بن عمرو اوزاعی نے بیان کیا کہ میں تمہارے دادا عبدالواحد بن عبداللہ بن بسر کے پاس سے گزرا جبکہ وہ ان دنوں حمص کے امیر تھے تو انہوں نے مجھے فرمایا: اے ابو عمرو! میں تجھے ایسی حدیث بیان نہ کروں جس سے تو خوش ہو؟ اللہ کی قسم! اکثر اوقات حاکموں نے اسے چھپایا ہے، میں نے کہا: کیوں نہیں! بیان فرمائیں، انہوں نے فرمایا: مجھ سے میرے والد عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ہم ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ کے گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ ہمارے پاس (خوشی سے) چمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ تشریف لائے تو ہم (ادباً و تعظیماً) آپ ﷺ کے چہرے کے رخ کھڑے ہوگئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے، آپ کے دمکتے ہوئے چہرے کو دیکھ کر ہمیں خوشی ہو رہی ہے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جبرئیل نے ابھی مجھے خوشخبری سنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاعت کا حق عطا کیا ہے، یہ میری امت کے گنا ہگاروں اور گناہ سے بوجھل افراد کے لئے ہے۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٨٠/٨. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ أَنَا لِشِرَارِ أُمَّتِي، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! لِخِيَارِهِمْ؟ قَالَ: أَمَّا شِرَارُ أُمَّتِي فَيُدْخِلُهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي، وَأَمَّا خِيَارُهُمْ فَيُدْخِلُهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِأَعْمَالِهِمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی امت کے برے لوگوں کے لئے سب سے بہتر آدمی میں ہوں۔ حضور ﷺ کے صحابہ میں سے کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! امت کے اچھے لوگوں کے لئے آپ کیسے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے گنہگار لوگوں کو اللہ تعالیٰ میری شفاعت سے جنت میں داخل کرے گا، جبکہ میری امت کے اچھے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٨١/٩. عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَكْثَرُ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قُلْنَا: نَعَمْ! قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَشَفَاعَتِي أَكْثَرُ مِنَ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تین

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ٩٧، الرقم: ٧٤٨٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٧۔

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٤٦، الرقم: ٤١٠٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٩، والعجلوني في كشف الخفاء، ٢/٤٦٢، الرقم: ٢٩٦٥۔

مرتبہ فرماتے ہوئے سنا: درختوں اور پتھروں کی مقدار سے زیادہ، ہم نے (بغیر سمجھے تائید کرتے ہوئے) عرض کیا: جی ہاں! (ایسے ہی ہے تو) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، بے شک میری شفاعت پتھروں اور درختوں کی مقدار سے بھی زیادہ ہوگی۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٨٢/ ١٠. عَنْ أُنَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنِّي لَأَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِمَّا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مِنْ حَجَرٍ وَمَدَرٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

’’حضرت اُنَیس انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں قیامت کے دن ضرور روئے زمین کے تمام پتھروں اور مٹی کے ڈھیلوں کی مقدار کے برابر شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٨٣/ ١١. عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی الله عنه قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سَفَرًا، فَنَزَلْنَا حَتَّى إِذَا كَانَ اللَّيْلُ أَرِقَتْ عَيْنَايَ، فَلَمْ يَأْتِنِي النَّوْمُ، فَقُمْتُ فَإِذَا لَيْسَ فِي الْعَسْكَرِ دَابَّةٌ إِلَّا وَاضِعٌ خَدَّهُ إِلَى

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢٩٥، الرقم: ٥٣٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٩۔

١١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٥٨، الرقم: ١٠٧، ومعمر بن راشد في الجامع، ١١/٤١٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٦٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٤، الرقم: ٥٥٠١۔

الْأَرْضِ، وَأَنْ أُرْفِعَ شَيْءٌ فِي نَفْسِي لِمَوْضِعِ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ، فَقُلْتُ: لَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَلَأَكْلَأَ بِهِ اللَّيْلَةَ حَتَّى يُصْبِحَ، فَخَرَجْتُ أَتَخَلَّلُ الرِّحَالَ حَتَّى دَفَعْتُ إِلَى رَحْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي رَحْلِهِ، فَخَرَجْتُ أَتَخَلَّلُ الرِّحَالَ حَتَّى خَرَجْتُ مِنَ الْعَسْكَرِ، فَإِذَا أَنَا بِسَوَادٍ، فَتَيَمَّمْتُ ذٰلِكَ السَّوَادَ فَإِذَا هُوَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَقَالَا لِيْ: مَا الَّذِي أَخْرَجَكَ؟ فَقُلْتُ: اَلَّذِي أَخْرَجَكُمَا، فَإِذَا نَحْنُ بِغَيْطَةٍ مِنَّا غَيْرُ بَعِيْدٍ، فَمَشَيْنَا إِلَى الْغَيْطَةِ، فَإِذَا نَحْنُ نَسْمَعُ فِيْهَا كَدَوِيِّ النَّحْلِ أَوْ كَحَفِيْفِ الرِّيَاحِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَهٰهُنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ؟ قُلْنَا نَعَمْ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقُمْنَا لَا نَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ وَلَا يَسْأَلُنَا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى رَجَعَ إِلٰى رَحْلِهِ، فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا خَيَّرَنِي رَبِّي آنِفًا؟ قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: خَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ ثُلُثُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ؟ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا الَّذِي اخْتَرْتَ؟ قَالَ: اِخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، قُلْنَا جَمِيْعًا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ، فَقَالَ لَنَا: إِنَّ شَفَاعَتِي لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَمَعْمَرٌ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدِ أَحَدِهَا جَيِّدٌ.

’’حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ہم نے

حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کے دوران راستہ میں قیام کیا۔ رات کا ایک حصہ گزرنے پر میری آنکھوں سے نیند غائب ہوگئی جس کے باعث میں سو نہ سکا تو اٹھ کھڑا ہوا، اس وقت لشکر میں کوئی بھی ایسا جانور نہ تھا جو سو نہ گیا ہو، کجاوہ کے پچھلے حصہ کی جانب سے (کچھ گڑ بڑ ہونے کا) میرے ذہن میں خیال آیا تو میں نے اپنے آپ سے کہا: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤں گا تاکہ ان کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دے سکوں یہاں تک کہ صبح ہوجائے، پس میں کجاووں کے درمیان سے گزرتا ہوا حضور ﷺ کے کجاوے تک پہنچا تو آپ اپنے کجاوے پر موجود نہ تھے۔ لہٰذا میں کجاووں کو عبور کرتا ہوا لشکر سے باہر نکل گیا تو اچانک میں نے کسی چیز کا سایہ دیکھا، میں نے اس کی طرف بڑھنے کا ارادہ کیا تو وہ ابو عبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل تھے، انہوں نے مجھ سے کہا: کس چیز نے تمہیں (اس وقت لشکر سے) نکالا ہے؟ میں نے کہا: جس نے تمہیں نکالا ہے، ہم سے تھوڑا ہی دور ایک باغ تھا، ہم اس باغ کی طرف بڑھنے لگے، اس دوران ہم نے اس میں مکھیوں کے بھنبھنانے یا ہلکی سی ہوا چلنے جیسی آواز سنی، پس (ہمیں اس میں سے حضور ﷺ کی آواز سنائی دی) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہاں ابو عبیدہ بن جراح ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اور معاذ بن جبل بھی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: عوف بن مالک بھی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں موجود ہے، پس نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لے آئے تو ہم اٹھ کھڑے ہوئے نہ ہم نے آپ سے کچھ عرض کیا اور نہ آپ نے ہمیں کچھ ارشاد فرمایا، یہاں تک کہ آپ اپنی سواری کی طرف لوٹ آئے تو حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ میرے رب نے ابھی مجھے کیا اختیار دیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے مجھے یہ اختیار دیا ہے کہ میری تہائی امت بغیر حساب کتاب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوجائے یا میں شفاعت کروں؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے کیا اختیار فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا، ہم تمام نے عرض کیا: یارسول اللہ!

آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں آپ کی شفاعت میں شامل فرما لیں تو آپ ﷺ نے ہمیں فرمایا: بے شک میری شفاعت ہر مسلمان کے لئے ہے۔‘‘

اسے امام طبرانی اور معمر نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے کہا ہے: اسے طبرانی نے روایت کیا ہے جس کی اسانید میں سے ایک ٹھیک ہے۔

۱۲/۱۸۴. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِيْمَنْ تُصِيْبُهُ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ يُغْنِي الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَكِنَّ الشَّفَاعَةَ لِلْمُذْنِبِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْإِعْتِقَادِ.

’’حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! تو مجھے ان میں شامل کر جن کو حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی، انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ مؤمنین کو حضور ﷺ کی شفاعت سے مستغنی کر دے گا، لیکن وہ شفاعت خاص طور پر مؤمن اور مسلمان گنا ہگاروں کے لئے ہے۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۱۸۵. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ شَطْرُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ؟ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفَى، أَتَرَوْنَهَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ الْمُتَّقِيْنَ؟ لَا

۱۲: أخرجه البيهقي في الإعتقاد، ۱/۲۰۳، والعجلوني في كشف الخفاء، ۲/۱۵، الرقم: ۱۵۵۷۔

۱۳: أخرجه البيهقي في الإعتقاد، ۱/۲۰۳۔

وَلٰكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِيْنَ الْمُتَلَوِّثِيْنَ الْخَطَّائِيْنَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْإِعْتِقَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے حقِ شفاعت اور (بغیر حساب) میری نصف امت کے جنت میں داخل ہونے کے درمیان اختیار دیا گیا؟ پس میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا کیونکہ یہ زیادہ عام اور زیادہ کفایت کرنے والی ہے، تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ مؤمنین متقین کے لئے ہے؟ نہیں بلکہ وہ تو گناہگاروں، معصیت میں آلودہ لوگوں اور خطا کاروں کے لئے ہے۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۸۶/ ۱۴. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ فَبَشَّرَنِي أَنَّ اللهَ قَدْ أَعْطَانِي الشَّفَاعَةَ. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَفِي بَنِي هَاشِمٍ خَاصَّةً؟ قَالَ: لَا. قُلْنَا: فِي قُرَيْشٍ عَامَّةً؟ قَالَ: لَا. فَقُلْنَا: فِي أُمَّتِکَ؟ قَالَ: فَعَقَدَ بِيَدِهِ، فَقَالَ: هِيَ لِأُمَّتِي الْمُذْنِبِيْنَ الْمُثْقَلِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرئیل نے رات کو میرے پاس حاضر ہوکر مجھے خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاعت کا حق عطا کیا ہے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ بنی ہاشم کے لئے خاص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ ہم نے عرض کیا: کیا یہ قریش میں ہی عام ہے؟ فرمایا: نہیں۔ ہم نے عرض کیا: کیا یہ آپ کی ساری امت کے لئے ہے؟ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ

۱۴: أخرجه ابن أبی عاصم في السنة، ۲/ ۳۹۲، الرقم: ۸۲۳، وابن عساکر في تاريخ دمشق الکبير، ۲۷/ ۱۶۳، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۹/ ۷۸، الرقم: ۶۰۔

مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا: یہ میری امت کے گناہگاروں اور گناہ سے بوجھل افراد کے لئے ہے۔‘‘

اسے امام ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١٨٧/ ١٥. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نِعْمَ الرَّجُلُ أَنَا لِشِرَارِ أُمَّتِي، فَقَالُوْا: فَكَيْفَ أَنْتَ لِخِيَارِهِمْ؟ قَالَ: أَمَّا خِيَارُهُمْ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِصَلَاحِهِمْ وَأَمَّا شِرَارُهُمْ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ.

’’حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی امت کے برے لوگوں کے لئے سب سے بہتر شخص میں ہوں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: آپ ان کے اچھے لوگوں کے لئے کیسے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے اچھے لوگ اپنے اصلاحِ اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے جبکہ ان کے گنہگار لوگ میری شفاعت کے سبب جنت میں داخل ہوں گے۔‘‘

اسے امام ابو نعیم اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

١٥: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ١٠/ ٢١٩، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٤/ ٢٤٩، الرقم: ٦٧٣٨۔

وأخرج ابن قتيبة بسنده في تأويل مختلف الحديث، ١/ ١٧٢:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وبَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ شَطْرُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ؟ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْثَرُ لَعَلَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّ شَفَاعَتِي لِلْمُتَّقِيْنَ؟ لَا وَلَكِنَّهَا لِلْمُتَلَطِّخِيْنَ بِالذُّنُوْبِ.

١٨٨/١٦. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِمَّنْ تَشْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَنْ تَخْمُشُكِ النَّارُ فَإِنَّ شَافِعَتِي لِكُلِّ هَالِكٍ مِنْ أُمَّتِي تَخْمُشُهُ النَّارُ. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’حضرت اَسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے قیامت کے روز ان (عام) لوگوں میں شامل فرمائے جن کی آپ شفاعت فرمائیں گے؟ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تب تو آگ تمہیں خراش پہنچائے گی کیونکہ میری شفاعتِ عامہ ہر اس ہلاک ہونے والے امتی کے لئے ہے جسے آگ ضرر پہنچائے گی (جبکہ تم صالحہ، متقیہ اور خود شفاعت کرنے والوں میں سے ہو)۔‘‘

اسے امام ابنِ عبد البر نے روایت کیا ہے۔

١٦: أخرجه ابن عبد البر في التمهيد، ١٩/ ٦٧، الرقم: ١٧٣۔

بَابٌ فِي كَوْنِ النَّبِيِّ ﷺ صَاحِبَ شَفَاعَةِ الْأَنْبِيَاءِ وَسُؤَالِ الصَّحَابَةِ ﷺ لَهُ بِشَفَاعَتِهِمْ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا قیامت کے روز انبیاء علیہم السلام کو حقِ شفاعت دلانے اور صحابہ کرام ﷺ کا آپ ﷺ سے اپنے لیے شفاعت طلب کرنے کا بیان﴾

١٨٩/١. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرُ فَخْرٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابی بن کعب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن سب انبیاء کا امام ہوں گا اور ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ گفتگو کرنے والا اور ان کو اللہ تعالیٰ سے شفاعت کا حق دلانے والا ہوں گا، یہ بات بطور فخر نہیں کہہ رہا۔''

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٦، الرقم: ٣٦١٣، وابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٣،الرقم: ٤٣١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٣٧، الرقم: ٢١٢٤٥، والحاكم في المستدرك، ١/١٤٣، الرقم: ٢٤٠۔

اسے امام ترمذی، ابنِ ماجہ، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے، ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

٢/١٩٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: أَنَا فَاعِلٌ! قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ؟ قَالَ: اُطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ: فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيْزَانِ، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ؟ قَالَ: فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ، فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هَذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ الْكَبِيْرِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ قیامت کے دن میری (خصوصی) شفاعت فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ہی ایسا کرنے والا ہوں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا، میں نے عرض کیا: اگر آپ وہاں نہ ملیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میزان کے پاس ڈھونڈنا، میں نے

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق، باب: ما جاء في شأن الصراط، ٤/ ٦٢١، الرقم: ٢٤٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٧٨، الرقم: ١٢٨٢٥، رجاله رجال الصحيح، و البخارى في التاريخ الكبير، ٨/ ٤٥٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/ ٢٤٦، الرقم: ٢٦٩١، والمنذري في الترغيب و الترهيب، ٤/ ٢٣٠، الرقم: ٥٤٨٦۔

عرض کیا: اگر وہاں بھی نہ ملیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ کو حوضِ کوثر پر تلاش کرنا کیونکہ میں ان تین جگہوں کو نہیں چھوڑوں گا۔‘‘

اسے امام ترمذی، احمد اور بخاری نے ’تاریخ کبیر‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

٣/١٩١. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَأَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَرَأَ فَحَسَّنَ النَّبِيُّ ﷺ شَأْنَهُمَا، فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِي، ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا، وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَرَقًا، فَقَالَ لِي: يَا أُبَيُّ! أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: بيان أن القرآن على سبعة أحرف وبيان معناه، ١/ ٥٦١، الرقم: ٨٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٢٧، الرقم: ٢١١٧١، وابن حبان في الصحيح، ٣/ ١٥، الرقم: ٧٤٠، وإسماعيل الأصبهاني في دلائل النبوة، ١/ ٨٣۔

تَسأَلُنِيهَا، فَقُلُتُ : اللّٰهُمَّ اغُفِرُ لِأُمَّتِي! اللّٰهُمَّ اغُفِرُ لِأُمَّتِي! وَأَخَّرُتُ الثَّالِثَةَ لِيَوُمٍ يَرُغَبُ إِلَيَّ الُخَلُقُ كُلُّهُمُ حَتَّى إِبُرَاهِيُمُ عَلَيُهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

رَوَاهُ مُسُلِمٌ وَأَحُمَدُ وَابُنُ حِبَّانَ.

’’حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں تھا کہ ایک شخص نے داخل ہوکر نماز میں ایسی قرأت کی جس کا میں نے انکار کیا، پھر ایک دوسرے شخص نے داخل ہوکر اپنے ساتھی سے الگ لہجہ میں قرأت کی۔ پس ہم سب نماز سے فراغت کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں چلے گئے تو میں نے عرض کیا: اس شخص نے ایسی قرأت کی جس کا میں نے انکار کیا اور پھر ایک دوسرے شخص نے داخل ہوکر اپنے ساتھی سے الگ لہجہ میں قرأت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کو قرأت کرنے کا حکم فرمایا: انہوں نے قرأت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کی تحسین فرمائی، جس سے میرے دل میں اسلام کی ایسی تکذیب اتری کہ کبھی زمانہ جاہلیت میں بھی ایسی نہ تھی۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اس (باطنی) حال کو ملاحظہ فرما کر میرے سینہ پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینہ سے شرابور ہوگیا (اور مجھ پر ایسی کیفیت طاری ہوئی) گویا کہ میں خشیت سے اللہ کو دیکھ رہا ہوں تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے اُبیّ! مجھے حکم دیا گیا کہ قرآن ایک حرف (لغت) پر پڑھوں تو میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرمایئے، پھر مجھے دو حرفوں پر پڑھنے کا حکم دیا گیا تو میں نے دوبارہ عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرمایئے، پس مجھے تیسری بار سات حروف (لغات) پر قرآن پڑھنے کا حکم ہوا، (اس کے ساتھ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا) امت کے لیے ہر بار دعا کرنے کے عوض ہم سے کچھ طلب کرلو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ! میری امت کی مغفرت فرما! اے اللہ! میری امت کی مغفرت فرما اور تیسری بار کی دعا میں نے اس دن کے لیے محفوظ کرلی ہے جس دن تمام مخلوق یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف متوجہ ہوں گے۔‘‘

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤/١٩٢. عَنْ خَادِمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِمَّا يَقُوْلُ لِلْخَادِمِ: أَلَکَ حَاجَةٌ؟ قَالَ: حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! حَاجَتِي! قَالَ: وَمَا حَاجَتُکَ؟ قَالَ: حَاجَتِي أَنْ تَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: وَمَنْ دَلَّکَ عَلَى هٰذَا؟ قَالَ: رَبِّي! قَالَ: إِمَّا لَا فَأَعِنِّي بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ رِجَالُ الشَّيْخَيْنِ.

''بنو مخزوم کے مولیٰ زیاد بن ابی زیاد فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک غلام مرد یا عورت سے روایت ہے کہ حضور ﷺ اپنے خادم سے فرمایا کرتے تھے: کیا تمہیں کوئی حاجت درپیش ہے؟ وہ فرماتے ہیں: یہاں تک کہ ایک روز اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایک حاجت ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری حاجت کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: میری حاجت یہ ہے کہ آپ روزِ قیامت میری شفاعتِ خاصہ فرمائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے تمہاری اس بات کی طرف رہنمائی کی ہے؟ اس نے عرض کیا: میرے رب نے! آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! پس تو کثرتِ سجود سے میری مدد کر (کے اس کی حقدار بن)۔''

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد صحیح ہے، رجال ثقہ ہیں اور شیخین کے رجال ہیں۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٥٠٠، الرقم: ١٦٠٧٦، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٢/ ٢٤٩، والسيوطى في الجامع الصغير: ٢٣٧، الرقم: ٣٩٧، قال الزين العراقي: رجاله رجال الصحيح۔

٥/١٩٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ لِوَاءُ الْحَمْدِ مَعِي، وَكُنْتُ إِمَامَ الْمُرْسَلِيْنَ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ والْكَبِيرِ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں احمد ہوں، محمد ہوں، میں حاشر ہوں کہ لوگ روزِ محشر میرے بعد اُٹھائے جائیں گے اور میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا۔ پس جب روزِ قیامت ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں سب رسولوں کا امام ہوں گا اور ان کو اللہ تعالیٰ سے شفاعت کا حق دلانے والا ہوں گا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد حسن ہے۔

٦/١٩٤. عَنْ مُصْعَبٍ الْأَسْلَمِيِّ رضی الله عنه قَالَ: إِنْطَلَقَ غُلَامٌ مِنَّا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ سُؤَالًا، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: أَسْأَلُكَ أَنْ

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٤٤، الرقم: ٣٥٧٠، والطبرانی في المعجم الكبير، ٢/ ١٨٤، الرقم: ١٧٥٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٨٤، وقال: فيه عروة بن عمران، قيل فيه: ليس بالقوي، وبقية رجاله وثقوا۔

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/ ٣٦٥، الرقم: ٨٥١، والهيثمی في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٦٩، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٦/١٢٥، الرقم:٨٠١٠۔

تَجْعَلَنِي مَنْ تَشْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: مَنْ أَمَرَکَ بِهَا، أَوْ مَنْ عَلَّمَکَ بِهَذَا، أَوْ مَنْ دَلَّکَ عَلَى هَذَا؟ قَالَ: مَا أَمَرَنِي بِهَذَا أَحَدٌ إِلَّا نَفْسِي، قَالَ: فَإِنَّکَ مِمَّنْ أَشْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَذَهَبَ الْغُلَامُ حَدْلَانِ لِيُخْبِرَ أَهْلَهُ فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ: رُدُّوْا عَلَيَّ الْغُلَامَ، فَرَدُّوْهُ كَئِيْبًا مَخَافَةً أَنْ يَكُوْنَ قَدْ حَدَثَ فِيْهِ شَيْءٌ، قَالَ: أَعِنِّي عَلَى نَفْسِکَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت مصعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے ایک غلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں آپ کی بارگاہ میں سوالی بن کر حاضر ہوا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا سوال ہے؟ اس نے عرض کیا: میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے ان لوگوں میں شامل فرما لیں جن کی آپ یومِ قیامت شفاعت فرمائیں گے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: کس نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے؟ یا (فرمایا) کس نے تمہیں یہ سکھلایا ہے؟ یا (فرمایا) کس نے تمہاری اس بات کی طرف رہنمائی کی ہے؟ اس نے عرض کیا: صرف میرے دل نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس بے شک تو ان لوگوں میں سے ہے جن کی روزِ قیامت میں شفاعت کروں گا تو وہ غلام (خوشی کے عالم میں) کندھے اُچک کر جانے لگا کہ اپنے گھر والوں کو یہ خبر سنائے، پس جب وہ مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس غلام کو میرے پاس واپس لاؤ، جب وہ اسے واپس لائے اس حال میں کہ وہ غمگین اور ڈر رہا تھا کہ شاید (حکم میں) کچھ ترمیم ہو چکی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی جان پر کثرتِ سجود لازم کر کے میری مدد کر (تاکہ شفاعتِ خاصہ کا حقدار بن سکے)۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کے رُواۃ صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۹٥/۷. عَنۡ سَوَادِ بۡنِ قَارِبٍ رضی الله عنه ذکر حدیثا طویلا فیه أَنَّه أَنۡشَدَ رَسُوۡلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم:

فَأَشۡهَدُ أَنَّ اللهَ لَا رَبَّ غَيۡرُهُ
وَأَنَّکَ مَأۡمُوۡنٌ عَلَی کُلِّ غَائِبِ
وَأَنَّکَ أَدۡنَی الۡمُرۡسَلِيۡنَ وَسِيۡلَةً
إِلَی اللهِ يَاابۡنَ الۡأَکۡرَمِيۡنَ الۡأَطَايِبِ
فَمُرۡنَا بِمَا يَأۡتِيۡکَ يَاخَيۡرَ مَنۡ مَشَی
وَإِنۡ کَانَ فِيۡمَا جَاءَ شَيۡبُ الذَّوَائِبِ
وَکُنۡ لِي شَفِيۡعًا يَوۡمَ لَا ذُوۡ شَفَاعَةٍ
سِوَاکَ بِمُغۡنٍ عَنۡ سَوَادِ بۡنِ قَارِبِ

رَوَاهُ الۡحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الۡمُعۡجَمِ الۡکَبِيۡرِ وَأَبُو يَعۡلَی.

''حضرت سواد بن قارب رضی الله عنه سے طویل حدیث مروی ہے: انہوں نے حضور نبی

۷: أخرجه الحاکم في المستدرك، ۳/ ۷۰٥، الرقم: ٦٥٥۸، والطبراني في المعجم الکبیر، ۷/ ۹٤، الرقم: ٦٤٧٥، وأبو یعلی في المعجم، ۱/ ۲٦٥، الرقم: ۳۲۹، والبیهقي في دلائل النبوة، ۲/ ۲٥۱، وابن عبد البر في الاستیعاب في معرفة الأصحاب، ۲/٦٧٥، الرقم: ۱۱۰۹، والعسقلاني في فتح الباری، ۷/ ۱۸۰۔

اکرم ﷺ کے سامنے حاضر ہوکر درج ذیل اشعار عرض کیے:

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی رب نہیں اور آپ ہر غائب (کی خبر پہنچانے میں) امانت دار ہیں۔ اور اے پاک بزرگ لوگوں کے بیٹے! بے شک آپ رسولوں میں سے وسیلہ ہونے کے اعتبار سے اللہ کے زیادہ قریب ہیں۔ اے چلنے والوں میں سے بہترین! پس آپ ہمیں ہر وہ حکم کیجیے جو آپ کے پاس آئے اگرچہ وہ (امور شدید ہوں جو) پیشانیوں کو سفید کرنے والے ہوں۔ سو آپ اس دن میرے سفارشی ہوجائیں جس میں آپ کے سوا کوئی بھی ایسا شفاعت کرنے والا نہیں جو سواد بن قارب کو فائدہ دے۔)''

اسے امام حاکم، طبرانی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٩٦/٨. عَنْ مَازِنِ بْنِ الْغَضُوْبَةِ رضی الله عنه فذكر حديثا طويلا وَفِيْهِ أَنَّهُ أَنْشَدَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ:

إِلَيْکَ رَسُوْلُ اللهِ خَبَّتْ مَطِيَّتِي
تَجُوْبُ الْفَيَافِي مِنْ عُمَانَ إِلَى الْعَرْجِ

لِتَشْفَعَ لِي يَاخَيْرَ مَنْ وَطِيءَ الْحَصَى
فَيَغْفِرَ لِي رَبِّي فَأَرْجِعُ بِالْفَلْجِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/ ٣٣٨، الرقم: ٧٩٩، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٤٨، وابن عبد البر في الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ٣/ ١٣٤٤، الرقم: ٢٢٤٥، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٥/ ٧٠٤، الرقم: ٧٥٩١۔

''حضرت مازن بن غضوبہ ﷛ جب مسلمان ہوکر آئے تو انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے شفاعت طلب کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے:

(یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں اس حال میں کہ میری سواری عمان سے عرج تک کے صحرا و میدان قطع کرتی آئی ہے۔ تا کہ آپ میرے لئے شفاعت کریں، اے وہ بہترین ذات جو کنکریوں پر چلنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ سو میرا رب مجھے بخش دے تا کہ میں کامیاب واپس لوٹوں۔)''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩/١٩٧. عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ رضی الله عنهما أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِکَ؟ قَالَ: أَعِنِّي بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ. رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَکِ.

''حضرت فاطمہ بنتِ حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے آپ کی شفاعت کا اہل بنائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کثرتِ سجود سے میری مدد کر۔''

اسے عبد اللہ بن مبارک نے روایت کیا ہے۔

١٠/١٩٨. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

٩: أخرجه ابن المبارك في الزهد، ١/ ٤٥٥، الرقم: ١٢٨٧، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/ ٣٢٩، الرقم: ٣١٩۔

١٠: أخرجه الديلمی في الفردوس بمأثور الخطاب، ٣٧٧/٤، الرقم: ٧٠٩٦، وابن كثير في نهاية البداية و النهاية، ٢٦١/١٠، والهندي في كنز العمال، ٤١٣/١٤، الرقم:٣٩١١٢۔

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ لَيَرْغَبُ فِي شَفَاعَتِي.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ مجھے گمان ہے کہ ابراہیم علیہ السلام ضرور میری شفاعت میں رغبت رکھیں گے۔''

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٩٩/١١. عَنْ أُبَيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَثَلِي فِي النَّبِيِّيْنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَأَجْمَلَهَا وَتَرَکَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْکَ اللَّبِنَةِ، فَأَنَا خَطِيْبُهُمْ وَصَاحِبُ شَفَاعَتِهِمْ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ الْمَقْدِسِيُّ.

''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری نبیوں میں مثال ایسے ہے جیسے کسی شخص نے ایک خوبصورت مکان تعمیر کیا اور اُسے مکمل زیب وزینت سے سجایا لیکن مکان کے کسی حصّے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کا مکان دیکھنے آتے اور اس کی خوبصورتی کی داد دیتے اور کہتے جاتے: کاش یہ اینٹ کی جگہ پُر کر دی جاتی؟ پس میں ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ گفتگو کرنے والا اور ان کو اللہ تعالیٰ سے شفاعت کا حق دلانے والا ہوں اور یہ بات بطور فخر نہیں کہہ رہا۔''

اسے امام مقدسی نے روایت کیا ہے۔

١١: أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٩٢، الرقم: ١١٩١.

بَابُ فِي شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَنْ صَلَّى عَلَيْهِ أَوْ سَأَلَ لَهُ الْوَسِيْلَةَ بَعْدَ الْأَذَانِ

﴿اذان کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنے والوں اور مقامِ وسیلہ مانگنے والوں کے لیے آپ ﷺ کی شفاعت کا بیان﴾

۱/۲۰۰. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: أَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأذان، باب: الدعاء عند النداء، ۱/ ۲۲۲، الرقم:۵۸۹، وأيضاً في كتاب: التفسير، باب: عَسٰى أن يبعثك ربك مقاماً محمودًا، ۴/۱۷۴۹، الرقم:۴۴۴۲، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما يقول الرجل إذا أذّن المؤذن من الدعاء، ۱/۴۱۳، الرقم: ۲۱۱، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في الدعاء عند الأذان، ۱/۱۴۶، الرقم: ۵۲۹، والنسائي في السنن، كتاب: الأذان، باب: الدعاء عند الأذان، ۲/۲۷، الرقم: ۶۸۰، وابن ماجة في السنن، كتاب: الأذان، باب: ما يقال إذا أذن المؤذن، ۱/۲۳۹، الرقم: ۷۲۲، وزاد البيهقي في السنن الكبرى، ۴/ ۱۷۴۹:

إِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي۔

الَّذِي وَعَدْتَّهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جوشخص اذان سن کر یوں دعا مانگے گا: أَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَانِ الَّذِي وَعَدْتَّهُ ﴿اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفیٰ ﷺ کو مقامِ وسیلہ اور فضیلت مرحمت فرما اور انہیں اس مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا تُو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔﴾ ایسا کہنے والے کے لئے قیامت کے روز میری شفاعت واجب ہوگی۔“

اسے امام بخاری، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢/٢٠١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ وَأَرْجُوْ أَنْ

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: استحباب القول مثل قول المؤذّن لمن سمعه، ١/ ٢٨٨، الرقم: ٣٨٤، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/ ٥٨٦، الرقم: ٣٦١٤، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما يقول إذا سمع المؤذّن، ١/٤٤٤، الرقم:٥٢٣، والنسائي في السنن، كتاب: الأذان، باب: الصلاة على النبي ﷺ بعد الأذان، ٢/ ٢٥، الرقم: ٦٧٨، وابن حبان في الصحيح، ٤/٥٨٩، الرقم: ١٦٩١۔

أَكُوْنَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے سنو) تو جیسے وہ کہے تم کہو، پھر مجھ پر درود بھیجو، پس جس شخص نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس بار رحمت بھیجے گا۔ پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو، وہ جنت میں ایسا مقام ہے جس پر صرف ایک اللہ کا خاص بندہ فائز ہوگا اور مجھے یقین ہے کہ میں ہی وہ شخص ہوں۔ پس جس نے میرے لیے وسیلہ طلب کیا اسے شفاعت حاصل ہوگی۔''

اسے امام مسلم، ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣/٢٠٢. عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ: أَللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٠٨، الرقم: ١٦٩٩١، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/ ٢٥ الرقم: ٤٤٨٠، وابن القيم في جلاء الأفهام: ١٠١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٩، الرقم: ٢٥٨٧، وقال: رواه البزار والطبراني في الكبير والأوسط وبعض أسانيدهم حسنة، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٣، ـ

وأخرج إسماعيل الجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ: ٥١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٥١٤:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضى الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ أَوْ سَأَلَ لِي الْوَسِيْلَةَ، حَقَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: أَسَانِيْدُهُمْ حَسَنَةٌ.

''حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص حضرت محمد ﷺ پر درود پڑھے اور یہ کہے: أَللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿اے اللہ! ان کو قیامت کے دن اپنے قربِ خاص میں جگہ عطا فرما﴾ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔''

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: ان کی اسانید اچھی ہیں۔

٢٠٣/ ٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَلِ اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ لَا يَسْأَلُهَا لِي مُؤْمِنٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا کُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے میرے لیے مقامِ وسیلہ کا سوال کیا کر۔ جو مؤمن بھی دنیا میں اس کا میرے لیے سوال کرے گا میں قیامت کے روز ضرور اس کے حق میں گواہ یا شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔''

اسے امام ابنِ ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٧٦، الرقم: ٢٩٥٩٠۔

٢٠٤/٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهَا لِي عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے میرے لیے مقامِ وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ جو بندہ بھی دنیا میں میرے لیے اس کا سوال کرے گا میں قیامت کے دن ضرور اس کے حق میں گواہ یا شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٥/٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ قَالَ: أَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ هَذَا عِنْدَ النِّدَاءِ جَعَلَهُ اللهُ فِي شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

’’عبد اللہ بن ضمرہ سلولی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ١٩٩، الرقم: ٦٣٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٢٣٠، الرقم: ٦٨٨ بألفاظه ’’لَا يَسْأَلُ اللهَ لِي مُؤْمِنٌ فِي الدُّنْيَا۔‘‘

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٧٩، الرقم: ٣٦٦٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ٣٣٣۔

کہتے ہوئے سنا: حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی اذان سنتے تو یہ پڑھتے: أَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ، وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! تو اپنے بندے اور رسول پر درود بھیج، اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت سے بہرہ مند فرما﴾ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اذان کے وقت یہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن میری شفاعت سے نوازے گا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۷/۲۰۶. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَبَلِّغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةِ عِنْدَکَ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْکَبِيْرِ.

’’حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اذان سن کر کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَبَلِّغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةِ عِنْدَکَ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اے اللہ! تو ان پر درود بھیج اور انہیں اپنے ہاں مقامِ وسیلہ پر فائز فرما اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت سے بہرہ مند فرما﴾ اس کے لیے لازمی شفاعت ہوگی۔‘‘

۷: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ۱۲/ ۸۵، الرقم: ۱۲۵۵۴۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸/۲۰۷. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ، فَيُكَبِّرُ وَيَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَيَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَاجْعَلْهُ فِي الْأَعْلَيْنَ دَرَجَتَهُ، وَفِي الْمُصْطَفِيْنَ مَحَبَّتَهُ، وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهُ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی مسلمان جب نماز کے لیے اذان سنتے ہوئے تکبیر کہتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، پھر وہ کہتا ہے: أَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَاجْعَلْهُ فِي الْأَعْلَيْنَ دَرَجَتَهُ، وَفِي الْمُصْطَفِيْنَ مَحَبَّتَهُ، وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهُ ﴿اے اللہ! محمد مصطفیٰ ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما، دونوں عالموں کی بلندیوں میں ان کو درجہ عطا فرما، چنے ہوئے بندوں میں ان کی محبت پیدا فرما اور مقربین میں ان کے ذکر کو عام فرما﴾ قیامت کے دن اس کے لیے لازمی شفاعت ہوگی۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اس کے رُواۃ کی توثیق کی گئی ہے۔

۹/۲۰۸. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ دَعَا بِهَؤُلَاءِ

۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/ ۱۴، الرقم: ۹۷۹۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/ ۳۳۳۔

۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸/ ۲۳۷، الرقم: ۷۹۲۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۱۲۔

الدَّعْوَاتِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ، وَاجْعَلْهُ فِي الْمُصْطَفِيْنَ مَحَبَّتَهُ، وَفِي الْعَالَمِيْنَ دَرَجَتَهُ، وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَ دَارِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر فرض نماز کے بعد اِن کلمات کے ساتھ دعا کی، قیامت کے دن میں اس کی شفاعت ضرور کروں گا (وہ کلمات یہ ہیں): أَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ، وَاجْعَلْهُ فِي الْمُصْطَفِيْنَ مَحَبَّتَهُ، وَفِي الْعَالَمِيْنَ دَرَجَتَهُ، وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَ دَارِهِ ﴿اے اللہ! محمد مصطفیٰ ﷺ کو وسیلہ عطا فرما، اور چنے ہوئے بندوں میں ان کی محبت پیدا فرما، اور تمام جہانوں میں ان کو بلند درجہ عطا فرما، اور مقربین میں ان کے گھر کے ذکر کو عام فرما﴾۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٩/ ١٠. عَنْ أَيُّوْبَ وَجَعْفَرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَا: مَنْ قَالَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ: أَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ أَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَارْفَعْ لَهُ الدَّرَجَاتِ، حَقَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

١٠: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ١/ ٤٩٦، الرقم: ١٩١١۔
وأخرج ابن القيسراني في تذكرة الحفاظ، ١/ ٣٦٩، الرقم: ٣٦٣، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠/ ١١٣:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا نَالَتْهُ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''ایوب اور جعفر جعفی فرماتے ہیں: جس شخص نے اقامت کے وقت کہا: أَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ أَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَارْفَعْ لَهُ الدَّرَجَاتِ ﴿اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو مقام وسیلہ عطا فرما اور ان کے درجات بلند فرما﴾ ایسا کہنے والے کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت لازم ہوگی۔''

اسے امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

١١/٢١٠. عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ يُنَادِي بِإِقَامَةِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: أَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَانَ مِمَّنْ يُشْفَعُ لَهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''امام حکم فرماتے ہیں: جس شخص نے منادی کو نماز کی اقامت کہتے ہوئے سن کر کہا: أَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفیٰ ﷺ کو ان کا طلب کیا ہوا روزِ قیامت عطا فرما﴾ ایسا کہنے والا ان میں شمار ہوگا جن کی شفاعت کی جائے گی۔''

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٢/٢١١. عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا سَمِعْتَ الْمُؤَذِّنَ، فَقُلْ كَمَا

١١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٩٧، الرقم: ٢٩٧٧١۔

١٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١/ ٢٠٦، الرقم: ٢٣٦٥، وأيضاً، ٦/٩٧، الرقم: ٢٩٧٧٢۔

يَقُوْلُ، فَإِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، فَقُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَإِذَا قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، فَقُلْ: أَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ يَقُوْلَهَا رَجُلٌ حِيْنَ يُقِيْمُ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ فِي شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت حسن بصری فرماتے ہیں: جب تو مؤذن کو (اذان دیتا) سنے تو جو وہ کہتا ہے تو بھی کہہ، پس جس وقت وہ کہے: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ تو تُو کہہ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، جس وقت وہ (اقامت میں) کہے: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، تُو کہہ: أَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفیٰ ﷺ کو ان کا طلب کیا ہوا روزِ قیامت عطا فرما﴾ ہر ایسا کہنے والے کو اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت میں داخل فرمائے گا۔‘‘

اسے امام ابنِ ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢١٢/١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ: أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَتَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ. شَهِدْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالشَّهَادَةِ

١٣: أخرجه البخاري في الأدب المفرد: ٢٢٣، الرقم: ٦٤١، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/ ١٥٩۔

وَشَفَعُتُ لَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ الْمُفُرَدِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے پڑھا: أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيُتَ عَلَى إِبُرَاهِيُمَ وَآلِ إِبُرَاهِيُمَ، وَبَارِكُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكُتَ عَلَى إِبُرَاهِيُمَ وَآلِ إِبُرَاهِيُمَ، وَتَرَحَّمُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمُتَ عَلَى إِبُرَاهِيُمَ وَآلِ إِبُرَاهِيُمَ ﴿اے اللہ! تو محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی آل پر درود بھیج جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا، اور محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت کا نزول فرما جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت فرمائی، اور محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت فرما جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت فرمائی۔﴾ میں قیامت کے دن اس کے لیے گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔“

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٤/٢١٣. عَنُ أَبِي هُرَيُرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنُ صَلَّى عَلَيَّ عِنُدَ قَبُرِي وُكِّلَ بِهَا مَلَكٌ يُبُلِغُنِي، وَكُفِيَ بِهَا أَمُرُ دُنُيَاهُ وَآخِرَتِهِ وَكُنُتُ لَهُ شَهِيُدًا أَوُ شَفِيُعًا. رَوَاهُ الْبَيُهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر میری قبر کے نزدیک درود پڑھا، اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو اسے مجھ تک پہنچا دیتا ہے، اور اس درود کے سبب کے وہ اس شخص کی دنیا اور آخرت کے معاملہ (کی اصلاح) کے لیے کافی ہوتا ہے اور میں (قیامت کے دن) اس کے حق میں گواہ یا

١٤: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٢١٨، الرقم: ١٥٨٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/ ٢٩٢، الرقم: ١٣٧٧.

شفیع ہوں گا۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۴/۱۵. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَافِعًا. رَوَاهُ الْعَجْلُوْنِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو، پس جس نے ایسا کیا، میں اس کے لیے گواہی دوں گا یا شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام عجلونی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۵/۱۶. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا، وَحِيْنَ يُمْسِي عَشْرًا، أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْمُنْذِرِيُّ وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ، وَإِسْنَادُ أَحَدِهِمَا جَيِّدٌ، وَرِجَالُهُ وُثِّقُوا.

’’حضرت ابو دَرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس

۱۵: أخرجه العجلوني في كشف الخفاء، ۱/ ۱۹۰، الرقم: ۵۰۱، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۲/ ۴۵۶۔

۱۶: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ۱/ ۲۶۱، الرقم: ۹۸۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۲۰، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۲/۴۵۶، والمناوي في فيض القدير، ۶/۱۶۹، الرقم: ۸۸۱۱۔

نے مجھ پر صبح اور شام کے وقت دس دس بار درود پڑھا، قیامت کے دن اسے میری شفاعت حاصل ہوگی۔‘‘

اسے امام منذری نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے کہا ہے: اسے طبرانی نے دو اِسنادوں کے ساتھ روایت کیا ہے جن میں سے ایک ٹھیک ہے اور اس کے رِجال ثقہ ہیں۔

٢١٦/١٧. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم كَانَ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ: أَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَعْطِهِ سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَكَانَ يَسْمَعُهَا مِنْ حَوْلِهِ وَيُحِبُّ أَنْ يَقُوْلُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا سَمِعُوا الْمُؤَذِّنَ، قَالَ: وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وآله وسلم يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنتے تو پڑھتے تھے: **أَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَعْطِهِ سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** ﴿اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج، اور انہیں قیامت کے دن ان کا طلب کیا ہوا عطا فرما﴾۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اردگرد (صحابہ سے بھی یہی پڑھتا) سنتے تھے اور پسند فرماتے تھے کہ وہ بھی جب مؤذن کو اذان دیتا ہوا سنیں تو ایسا ہی پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مؤذن کو سن کر ایسا ہی کہا تو قیامت کے دن اسے لازمی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔‘‘

اسے امام منذری نے روایت کیا ہے۔

١٧: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١١٦، الرقم: ٣٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٣٣.

بَابٌ فِي شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِلصَّبْرِ عَلَى الْأَوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَجَهْدِهَا

﴿مدینہ طیبہ کے مصائب برداشت کرنے اور مشکلات پر صبر کرنے کے باعث شفاعتِ نبوی نصیب ہونے کا بیان﴾

١/٢١٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيْدًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے جو کوئی بھی مدینہ طیبہ کی سختی اور شدت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، احمد اور ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ٢/ ١٠٠٤، الرقم: ١٣٧٨، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل المدينة، ٥/ ٧٢٢، الرقم: ٣٩٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٩٧، الرقم: ٩١٦١، وابن حبان في الصحيح، ٩/ ٥٦، الرقم:٣٧٣٩۔

٢/٢١٨. عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوۡلُ: مَنۡ صَبَرَ عَلَى لَأۡوَائِهَا كُنۡتُ لَهُ شَهِيۡدًا أَوۡ شَفِيۡعًا يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسۡلِمٌ وَأَحۡمَدُ.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مدینہ طیبہ کی بھوک پیاس اور سختی پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣/٢١٩. عَنۡ سَعۡدِ بۡنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيۡنَ لَابَتَى الۡمَدِيۡنَةِ أَنۡ يُقۡطَعَ عِضَاهُهَا أَوۡ يُقۡتَلَ صَيۡدُهَا، وَقَالَ: أَلۡمَدِيۡنَةُ خَيۡرٌ لَهُمۡ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ، لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغۡبَةً عَنۡهَا إِلَّا أَبۡدَلَ اللهُ فِيۡهَا مَنۡ هُوَ خَيۡرٌ مِنۡهُ، وَلَا يَثۡبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأۡوَائِهَا وَجَهۡدِهَا إِلَّا كُنۡتُ لَهُ شَفِيۡعًا أَوۡ شَهِيۡدًا يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسۡلِمٌ وَعَبۡدُ بۡنُ حُمَيۡدٍ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ٢/ ١٠٠٤، الرقم: ١٣٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٥٥، الرقم: ٦٤٤٠۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل المدينة ودعاء النبي صلى الله عليه وآله وسلم فيها بالبركة، ٢/ ١٠٠٢، الرقم: ١٣٦٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٨١، الرقم: ١٥٣۔

فرمایا: میں مدینہ کے دونوں سیاہ پتھریلے کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں نہ اس کے کانٹے دار درختوں کو کاٹا جائے نہ اس کے شکار کو قتل کیا جائے۔ اور فرمایا: کاش اہلِ مدینہ جانتے کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے، جو کوئی مدینہ سے اعراض کر کے اسے چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس سے بہتر کو مدینہ میں سکونت عطا کرے گا، اور جو کوئی بھی اس کی بھوک، سختی اور مشقت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔‘‘

اسے امام مسلم اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

٤/٢٢٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه لَيَالِيَ الْحَرَّةِ، فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، وَشَكَا إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ، وَأَخْبَرَهُ أَنْ لَا صَبْرَ لَهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِيْنَةِ وَلَأْوَائِهَا، فَقَالَ لَهُ: وَيْحَكَ لَا آمُرُكَ بِذَلِكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا فَيَمُوْتُ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى.

’’ابو سعید مولیٰ مہری سے روایت ہے کہ جنگِ حرہ کے زمانہ میں اس نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر مدینہ سے چلے جانے کے بارے مشورہ کیا

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ٢/ ١٠٠٢، الرقم: ١٣٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٥٨، الرقم: ١١٥٥٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٨٧، الرقم: ٤٢٨٠، وأبويعلى في المسند، ٢/ ٤٥٥، الرقم: ١٢٦٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ١٤٤، الرقم: ١٨٥٢۔

اور ان سے مدینہ کی مہنگائی اور اپنے کثرتِ عیال کی شکایت کی اور یہ بھی بتایا کہ اب وہ مدینہ کی مشکلات پر مزید صبر نہیں کرسکتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! میں تمہیں یہاں سے چلے جانے کے بارے میں نہیں کہوں گا کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو کوئی بھی اس کی بھوک پیاس اور سختی پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔‘‘

اسے امام مسلم، احمد، نسائی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٥/٢٢١. عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ رضی الله عنه أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما فِي الْفِتْنَةِ، فَأَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوْجَ، يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! إِشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ: اقْعُدِي لَكَاعِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام یحنس سے روایت ہے کہ وہ فتنہ کے دَور میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی اثناء میں ان کی ایک لونڈی نے ان کے پاس آ کر سلام کر کے کہا: ابوعبدالرحمٰن! میں (مدینہ سے) جانا

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ٢/ ١٠٠٤، الرقم: ١٣٧٧، ومالك في الموطأ، ٢/ ٨٨٥، الرقم: ١٥٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١١٣، الرقم: ٥٩٣٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٨٧، الرقم: ٤٢٨١۔

چاہتی ہوں، ہم پر حالات تنگ ہو گئے ہیں تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: بے سمجھ (خاموشی سے) یہاں بیٹھی رہ کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی بھی اس کی بھوک پیاس اور مشقت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام مسلم، مالک، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٦/٢٢٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُ أَتَتْهُ فَقَالَتْ: إِشْتَدَّ عَلَيَّ الزَّمَانُ وَإِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الْعِرَاقِ. قَالَ: فَهَلَّا إِلَى الشَّامِ أَرْضِ الْمَنْشَرِ؟ إِصْبِرِي لَكَاعِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَبَرَ عَلَى شِدَّتِهَا وَلَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کی ایک لونڈی نے ان کے پاس آکر کہا: ہم پر حالات تنگ ہو گئے ہیں اس لیے میں عراق جانا چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا شام تو نہیں جانا جو زمینِ محشر ہے؟ نادان صبر کرکے یہاں رہو کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی بھی اس کی سختی و مشقت اور بھوک پیاس پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في فضل المدينة، ٥/ ٧١٩، الرقم: ٣٩١٨۔

٢٢٣/٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: تُفْتَحُ الْبِلَادُ وَالْأَمْصَارُ، فَيَقُوْلُ الرِّجَالُ لِإِخْوَانِهِمْ: هَلُمُّوْا إِلَى الرِّيْفِ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ. حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَهَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب شہر اور بڑے بڑے علاقے فتح ہوجائیں گے تو لوگ اپنے بھائیوں سے کہیں گے: چلو (مدینہ سے نکل کر فلاں) زرخیز اور ترقی یافتہ علاقہ میں چلیں، کاش وہ جانتے کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے۔ جو کوئی اس کی بھوک پیاس، تنگی اور مشقت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

٢٢٤/٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رِجَالًا يَسْتَنْفِرُوْنَ عَشَائِرَهُمْ يَقُوْلُوْنُ: الْخَيْرَ الْخَيْرَ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَنْفِي أَهْلَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ. وَالَّذِي نَفْسُ

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٣٨، الرقم: ٨٤٥٨.

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٣٩، الرقم: ٩٦٧٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٤٩٦، الرقم: ٤١٧٩، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٢/ ٢٧٩.

مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا يَخْرُجُ مِنهُا أَحَدٌ رَاغِبًا عَنهَا إِلَّا أَبْدَلَهَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ خَيْرًا مِنهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ. حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ اپنے خاندانوں اور قبائل کو یہ کہتے ہوئے (مدینہ سے) بھگا لے جائیں گے کہ بھلائی کی طرف چلو، خیر اور ترقی کی طرف چلو، کاش وہ جانتے کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! جو کوئی اس کی بھوک پیاس، تنگی اور مشقت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک یہ اپنے رہنے والوں (میں سے بد) کو اس طرح علیحدہ کر دیتا ہے جس طرح لوہار کی بھٹی لوہے کا کھوٹ علیحدہ کر دیتی ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! جو کوئی مدینہ سے منہ پھیر کر نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو مدینہ میں سکونت عطا کرے گا۔‘‘

اسے امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

٢٢٥/٩. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ قَالَ: تُوُفِّيَ أَخِي وَأَتَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ! إِنَّ أَخِي تُوُفِّيَ وَتَرَکَ عِيَالًا، وَلِي عِيَالٌ وَلَيْسَ لَنَا مَالٌ، وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَخْرُجَ بِعِيَالِي وَعِيَالِ أَخِي حَتَّى نَنْزِلَ بَعْضَ هَذِهِ الْأَمْصَارِ، فَيَکُوْنَ أَرْفَقَ عَلَيْنَا فِي مَعِيْشَتِنَا، قَالَ: وَيْحَکَ لَا تَخْرُجْ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ: مَنْ صَبَرَ

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢٩، الرقم: ١١٢٦٤۔

عَلَى لَأۡوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنۡتُ لَهُ شَفِيۡعًا أَوۡ شَهِيۡدًا يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ. رَوَاهُ أَحۡمَدُ.

''ابو سعید مولیٰ مہری سے روایت ہے کہ میرے بھائی کی (مدینہ میں) وفات ہوئی تو میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا: ابو سعید! میرا بھائی فوت ہوگیا ہے اور اس نے اپنا اہل وعیال چھوڑا ہے جبکہ میرے بھی اہل و عیال ہیں اور میرے پاس مال نہیں ہے، لہٰذا میرا ارادہ ہے کہ میں اپنے اور اپنے بھائی کے خاندان سمیت کسی اور علاقے میں چلا جاؤں جس سے ہماری معاشی صورتحال بہتر ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! یہاں سے نہ جاؤ کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے مدینہ کی بھوک پیاس اور مشقت پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۲۶/ ۱۰. عَنۡ عَبۡدِ اللهِ بۡنِ مُسۡلِمٍ الطَّوِيۡلِ صَاحِبِ الۡمَصَاحِفِ أَنَّ كِلَابَ بۡنَ تَلِيۡدٍ أَخَا بَنِي سَعۡدِ بۡنِ لَيۡثٍ، أَنَّهُ بَيۡنَا هُوَ جَالِسٌ مَعَ سَعِيۡدِ بۡنِ الۡمُسَيَّبِ جَاءَهُ رَسُوۡلُ نَافِعِ بۡنِ جُبَيۡرِ بۡنِ مُطۡعِمِ بۡنِ عَدِيٍّ يَقُوۡلُ: إِنَّ ابۡنَ خَالَتِكَ يَقۡرَأُ عَلَيۡكَ السَّلَامَ، وَيَقُوۡلُ: أَخۡبِرۡنِي كَيۡفَ الۡحَدِيۡثُ الَّذِي كُنۡتَ حَدَّثۡتَنِي عَنۡ أَسۡمَاءَ بِنۡتِ عُمَيۡسٍ؟ فَقَالَ سَعِيۡدُ بۡنُ الۡمُسَيَّبِ: أَخۡبِرۡهُ أَنَّ أَسۡمَاءَ بِنۡتَ عُمَيۡسٍ رضی الله عنها أَخۡبَرَتۡنِي أَنَّهَا سَمِعَتۡ رَسُوۡلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوۡلُ: لَا يَصۡبِرُ عَلَى لَأۡوَاءِ الۡمَدِيۡنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنۡتُ لَهُ

۱۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٣٦٩، الرقم: ٢٧٠٨٥، والنسائي في السنن الكبرىٰ، ٢/ ٤٨٧، الرقم: ٤٢٨٢، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٥/٤٥٧، الرقم:٣١٤٧۔

شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''صاحب المصاحف عبد اللہ بن مسلم طویل سے روایت ہے کہ بنو سعد بن لیث کا ایک شخص کلاب بن تلید، سعید بن مسیّب کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران نافع بن جبیر بن مطعم بن عدی کا قاصد آ کر کہنے لگا: آپ کی خالہ کا بیٹا آپ کو سلام کہتے ہوئے پوچھ رہا ہے: آپ مجھے اس حدیث کے بارے میں بتلایئے جو آپ نے حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا سے مجھے بیان کی تھی؟ سعید بن مسیّب نے فرمایا: تم اسے بتلانا کہ حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے مدینہ کی بھوک پیاس اور مشقت پر صبر کیا تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

اسے امام احمد، نسائی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۲۲۷. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَخْرُجُ أَحَدٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ رَاغِبًا عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَهَا اللهُ خَيْرًا مِنْهُ، وَلَا يَثْبُتُ فِيْهَا أَحَدٌ يَصْبِرُ عَلَى جَهْدِهَا وَشِدَّتِهَا حَتَّى يَمُوْتَ فِيْهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَزَّارُ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی مدینہ سے اعراض کر کے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو مدینہ میں سکونت عطا کرے گا، اور جو کوئی اس کی سختی اور مشقت پر صبر کرے گا یہاں تک کہ وہاں وفات پا

۱۱: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۲/ ٤٨٦، الرقم: ٤٢٧٩، والبزار في المسند، ٣/٣٢٧، الرقم: ١١٢٤، والأصبهاني في المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، ٤/٣٨، الرقم: ٣١٦٧۔

جائے تو میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام نسائی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۲۲۸/۱۲. عَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ: غَـلَا السَّعْرُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاشْتَدَّ الْجَهْدَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِصْبِرُوْا وَأَبْشِرُوْا فَإِنِّي قَدْ بَارَكْتُ عَلَى صَاعِكُمْ وَمَدِّكُمْ، فَكُلُوْا وَلَا تَفَرَّقُوْا فَإِنَّ طَعَامَ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامَ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامَ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الْخَمْسَةَ وَالسِّتَّةَ، وَإِنَّ الْبَرَكَةَ فِي الْجَمَاعَةِ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ خَرَجَ عَنْهَا رَغْبَةً عَمَّا فِيْهَا أَبْدَلَ اللهُ بِهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فِيْهَا، وَمَنْ أَرَادَهَا بِسُوْءٍ أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ. وَقَالَ الْمُنْذَرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عمر ﷺ سے روایت ہے کہ مدینہ میں مہنگائی کی بدولت سخت تنگی ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (صحابہ کرام ﷺ سے مخاطب ہوتے ہوئے) فرمایا: تم صبر کرو اور خوشخبری سناؤ کہ میں نے تمہارے ناپ تول کے پیمانوں میں برکت کی دعا کی ہے۔ تم مل کر کھاؤ اور جدا جدا نہ ہوا کرو کیونکہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرے گا اور دو کا کھانا چار کے لیے، چار کا کھانا پانچ اور چھ اشخاص کو کافی ہوگا اور یقیناً جماعت میں برکت ہے۔ جس نے مدینہ کی بھوک پیاس اور مشقت و سختی پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کی

۱۲: أخرجه البزار في المسند، ۱/ ۲٤۰، الرقم: ۱۲۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۱٤٥، الرقم: ۱۸٥۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۳۰٥۔

شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا، اور جو کوئی مدینہ سے منہ موڑ کے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو مدینہ میں سکونت عطا کرے گا، اور جس نے اس کے ساتھ کسی قسم کی برائی کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ اُسے (دوزخ میں) اِس طرح پگھلائے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے۔‘‘

اسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے کہا ہے: اس کی اسناد جید ہے، اور امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کے رِجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٢٩/١٣. عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی الله عنه قَالَ: أَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى قَبْرِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی الله عنه، فَجَعَلُوْا يَجُرُّوْنَ النَّمِرَةَ عَلَى وَجْهِهِ فَتَنْكَشِفُ قَدَمَاهُ وَيَجُرُّوْنَهَا عَلَى قَدَمَيْهِ فَيَنْكَشِفُ وَجْهُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِجْعَلُوْهَا عَلَى وَجْهِهِ، وَاجْعَلُوْا عَلَى قَدَمَيْهِ مِنْ هَذَا الشَّجَرِ، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ فَإِذَا أَصْحَابُهُ يَبْكُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُوْنَ إِلَى الْأَرْيَافِ، فَيُصِيْبُوْنَ بِهَا مَطْعَمًا وَمَلْبَسًا وَمَرْكَبًا، أَوْ قَالَ: مَرَاكِبَ، فَيَكْتُبُوْنَ إِلَى أَهْلِيْهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا، فَإِنَّكُمْ بِأَرْضٍ مَجَازٍ جَدُوْبَةٍ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، وَلَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعاً وَشَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/ ٢٦٥، الرقم: ٥٨٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٤٥، الرقم: ١٨٥٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/ ٣٠٠، وأيضاً في، ٦/١١٩۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو اُسید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ (کو دفناتے وقت ان) کی قبر پر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ صحابہ اونی چادر سے ان کا چہرہ ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اس کو ان کے قدموں پر کرتے تو چہرہ ننگا رہ جاتا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اس چادر کو ان کے چہرے پر ڈال دو اور ان کے پاؤں اس درخت کے پتوں سے ڈھانپ دو۔ بیان کرتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا سر اٹھایا تو آپ کے صحابہ یہ (کمپرسی کی حالت) دیکھ کر رونے لگے اسوقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ مدینہ سے دوسروں علاقوں کی طرف نکلیں گے تو وہاں انہیں کھانا پینا، لباس اور سواری یا فرمایا: سواریاں میسر ہوں گی تو وہ اپنے خاندان والوں کو لکھیں گے کہ ہمارے پاس آجاؤ، تم تو اخروٹ والی خشک و بنجر سرزمین میں ہو، کاش وہ جانتے کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے۔ جو کوئی بھی اس کی بھوک پیاس اور مشقت و سختی پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے اس کی اِسناد کو حسن کہا ہے۔

١٤/٢٣٠. عَنْ أَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ مَرَّ بِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي أَيُّوْبَ وَهُمَا قَاعِدَانِ عِنْدَ مَسْجِدِ الْجَنَائِزِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: تَذْكُرُ حَدِيْثًا حَدَّثَنَاهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي هَذَا الْمَجْلِسِ الَّذِي

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٥٣، الرقم: ٣٩٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد۔

نَحْنُ فِيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ! عَنِ الْمَدِيْنَةِ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزْعَمُ: أَنَّهُ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُفْتَحُ فِيْهِ فَتَحَاتُ الْأَرْضِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهَا رِجَالٌ يُصِيْبُوْنَ رَخَاءً وَعَيْشًا وَطَعَامًا، فَيَمُرُّوْنَ عَلَى إِخْوَانٍ لَهُمْ حُجَّاجًا أَوْ عُمَّارًا، فَيَقُوْلُوْنَ: مَا يُقِيْمُكُمْ فِي لَأْوَاءِ الْعَيْشِ وَشِدَّةِ الْجُوْعِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَذَاهِبٌ وَقَاعِدٌ، حَتَّى قَالَهَا مِرَارًا. وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَا يَثْبُتُ بِهَا أَحَدٌ فَيَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا حَتَّى يَمُوْتَ إِلَّا كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام افلح سے روایت ہے کہ اس کا گزر حضرت زید بن ثابت اور ابو ایوب رضی اللہ عنہما کے پاس سے ہوا جبکہ وہ جنازہ گاہ کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے ایک نے دوسرے اپنے ساتھی سے کہا: آپ کو وہ حدیث یاد ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ نے اس مجلس میں ہمیں بیان فرمائی جس میں ہم موجود تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں! مدینہ کے متعلق، میں نے آپ ﷺ کو سنا اور آپ گمان کرتے: عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں زمینی فتوحات ہوں گی تو لوگ آسودہ حالی، عیش وعشرت اور معاشی خوشحالی کی تلاش میں ان کی طرف نکل کھڑے ہوں گے۔ وہ حج کرنے والے یا عمرہ کرنے والے بھائیوں کے پاس سے گزریں گے تو انہیں کہیں گے: کس چیز نے تم کو سختی ومشقت اور بھوک پیاس کی شدت میں رکھا ہوا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: پس (ان میں سے بعض) جانے والے اور بعض وہیں رہنے والے ہوں گے، آپ ﷺ نے یہ جملہ کئی بار فرمایا۔ اور (فرمایا) مدینہ ان کے لئے بہتر ہے، جو کوئی بھی اس کی بھوک پیاس اور مشقت پر صبر کرتے ہوئے ثابت قدم رہے گا یہاں تک کہ وفات

پا جائے تو میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٢٣١/١٥. عَنْ أَبِي قَزَعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ بِأَحَدِ الْحَرَمَيْنِ مَكَّةَ أَوِ الْمَدِيْنَةِ، بُعِثَ مِنَ الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَبُوْبَكْرٍ الْقَبَّابُ: هٰكَذَا فِي كِتَابِي وَوَجَدْتُ فِي نُسْخَةٍ أُخْرَى مِنَ الْآمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ فَصَبَرَ عَلٰى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا وَشَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’ابو قزعہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص نے بتایا کہ اس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مکہ یا مدینہ حرمین میں سے کسی ایک میں فوت ہو گیا، وہ اسی زمین سے اٹھایا جائے گا۔ ابو بکر قبّاب فرماتے ہیں: اسی طرح میری کتاب میں لکھا ہوا ہے، اور میں نے دوسرے نسخہ میں لکھا ہوا دیکھا کہ قیامت کے دن (وہ شخص) امن پانے والوں میں سے اٹھایا جائے گا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مدینہ میں سکونت اختیار کی اور اس کی بھوک پیاس اور مشقت پر صبر کیا تو قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔‘‘

اسے امام ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١٥: أخرجه ابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢/ ٦١، الرقم: ٧٥٦۔

بَابٌ فِي شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَنْ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ أَوْ زَارَ قَبْرَهُ وَبِأَسْبَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ

﴿مدینہ طیبہ میں وفات پانے، آپ ﷺ کی قبرِ انور کی زیارت کرنے اور دیگر اَسباب کے باعث شفاعتِ نبوی کا بیان﴾

١/٢٣٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا، فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوْتُ بِهَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مدینہ منورہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیے کیونکہ میں یہاں مرنے والوں کی شفاعت کروں گا۔‘‘

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في فضل المدينة، ٥/٧١٩، رقم: ٣٩١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٠٤، الرقم: ٥٨١٨، وابن حبان في الصحيح، ٩/ ٥٧، الرقم: ٣٧٤١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٤٩٨، الرقم: ٤١٨٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ١٤٦، الرقم: ١٨٥٩، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٢٥٥، الرقم: ١٠٣١۔

اسے امام ترمذی، احمد اور ابنِ حبان نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢/٢٣٣. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ رضی الله عنها أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا، فَإِنِّي أَشْفَعُ لَهُ أَوْ أَشْهَدُ لَهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت صفیہ بنتِ ابی عبید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مدینہ منورہ میں فوت ہونے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیے کیونکہ میں اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔‘‘

اسے امام نسائی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣/٢٣٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

’’حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

٢: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٨٨، الرقم: ٤٢٨٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/ ٣٣١، الرقم: ٨٢٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٤٩٧، الرقم: ٤١٨٣، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/ ٢٥٥، الرقم: ١٠٣٢۔

٣: أخرجه الدارقطني في السنن، ٢/ ٢٧٨، الرقم: ١٩٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/ ٢٤٥، وأيضاً في شعب الإيمان، ٣/ ٤٩٠، الرقم: ٤١٥٩۔

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہوگئی۔‘‘

اسے امام دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤/٢٣٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ جَاءَنِي زَائِراً لَا يَعْلَمُهُ حَاجَةً إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بھی زیارت کرنے والا میرے پاس آتا ہے اور اسے میری زیارت کے سوا کوئی اور حاجت نہیں ہوتی تو مجھ پر یہ لازم ہے کہ میں قیامت کے دن اس کے لئے شفاعت کروں۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥/٢٣٦. عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ زَارَ قَبْرِي، أَوْ قَالَ: مَنْ زَارَنِي كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا، وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللهُ فِي الْآمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/ ٢٩١، الرقم: ١٣١٤٩، وأيضاً في الأوسط، ٥/١٦، الرقم: ٤٥٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/ ٢۔

٥: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٥/ ٢٤٥، الرقم: ١٠٠٥٣، وأيضاً في شعب الايمان، ٣/ ٤٨٩، الرقم: ٤١٥٣، والطيالسي في المسند، ١/١٢، الرقم: ٦٥۔

ہوئے سنا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، یا فرمایا: جس نے میری زیارت کی تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔ جو شخص حرمین میں سے کسی ایک میں فوت ہوگیا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن امن پانے والوں میں سے اٹھائے گا۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۶/۲۳۷. عَنْ صُمَيْتَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ، فَمَنْ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت صمیتہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مدینہ منورہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیے، پس جو مدینہ میں فوت ہوا میں اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷/۲۳۸. عَنْ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/ ٣٣١، الرقم: ٨٢٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٤٩٧، الرقم: ٤١٨٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ١٤٦، الرقم: ١٨٦١، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٧/ ٧٤٨، الرقم: ١١٤١٨، والصيداوي في معجم الشيوخ، ١/٣٥٣۔

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/ ٢٩٤، الرقم: ٧٤٧، وابن أبى عاصم في الآحاد والمثاني، ٦/ ٦٥، الرقم: ٣٢٧٥، والبيهقي في شعب —

قَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ، فَإِنَّهُ لَا يَمُوْتُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مدینہ منورہ میں مرنے کی استطاعت رکھے تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیے، پس جو بھی مدینہ میں فوت ہوا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔‘‘

اسے امام طبرانی، ابن ابی عاصم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۸/۲۳۹. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ امْرَأَةٍ يَتِيْمَةٍ كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ فَإِنَّهُ مَنْ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

--------- الإيمان، ۳/ ٤۹۸، الرقم: ٤۱۸٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۱٤٦، الرقم: ۱۸٦۳، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ۷/٦۹۲، الرقم: ۱۱۲۷۵۔

۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲٤/ ۳۳۲، الرقم: ۸۲۵، ۸۲٦، وابن أبی عاصم في الآحاد والمثاني، ٦/ ۱۷، الرقم: ۳۱۹٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۱٤٦، الرقم:۱۸٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۳۰٦۔

’’حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم ایک یتیم صحابیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں جو حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مدینہ منورہ میں مرنے کی استطاعت رکھے تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیے کیونکہ جو بھی مدینہ میں فوت ہوا میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے اس کی اِسناد کو حسن لکھا ہے۔

٩/٢٤٠. عَنۡ سَلۡمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ: مَنۡ مَاتَ فِي أَحَدِ الۡحَرَمَيۡنِ، اسۡتَوۡجَبَ شَفَاعَتِي وَكَانَ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ مِنَ الۡآمِنِيۡنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الۡمُعۡجَمِ الۡكَبِيۡرِ وَالۡبَيۡهَقِيُّ.

’’حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص حرمین میں سے کسی ایک میں فوت ہوگیا وہ میری شفاعت کا ضرور مستحق ہوگا اور وہ قیامت کے دن امن پانے والوں میں سے ہوگا۔‘‘

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠/٢٤١. عَنۡ عَبۡدِ اللهِ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ٢٤٠، الرقم: ٦١٠٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٤٦٩، الرقم: ٤١٨٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/ ٣١٩۔

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/ ٢٠١، الرقم: ١٠٤٦٢، وأيضاً في الأوسط، ٦/ ٥٣، الرقم: ٥٧٧٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/ ١٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٢٩٧۔

اللهِ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ﴾ [النساء، ٤: ١٧٣]، قَالَ: أُجُوْرُهُمْ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، وَيَزِيْدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ الشَّفَاعَةَ، لِمَنْ وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ لِمَنْ صَنَعَ إِلَيْهِمُ الْمَعْرُوْفَ فِي الدُّنْيَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وہ انہیں پورے پورے اجر عطا فرمائے گا اور (پھر) اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا﴾ [النساء، ٤: ١٧٣] کے بارے (تفسیر کرتے ہوئے) فرمایا: ان کے اجر کے باعث وہ انہیں جنت میں داخل کرے گا اور اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا، وہ فضل شفاعت ہے۔ شفاعت کا مستحق وہ ہوگا جس نے دنیا میں نیکی کی ہوگی۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٢/١١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ زَارَنِي بِالْمَدِيْنَةِ مُحْتَسِبًا، كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

١١: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٤٨٩، الرقم: ٤١٥٧، والعجلوني في كشف الخفاء، ٢/ ٣٢٩، الرقم: ٢٤٨٩.

وأخرج العسقلاني في لسان الميزان، ٦/ ٢٩، الرقم: ١٠٧، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٦/ ٤١٥، الرقم: ٨٤٩٤:

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَمْ تَنْزَعْهُ حَاجَةٌ إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے خلوصِ نیت سے مدینہ منورہ حاضر ہوکر میری زیارت کا شرف حاصل کیا، میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۲٤۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا مِنْ عَبْدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي إِلَّا وَكَّلَ اللهُ بِهِ مَلَكٌ يُبْلُغُنِي، وَكَفَى أُمُرَ آخِرَتِهِ وَدُنْيَاهُ وَكُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو مجھے اس کا درود پہنچاتا ہے اور یہ درود اس کے دنیا و آخرت کے معاملات کو کفایت کرجاتا ہے اور میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہ اور شفیع ہوں گا۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۲٤٤. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا

۱۲: أخرجه البيهقي في شعب الايمان، ۳/ ٤۸۹، الرقم: ٤۱٥٦۔

۱۳: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۲/ ۲۷۰، الرقم: ۱۷۲٦، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ۱/ ٤۳، ٤٤

وأخرج الرافعي في التدوين في أخبار قزوين، ٤/ ۱۲٥، والسيوطي في مفتاح الجنة في الإحتجاج بالسنة، ۱/ ٦۷:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي ــ

حَدُّ الْعِلْمِ إِذَا حَفِظَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا مِنْ أَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللهُ فَقِيْهاً وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اس علم کی حد کیا ہے جسے یاد کر لینے کے بعد آدمی فقیہ بن جاتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جو میرا امتی دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرلے، اللہ تعالیٰ اسے (قبر سے) فقیہ اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۵/ ۱۴. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَضَى لِأَخِيْهِ حَاجَةً، كُنْتُ وَاقِفًا عِنْدَ مِيْزَانِهِ فَإِنْ رَجَحَ وَإِلَّا شَفَعْتُ لَهُ.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی کوئی حاجت پوری کی، میں (روزِ قیامت) میزان کے قریب کھڑا ہوں گا پس اگر وہ نیکیوں کی طرف جھک گیا (تو ٹھیک) ورنہ میں اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام ابونعیم اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۶/ ۱۵. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا شَفِيْعٌ

.... أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا مِنَ السُّنَّةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۴: أخرجه الأصبهاني في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٦/ ٣٥٣۔

۱۵: أخرجه الأصبهاني في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ١/ ٣٦٨۔

لِكُلِّ رَجُلَيْنِ اتَّخَيَا فِي اللهِ مِنْ مَبْعَثِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ.

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے مبعوث کیے جانے سے لے کر قیامت کے دن تک ان دو شخصوں میں سے ہر ایک کے لئے شفاعت کروں گا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنا تعلق قائم کر رکھا ہو۔''

اسے امام ابو نعیم اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۲٤۷. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: شَفَاعَتِي لِأُمَّتِي مَنْ أَحَبَّ أَهْلَ بَيْتِي وَهُمْ شِيْعَتِي. رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

''حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت میری امت میں اس کے لئے ہے جس نے میرے اہلِ بیت سے محبت کی، اور وہ (یعنی میرے اہلِ بیت) میرا گروہ ہے۔''

اسے امام خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۱٦: أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۲/۱٤٦، الرقم: ٥٦۳، والهندي في كنزالعمال، ۱٤/۳۹۹، الرقم: ۳۹۰٥۷۔

بَابٌ فِي شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِأُنَاسٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

﴿جنت میں بغیر حساب داخل ہونے والے لوگوں کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کا بیان﴾

۱/۲۴۸. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی الله عنه قَالَ: لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّوْنَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، حَتَّى رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيْمٌ، قُلْتُ: مَا هَذَا؟ أُمَّتِي هَذِهِ؟ قِيْلَ: بَلْ هَذَا مُوْسَى وَقَوْمُهُ، قِيْلَ: أُنْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَإِذَا

۱: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: الطب، باب: من اكتوی أو كوی غيره، ۵/۲۱۵۷، الرقم: ۵۳۷۸، وأيضاً في كتاب: الرقاق، باب: ومن يتوكل على الله فهو حسبه، ۵/۲۳۸۵، الرقم: ۶۱۰۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ۱/ ۱۹۹، الرقم: ۲۲۰، والترمذی في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق، باب: ما جاء في صفة أواني الحوض، ۴/ ۶۳۱، الرقم: ۲۴۴۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۷۱، الرقم: ۲۴۴۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۳۳۹، الرقم: ۶۴۳۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/۳۹۴۔

سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأُفُقَ، ثُمَّ قِيْلَ لِي: أُنْظُرْ هَا هُنَا! وَهَا هُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ، فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأُفُقَ، قِيْلَ: هَذِهِ أُمَّتُکَ! وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ، فَأَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوْا: نَحْنُ الَّذِيْنَ آمَنَّا بِاللهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُوْلَهُ، فَنَحْنُ هُمْ أَوْ أَوْلَادُنَا الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي الْإِسْلَامِ فَإِنَّا وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَخَرَجَ فَقَالَ: هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ، فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ: أَ مِنْهُمْ أَنَا يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ! فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَ مِنْهُمْ أَنَا؟ قَالَ: سَبَقَکَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَغَيْرُهُمْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: دم صرف نظرِ بد یا زہریلے جانور کے کاٹنے سے (کیا جاتا) ہے۔ میں نے اس کا ذکر سعید بن جبیر سے کیا تو انہوں نے کہا: ہم سے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر سابقہ امتیں پیش کی گئیں تو ایک ایک اور دو دو نبی گزرنے لگے جن کے ساتھ ایک جماعت تھی اور کسی نبی کے ساتھ کوئی نہ تھا یہاں تک کہ ایک جمِ غفیر میرے سامنے پیش کیا گیا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ یہ میری امت ہے؟ کہا گیا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ کہا گیا: آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھیں تو میں نے اچانک دیکھا کہ ایک جمِ غفیر نے افق کو گھیرا ہوا ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا: ادھر دیکھئے اور اور ادھر آسمان کے کناروں کی طرف بھی دیکھئے تو دیکھا کہ اس جمِ غفیر نے ہر طرف سے آسمان کو گھیرا ہوا ہے۔ کہا گیا: یہ آپ کی امت ہے! ان میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب

کے جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے اور مزید وضاحت نہ فرمائی۔ لوگ باہم بات چیت کرتے ہوئے کہنے لگے: (بغیر حساب جنت میں جانے والے) وہ لوگ ہم ہی ہیں کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی اتباع کی، پس وہ ہم ہی ہیں یا ہماری اولاد ہے جو اسلام پر پیدا ہوئی کیونکہ ہم تو دورِ جاہلیت میں پیدا ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ نے تشریف لا کر فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کرائیں گے، نہ بدفالی لیں گے، نہ داغ لگوا کر علاج کرائیں گے اور اپنے رب پر توکل کریں گے۔ عکاشہ بن محصن نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: کیا میں ان میں سے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ اس بارے میں تجھ پر پہل لے گیا ہے۔''

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم، ترمذی، ابنِ کثیر اور دیگر ائمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۹/۲. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ، شَكَّ فِي أَحَدِهِمَا،

۲: أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب، ٥/ ٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٧، وأيضاً في کتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ٣/ ١١٨٦،الرقم: ٣٠٧٥، وأيضاً في کتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٥/٢٣٩٩، الرقم: ٦١٨٧، ومسلم في الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/ ١٩٨، الرقم: ٢١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٣٥، الرقم: ٢٢٨٣٩، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٤۔

مُتَمَاسِكِيْنَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ، وَوُجُوْهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد (بغیر حساب و عذاب کے) جنت میں داخل ہوں گے، (راوی کو دونوں میں سے ایک کا شک ہے) یہ ایک دوسرے کو (نسبت کی وجہ سے باہم) تھامے ہوئے ہوں گے یہاں تک کہ ان کا پہلا (قیادت کرنے والا) اور آخری شخص جنت میں داخل ہوجائے گا۔ ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔''

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم، احمد بن حنبل اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

٣/٢٥٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، تُضِيءُ وُجُوْهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ٥/ ٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٦، وأيضاً في كتاب: اللباس، باب: البُرُوْد والحِبَرَة والشَّمْلَة، ٥/٢١٨٩، الرقم: ٥٤٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/ ١٩٧، الرقم: ٢١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٠٠، الرقم: ٩٢٠٢، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٩٢، الرقم: ٩٧٠، إسناده صحيح، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٤۔

الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: سَبَقَکَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے ستر ہزار افراد کا گروہ (بغیر حساب کے) جنت میں داخل ہو گا جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عکاشہ بن محصن نے اپنی اون کی چادر کو بلند کرتے ہوئے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اس کو ان میں شامل فرما لے، پھر ایک انصاری شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل کر لے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔''

اسے امام بخاری، مسلم، احمد اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

۴/۲۵۱. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا! وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى

۴: أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ۵/ ۲۳۹۶، الرقم: ۶۱۷۵۔

الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ، قَالَ: هٰؤُلَاءِ أُمَّتُکَ! وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: کَانُوْا لَا يَکْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَکَّلُوْنَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُکَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ: اُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: أَللّٰهُمَّ! اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ، قَالَ: أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: سَبَقَکَ بِهَا عُکَّاشَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر سابقہ اُمتیں پیش کی گئیں تو ایک نبی گزرنے لگے جن کے ساتھ کثیر تعداد تھی، کسی نبی کے ساتھ گروہ تھا، کسی نبی کے ساتھ دس افراد تھے، اور کسی نبی کے ساتھ پانچ افراد تھے، اور کوئی نبی اکیلا ہی تھا، اسی دوران میں نے ایک جمِ غفیر دیکھا تو پوچھا: جبرئیل! یہ میری امت ہے؟ اس نے کہا: نہیں! بلکہ آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھیں تو میں نے عظیم جمِ غفیر دیکھا۔ اس نے کہا: یہ آپ کی امت ہے؟ ان میں سے پہلے ستر ہزار افراد بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے کہا: کیوں؟ اس نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو نہ داغ لگوا کر علاج کراتے تھے، نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کراتے تھے، نہ بدشگونی لیتے تھے اور اپنے رب پر کاملاً توکل کرتے تھے۔ پس عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اسے ان میں شامل فرما لے، پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ اس پر تجھ سے پہل لے گیا ہے۔‘‘

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۵/۲۵۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ: أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے تو ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اس کو ان میں شامل فرما لے، پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔‘‘

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۶/۲۵۳. عَنْ عِمْرَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ۱/ ۱۹۷، الرقم: ۲۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۰۲، الرقم: ۸۰۱۶، وابن راهويه في المسند، ۱/۱۴۳، الرقم: ۷۶، وابن منده في الإيمان، ۲/۸۹۴، الرقم: ۹۷۴۔

۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ۱/ ۱۹۸، الرقم: ۲۱۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/ ۱۸۳، الرقم: ۴۲۷، وابن كثير—

مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ. قَالُوْا: وَمَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ، فَقَالَ: أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: أَنْتَ مِنْهُمْ، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: سَبَقَکَ بِهَا عُكَّاشَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو نہ داغ لگوا کر علاج کرائیں گے، نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کرائیں گے اور اپنے رب پر کامل توکل کریں گے۔ عکاشہ نے کھڑے ہوکر عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرما لے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تُو اُن میں سے ہے۔ فرماتے ہیں: ایک اور شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ اس معاملے میں تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔‘‘

اسے امام مسلم، طبرانی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

٢٥٤/٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما (فِي طَوِيْلِ الْحَدِيْثِ)

.... في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٤۔

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٧٧، الرقم: ١٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٤٥، الرقم: ١٤٧٢١، ورواه مرفوعًا، وعبد الله بن أحمد بن حنبل في السنة، ١/ ٢٤٨، الرقم: ٤٥٧، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٢٥، الرقم: ٨٥١، إسناده صحيح، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٤۔٣٩٥۔

قَالَ: ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُوْنَ، فَتَنْجُوْ أَوَّلُ زُمْرَةٍ، وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَا يُحَاسَبُوْنَ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَأَضْوَإِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ كَذٰلِکَ ...... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما (سے طویل حدیث روایت ہے) فرماتے ہیں: پھر قیامت کے دن مؤمنین نجات پائیں گے تو سب سے پہلے ایسی جماعت نجات پائے گی جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، وہ ستر ہزار افراد ہوں گے جن سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔ پھر (وہ مومن نجات پائیں گے) جو ان سے متصل ہوں گے (اور جن کے چہرے) آسمان کے ستاروں کی مانند چمکتے ہوں گے پھر اسی طرح سلسلہ جاری رہے گا۔‘‘

اسے امام مسلم، احمد اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

٢٥٥/٨. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ بِالْمَوْسِمِ فَرَاثَتْ عَلَيَّ أُمَّتِي، قَالَ: فَرَأَيْتُهُمْ

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٥٤، الرقم: ٤٣٣٩، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٤٤٧، الرقم: ٦٠٨٤، والطيالسي في المسند، ١/٤٧، الرقم: ٣٥٢، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٤٦٠، الرقم: ٨٢٧٨، وأبويعلى في المسند، ٩/ ٢٣٣، الرقم: ٥٣٤٠، والبخاري في الأدب المفرد، ١/ ٣١٤، الرقم: ٩١١، وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣٠٤، وقال: رواه أحمد مطولاً ومختصراً، ورواه أبو يعلى، ورجالهما في المطول رجال الصحيح، وأورده ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٤، وقال: رواه الحافظ الضياء المقدسي، وقال: هذا عندي على شرط مسلم۔

فَأَعْجَبَتْنِي كَثْرَتُهُمْ وَهَيْئَاتُهُمْ قَدْ مَلَئُوا السَّهْلَ وَالْجَبَلَ، فَقَالَ: أَرَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ لَکَ مَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعِيْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَهُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَلَا يَكْتَوُوْنَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهُ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: سَبَقَکَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ كَثِيْرٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) جمع ہونے کے مقام پر مجھے سابقہ امتیں دکھائی جائیں گی تو میری امت میرے پاس حاضر ہونے میں تاخیر کرے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر جب میں اپنے امتیوں کو دیکھوں گا تو مجھے ان کی کثرت اور تعداد پر تعجب ہو گا کہ انہوں نے پہاڑوں اور وادیوں کو بھرا ہو گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مجھ سے پوچھے گا: محمد (ﷺ)! کیا آپ راضی ہیں؟ میں عرض کروں گا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ کی خاطر ان میں وہ ستر ہزار امتی بھی شامل ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کراتے ہیں، نہ بدشگونی لیتے ہیں، نہ داغ لگوا کر علاج کراتے ہیں اور اپنے رب پر کاملاً توکل کرتے ہیں۔ پس عکاشہ بن محصن نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا کی، پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ اس معاملے میں

تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔‘‘

اسے امام احمد، ابنِ حبان، طیالسی، حاکم اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

٩/٢٥٦. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنهما قَالَ: أَكْثَرْنَا الْحَدِيْثَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، ثُمَّ غَدَوْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ اللَّيْلَةَ بِأُمَمِهَا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ يَمُرُّ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، حَتَّى مَرَّ عَلَيَّ مُوْسٰى مَعَهُ كَبْكَبَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ، فَأَعْجَبُوْنِي، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ لِي: هٰذَا أَخُوْكَ مُوْسٰى، مَعَهُ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ، قَالَ قُلْتُ: فَأَيْنَ أُمَّتِي؟ فَقِيْلَ لِي: أُنْظُرْ عَنْ يَمِيْنِكَ. فَنَظَرْتُ، فَإِذَا الظِّرَابُ قَدْ سُدَّ بِوُجُوْهِ الرِّجَالِ، ثُمَّ قِيْلَ لِي: أُنْظُرْ عَنْ يَسَارِكَ. فَنَظَرْتُ، فَإِذَا الْأُفُقُ قَدْ سُدَّ بِوُجُوْهِ الرِّجَالِ، فَقِيْلَ لِي: أَرَضِيْتَ؟ فَقُلْتُ: رَضِيْتُ يَا رَبِّ! رَضِيْتُ يَا رَبِّ! قَالَ: فَقِيْلَ لِي إِنَّ مَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعِيْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٠١، الرقم: ٣٨٠٦، حديث صحيح، والبزار في المسند، ٤/٦٧١، الرقم: ١٤٤١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٦، الرقم: ٩٧٦٦، والحاكم في المستدرك، ٤/٦٢١، الرقم: ٨٧٢١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٣، وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٠٦، وقال: رواه أحمد بأسانيد، والبزار أتم منه، والطبراني وأبو يعلى بإختصار كثير، وأحد أسانيد أحمد والبزار، رجاله رجال الصحيح۔

النَّبِيُّ ﷺ: فِدًا لَكُمُ أَبِي وَأُمِّي، إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ السَّبْعِيْنَ الْأَلُفِ، فَافْعَلُوْا، فَإِنْ قَصَّرْتُمْ، فَكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِ الظِّرَابِ، فَإِنْ قَصَّرْتُمْ، فَكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِ الْأُفُقِ، فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ ثَمَّ نَاسًا يَتَهَاوَشُوْنَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ: أُدْعُ اللهَ لِي، يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَنْ يَجْعَلَنِي مِنَ السَّبْعِيْنَ؟ فَدَعَا لَهُ، فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: أُدْعُ اللهَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: قَدْ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. قَالَ: ثُمَّ تَحَدَّثْنَا، فَقُلْنَا: مَنْ تَرَوْنَ هٰؤُلَاءِ السَّبْعُوْنَ الْأَلُفُ؟ قَوْمٌ وُلِدُوْا فِي الْإِسْلَامِ، لَمْ يُشْرِكُوْا بِاللهِ شَيْئًا حَتَّى مَاتُوْا؟ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ كَثِيْرٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم نے ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس کثرت سے باتیں کیں، پھر جب دن کے پہلے وقت میں ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کو مجھ پر (خواب میں) تمام انبیاء اپنی امتوں سمیت پیش کیے گئے تو بعض نبی اپنے تین امتیوں کے ساتھ جا رہے تھے، کسی کے ساتھ ایک جماعت تھی، کسی کے ساتھ دس افراد تھے اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قومِ بنی اسرائیل کے ایک بڑے گروہ کے ساتھ میرے پاس سے گزرے جس سے مجھے تعجب ہوا۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ مجھ سے کہا گیا: یہ آپ کے بھائی موسیٰ اپنی قوم بنی اسرائیل کے ساتھ ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میری امت کہاں ہے؟ مجھ سے کہا گیا: اپنے دائیں طرف دیکھیں تو میں نے ایک

وادی دیکھی جو انسانوں کے چہروں سے ڈھکی ہوئی تھی۔ پھر مجھ سے کہا گیا: اپنے بائیں طرف دیکھیں تو میں نے دیکھا کہ آسمان کے کنارہ تک ساری جگہ انسانوں کے چہروں سے ڈھکی ہوئی تھی۔ مجھے کہا گیا: کیا آپ (اتنی کثیر امت ہونے پر) راضی ہیں؟ میں نے کہا: میں راضی ہوں میرے رب! میں راضی ہوں میرے رب! آپ ﷺ فرماتے ہیں: مجھ سے کہا گیا: ان کے ساتھ (آپ کے) ستر ہزار امتی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (اپنے صحابہ سے) فرمایا: میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں، اگر تم استطاعت رکھتے ہو کہ ان ستر ہزار میں سے ہوں تو ایسا کرو، اگر تم نے (اعمال میں) کمی کی تو وادی والوں میں سے ہو گے اور اگر (ان کے مقابلہ میں بھی) کمی ہوئی تو اہلِ افق میں سے ہو گے۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے دیکھا آپ نے لوگوں کی اصلاح کردی جس سے وہ مضطرب ہوگئے۔ عکاشہ بن محصن نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کریں کہ وہ مجھے ان ستر (ہزار) میں سے بنا دے تو آپ نے اس کے لیے دعا کی، ایک اور شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے بھی دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان (ستر ہزار) میں سے بنا دے تو آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا ہے۔ اس نے عرض کیا: پھر ان کے بارے میں کچھ ہمیں بتائیں؟ (صحابہ کہتے ہیں) ہم نے کہا: تمہارے خیال میں، وہ ستر ہزار کون ہیں؟ کیا وہ ہیں؟ جو اسلام میں پیدا ہوئے اور انہوں نے مرتے دم تک شرک نہیں کیا؟ حضور ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو نہ داغ لگوا کر علاج کرائیں گے اور نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کرائیں گے اور نہ بدشگونی کریں گے اور اپنے رب پر توکل کریں گے۔‘‘

اسے امام احمد، بزار، طبرانی، حاکم اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: اس حدیث کی اِسناد صحیح ہے۔

١٠/٢٥٧. عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ ﷺ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْكَدِيْدِ، أَوْ قَالَ: بِقُدَيْدٍ، فَجَعَلَ رِجَالٌ مِنَّا يَسْتَأْذِنُوْنَ إِلَى أَهْلِيْهِمْ، فَيَأْذَنُ لَهُمْ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَكُوْنُ شِقُّ الشَّجَرَةِ الَّتِي تَلِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَبْغَضَ إِلَيْهِمْ مِنَ الشِّقِ الْآخَرِ، فَلَمْ نَرَ عِنْدَ ذٰلِکَ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا بَاكِيًا، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الَّذِي يَسْتَأْذِنُکَ بَعْدَ هَذَا، لَسَفِيْهٌ، فَحَمِدَ اللهَ، وَقَالَ حِيْنَئِذٍ: أَشْهَدُ عِنْدَ اللهِ لَا يَمُوْتُ عَبْدٌ، يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ ثُمَّ يُسَدِّدُ إِلَّا سُلِکَ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: وَقَدْ وَعَدَنِي رَبِّي عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، وَإِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ لَّا يَدْخُلُوْهَا حَتَّى تَبَوَّؤُوْا أَنْتُمْ، وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِكُمْ وَأَزْوَاجِكُمْ وَذُرِّيَّاتِكُمْ مَسَاكِنَ فِي الْجَنَّةِ. وَقَالَ: إِذَا مَضَى نِصْفُ اللَّيْلِ، أَوْ قَالَ: ثُلُثَا اللَّيْلِ يَنْزِلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: لَا أَسْأَلُ عَنْ عِبَادِي أَحَدًا غَيْرِي، مَنْ ذَا يَسْتَغْفِرُنِي؟ فَأَغْفِرَ لَهُ، مَنِ الَّذِي يَدْعُوْنِي؟ أَسْتَجِيْبَ لَهُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي؟ أُعْطِيَهِ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ.

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٦، الرقم: ١٦٢١٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/ ٥١، الرقم: ٤٥٥٨، والطيالسي في المسند، ١٨٢/١، الرقم: ١٢٩١، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء، ٢٨٦/٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ٢٠، وقال: رجاله موثقون، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣٩٥/١، وقال: قال الضياء: هذا عندي على شرط مسلم۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالطَّيَالِسِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت رِفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم (کسی سفر میں) حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے تو ہم کدید یا قدید کے مقام پر تھے کہ لوگ اپنے اہل وعیال کے پاس جانے کے لئے اجازت طلب کرنے لگے تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ پھر حضور ﷺ نے کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کے رسول کے ساتھ ملے ہوئے (ایمان کے) درخت کا کنارہ انہیں دوسرے (کفر ونفاق کے) کنارے سے زیادہ مبغوض ہے۔ (راوی فرماتے ہیں:) اس بات پر ہم نے ہر ایک کو آنسو بہاتے دیکھا۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: اب اس کے بعد جو بھی آپ سے اجازت طلب کرے گا وہ بیوقوف وجاہل ہے۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کے بعد اسی وقت فرمایا: میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں جو بندہ اس حال میں مرے گا کہ صدقِ دل سے اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں پھر راہِ حق کی طرف رہنمائی کرے تو اسے جنت کی راہ پر چلایا جائے گا۔ آپ ﷺ نے (مزید) فرمایا: میرے رب عزوجل نے مجھ سے میری امت کے ۷۰ ہزار افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوں گے جب تک تم اور تمہارے نیک ماں باپ، تمہاری نیک بیویاں اور تمہاری نیک اولاد جنت میں اپنے گھروں میں آباد نہ ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب نصف یا دو تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول کر کے فرماتا ہے: میں اپنے بندوں میں سے کسی سے بھی اپنے سوا سوال نہیں کرتا، کون ہے مجھ سے بخشش طلب کرنے والا کہ میں اسے بخش دوں، کون ہے مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے مجھ سے سوال کرنے والا کہ میں اسے عطا کروں، یہاں تک

کہ صبح روشن ہو جاتی ہے۔‘‘

اسے امام احمد، طبرانی، ابو داؤد طیالسی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٢٥٨/١١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، فَسَكَتَ الْقَوْمُ، ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: لَوْ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنَا مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: سَبَقَكُمْ بِهَا عُكَّاشَةُ وَصَاحِبُهُ، أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ قُلْتُمْ، لَقُلْتُ، وَلَوْ قُلْتُ لَوَجَبَتْ. رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے ۷۰ ہزار امتی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ عکاشہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل فرما لے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو اسے ان میں شامل فرما لے، سارے لوگ خاموش ہو گئے، پھر ان میں سے بعض نے بعض سے کہا: کاش ہم بھی عرض کرتے یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بھی ان میں شامل فرما لے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ اور اس کا ساتھی اس پر تم سے پہل لے گیا ہے۔ ہاں اگر تم مجھ سے کہتے اور میں (ہاں) کر دیتا تو (پھر بغیر حساب کے تمہارا جنت میں داخل ہونا) لازمی ہو جاتا۔‘‘

١١: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٤٠٧، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/ ٤١٢۔

١٢/٢٥٩. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَكْوُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ. رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ۷۰ ہزار اُمتی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ ہیں جو نہ داغ لگوا کر علاج کرائیں گے، نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کرائیں گے، نہ بد شگونی لیں گے اور اپنے رب پر توکل کریں گے۔‘‘

١٣/٢٦٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَوَّلُ زُمْرَةٍ مِنْ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبُدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلَى أَشَدِّ ضَوْءِ كَوْكَبٍ فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ هِيَ بَعْدَ ذٰلِکَ مَنَازِلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ رَاهَوَيْهِ وَابْنُ الْمُبَارَکِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم سب سے آخر پر آئے ہیں قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے۔ میری امت میں سب سے پہلے ستر ہزار افراد کا گروہ جنت میں داخل ہو گا جن کا کوئی حساب نہ ہوگا اور ان میں سے ہر شخص کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہو گا۔ پھر ان سے متصل

١٢: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٤٠٨۔

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٥٠٤، الرقم: ١٠٥٤٨، وابن راهويه في المسند، ١/ ٣١٠، الرقم: ٢٩١، وابن المبارك في الزهد، ٥٤٩/١، الرقم: ١٥٧٤، والهناد في الزهد، ١/ ٧١، الرقم: ٥٦۔

جنت میں داخل ہونے والوں کے چہرے آسمان کے روشن ترین ستارے کی طرح ہوں گے پھر اسی طرح ان کے بعد دیگر منازل و مراتب ہوں گے۔‘‘

اسے امام احمد، ابنِ راہویہ اور عبد اللہ بن مبارک نے روایت کیا ہے۔

٢٦١/١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ فَوَعَدَنِي أَنْ يُّدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَاسْتَزَدْتُ فَزَادَنِي مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا. فَقُلْتُ: أَيْ رَبِّ! إِنْ لَمْ يَكُنْ هٰؤُلَاءِ مُهَاجِرِي أُمَّتِي؟ قَالَ: إِذَنْ أُكْمِلُهُمْ لَکَ مِنَ الْأَعْرَابِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَنْدَه. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب ﷻ سے سوال کیا تو اس نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار افراد جنت میں داخل فرمائے گا جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ میں نے زیادہ چاہا تو اس نے ہر ہزار کے ساتھ مزید ٧٠ ہزار اضافہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! اگر وہ میری امت کے مہاجر (گناہوں کو ترک کرنے والوں سے پورے) نہ ہوئے؟ اس نے فرمایا: تب میں ان کو تیرے لئے گنواروں سے مکمل کروں گا۔‘‘

اسے امام احمد اور ابنِ مندہ نے روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد صحیح ہے۔

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٥٩، الرقم: ٨٧٠٧، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٩٥، الرقم: ٩٧٦، هذا إسناد صحيح على رسم مسلم، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٠٤، وقال: رجاله رجال الصحيح، وأورده العسقلاني في فتح الباري، ١١/٤١٠، وقال: سنده جيد۔

۲۶۲/۱۵. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی الله عنه قَالَ: غَابَ عَنَّا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَنْ يَخْرُجَ، فَلَمَّا خَرَجَ سَجَدَ سَجْدَةً، فَظَنَنَّا أَنَّ نَفْسَهُ قَدْ قُبِضَتْ فِيْهَا، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: إِنَّ رَبِّي تَبَارَکَ وَتَعَالَى اسْتَشَارَنِي فِي أُمَّتِي مَا ذَا أَفْعَلُ بِهِمْ؟ فَقُلْتُ: مَا شِئْتَ أَيْ رَبِّ! هُمْ خَلْقُکَ وَعِبَادُکَ، فَاسْتَشَارَنِي الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ لَهُ کَذٰلِکَ، فَقَالَ: لَا أُحْزِنُکَ فِي أُمَّتِکَ يَا مُحَمَّدُ! وَبَشَّرَنِي أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا مَعَ کُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ ...... الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ کَثِيْرٍ وَالْهَيْثَمِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن ہماری نظروں سے اوجھل رہے، آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ آج حجرہ مبارک سے باہر نہ نکلیں گے۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہم نے سمجھا کہ آپ وصال فرما گئے ہیں، پھر آپ ﷺ نے اپنا سرِ انور اٹھا کر ارشاد فرمایا: میرے رب تبارک و تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے بارے مشورہ طلب کیا کہ میں ان سے کیا معاملہ کروں؟ تو میں نے عرض کیا: میرے رب! جیسا تو چاہے، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ اس نے دوبارہ مجھ سے مشورہ طلب کیا تو میں نے اسی طرح عرض کیا۔ پس اس نے فرمایا: یا محمد (ﷺ)! میں تجھے تیری امت کے بارے غمگین نہیں

۱۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۳۹۳، الرقم: ۲۳۳۳۶، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/ ۱۲۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۶۸۔

کروں گا اور اس نے مجھے خوشخبری سنائی کہ میرے ستر ہزار امتی جن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ۷۰ ہزار ہوں گے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔‘‘

اسے امام احمد بن حنبل، ابنِ کثیر اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کی اِسناد حسن ہے۔

۲۶۳/۱۶. قَالَ شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ: مَرِضَ ثَوْبَانُ رضی الله عنه بِحِمْصَ وَعَلَيْهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قُرْطٍ الْأَزْدِيُّ فَلَمْ يَعُدْهُ، فَدَخَلَ عَلَى ثَوْبَانَ رَجُلٌ مِنَ الْكَلَاعِيِّيْنَ عَائِدًا. فَقَالَ لَهُ ثَوْبَانُ: أَتَكْتُبُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: اكْتُبْ، فَكَتَبَ لِلْأَمِيْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُرْطٍ مِنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لِمُوْسَى وَعِيْسَى مَوْلًى بِحَضْرَتِکَ لَعُدْتَهُ، ثُمَّ طَوَى الْكِتَابَ، وَقَالَ لَهُ: أَتُبَلِّغُهُ إِيَّاهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ بِكِتَابِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى ابْنِ قُرْطٍ، فَلَمَّا قَرَأَهُ قَامَ فَزِعًا. فَقَالَ النَّاسُ: مَا شَأْنُهُ أَحَدَثَ أَمْرٌ؟ فَأَتَى ثَوْبَانَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَعَادَهُ وَجَلَسَ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ ثَوْبَانُ بِرِدَائِهِ، وَقَالَ: اجْلِسْ حَتَّى أُحَدِّثَکَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالْهَيْثَمِيُّ، وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَإِسْنَادُ رِجَالِهِ كُلُّهُمْ

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٨٠، الرقم: ٢٢٤٧١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٩٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٠٧۔

ثِقَاتٌ شَامِيُّوْنَ حِمْصِيُّوْنَ، فَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

امام شریح رحمہ اللہ بن عبید بیان کرتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ حمص میں بیمار ہوئے اس وقت وہاں کا گورنر عبداللہ بن قُرط تھا تو وہ آپ کی عیادت کے لئے نہ آیا، کلاعیین میں سے ایک شخص نے آپ کی عیادت کی تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا تمہیں لکھنا آتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! لکھوایئے، اس نے لکھا رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان کی طرف سے گورنر عبداللہ بن قرط کے نام، اَمّا بَعْد: اگر حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کا کوئی آزاد کردہ غلام تیرے پاس موجود ہوتا تو (تعظیم کرتے ہوئے) تُو اس کی عیادت کو جاتا (لیکن ہمیں بھولا ہوا ہے جبکہ اغیار کا تجھے اتنا خیال ہے)، پھر اس نے خط کو لپیٹ دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا تم یہ پیغام اسے پہنچاؤ گے؟ اس نے کہا: جی ہاں! وہ شخص خط لے کر چلا گیا اور اس نے اسے ابنِ قرط کے حوالے کر دیا، جب اس نے یہ خط پڑھا تو ڈر کے مارے کھڑا ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: اسے کیا ہو گیا ہے کیا کوئی واقعہ پیش آیا ہے؟ وہ فوراً عیادت کے لئے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور کچھ دیر وہیں بیٹھا رہا پھر اٹھ کر واپس آنے لگا تو حضرت ثوبان نے اسے چادر سے پکڑ کر فرمایا: یہاں بیٹھ جاؤ میں تمہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیثِ مبارکہ سناتا ہوں، میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے ستر ہزار امتی بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے۔''

اسے امام احمد، ابنِ کثیر اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔ امام ابنِ کثیر نے کہا ہے: اس حدیث کی اِسناد کے تمام رجال شامی حمصی ثقہ ہیں، لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷/۲۶۴. عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ

۱۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲/ ۹۲، الرقم: ۱۴۱۳، وأيضاً في مسند الشاميين، ۲/ ۴۳۹، الرقم: ۱۶۵۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۴۰۷، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/ ۳۹۳.

رَبِّي عَزَّوَجَلَّ وَعَدَنِي مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا لَا يُحَاسَبُوْنَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد سے حساب نہیں لیا جائے گا نیز ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ۷۰ ہزار ہوں گے (جن سے حساب نہیں لیا جائے گا)۔''

اسے امام طبرانی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

۲۶۵/۱۸. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ كَثِيْرٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

۱۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: في الشفاعة، ٤/ ٦٢٦، الرقم: ٢٤٣٧، وابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة محمد صلی الله عليه وآله وسلم، ٢/ ١٤٣٣، الرقم: ٤٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٦٨، الرقم: ٢٢٣٠٣، إسناده حسن، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣١٥، الرقم: ٣١٧١٤، وابن أبي عاصم في السنة، ١/ ٢٦٠، ٢٦١، الرقم: ٥٨٨، ٥٨٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٩٥، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٦/ ٦٤٦، الرقم: ٩٢٣٣، سنده صحيح۔

فرماتے ہوئے سنا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ۷۰ ہزار کو داخل کرے گا نیز اللہ تعالیٰ اپنے چلوؤں میں سے تین چلو (اپنی حسبِ شان جہنمیوں سے بھر کر) بھی جنت میں ڈالے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابنِ ماجہ، احمد، ابنِ ابی شیبہ، ابنِ ابی عاصم اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

٢٦٦/١٩. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ الْأَخْنَسِ السُّلَمِيُّ: وَاللهِ! مَا أُولٰئِكَ فِي أُمَّتِكَ إِلَّا كَالذُّبَابِ الْأَصْهَبِ فِي الذِّبَّانِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَانَ رَبِّي عزوجل قَدْ وَعَدَنِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، وَزَادَنِي ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ كَثِيْرٍ. إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ، رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٥٠، الرقم: ٢٢١٥٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ١٥٩، الرقم: ٧٢٧٦، وابن أبي عاصم في السنة، ١/ ٢٦١، الرقم: ٥٨٨، وقال الألباني: إسناده صحيح ورجاله كلهم ثقات، وأيضاً في الآحاد والمثاني، ٢/ ٤٤٥، الرقم: ١٢٤٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٢٥، الرقم: ٥٤٧٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٩٥، وقال: هذا إسناد حسن، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٦/ ٦٤٦، الرقم: ٩٢٣٣، سنده صحيح۔

اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ یزید بن اخنس سلمی نے عرض کیا: اللہ رب العزت کی قسم! یہ تو آپ کی امت میں شہد کی مکھیوں میں سے (ایک قسم) سفید سرخی مائل مکھیوں کی تعداد تک ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب عزوجل نے مجھ سے ۷۰ ہزار میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ۷۰ ہزار کو داخل کرنے کا وعدہ کیا ہے (یعنی ان ہزار خوش بختوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھ معیت اختیار کرنے والوں میں سے ۷۰ افراد کو لے کر جنت میں جائے گا) اور میرے لئے اس نے مزید تین چلوؤں کا اضافہ فرمایا ہے (اپنی حسبِ شان تین چلّو میری امت کے جہنمیوں کے نکال کر جنت میں داخل کرے گا)۔‘‘

اسے امام احمد، طبرانی، ابنِ ابی عاصم اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد قوی ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٦٧/٢٠. عَنْ عُتْبَةَ بنِ عَبْدِ السُّلَّمِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُتْبِعُ كُلَّ أَلْفٍ بِسَبْعِيْنَ أَلْفًا (وَفِي رِوَايَةِ الطَّبَرَانِي قَالَ: ثُمَّ يَشْفَعُ كُلُّ أَلْفٍ لِسَبْعِيْنَ أَلْفاً)، ثُمَّ يَحْثِي بِكَفِّهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، فَكَبَّرَ عُمَرُ. فَقَالَ: إِنَّ السَّبْعِيْنَ أَلْفًا الْأُوَلَ يُشَفِّعُهُمُ اللهُ فِي آبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ، وَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَ أُمَّتِي أَدْنَى الْحَثَوَاتِ الْأَوَاخِرِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ، وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: قَالَ الْحَافِظُ

٢٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٢٣٢، الرقم: ٧٢٤٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢٧/١٧، الرقم: ٣١٢، وأيضاً في الأوسط، ١٢٧/١، الرقم: ٤٠٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣٩٥/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤٠٩/١٠، ٤١٤۔

الضِّيَاء أَبُوعَبْدِ اللهِ الْمَقْدَسِيُّ فِي كِتَابِهِ ’صفة الجنة‘: لَا أَعْلَمُ لِهَذَا الْإِسْنَادِ عِلَّة.

’’حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میری امت کے ۷۰ ہزار افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پھر ہر ہزار کے ساتھ مزید ۷۰ ہزار کو داخل فرمائے گا (طبرانی کی روایت کے الفاظ ہیں: پھر ہر ہزار ستر ہزار کی شفاعت کرے گا)، پھر اپنی ہتھیلی سے تین لپ مزید ڈالے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر تکبیر کہی۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ان کے پہلے ستر ہزار افراد کی شفاعت کو اللہ تعالیٰ ان کے آباء و اجداد، امہات اور قبائل کے حق میں قبول فرمائے گا اور مجھے امید ہے کہ میری امت کو دوسری ہتھیلیوں سے قریب ترین رکھے گا۔‘‘

اسے امام ابنِ حبان، طبرانی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام ابنِ کثیر نے کہا ہے کہ حافظ ضیاء الدین ابوعبد اللہ المقدسی نے اپنی کتاب ’صفة الجنة‘ میں لکھا ہے: میں اس اِسناد پر کوئی علت نہیں جانتا۔

۲۶۸/ ۲۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَأَلْتُ (أي اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى) الشَّفَاعَةَ لِأُمَّتِي، فَقَالَ: لَكَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. قُلْتُ: زِدْنِي، قَالَ: لَكَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، قُلْتُ: زِدْنِي، قَالَ: فَإِنَّ لَكَ هَكَذَا وَهَكَذَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَسْبُنَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا أَبَا بَكْرٍ، دَعْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا

۲۱: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣١٨، الرقم: ٣١٧٣٩، والهناد بن السري في الزهد، ١/١٣٥، الرقم: ١٧٨، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢/٣١١، الرقم: ٣٤٠٧۔

عُمَرُ، إِنَّمَا نَحۡنُ حَفۡنَةٌ مِنۡ حَفَنَاتِ اللهِ. رَوَاهُ ابۡنُ أَبِي شَيۡبَةَ وَالۡهَنَّادُ وَالدَّيۡلَمِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی امت کے لئے شفاعت کا سوال کیا تو اس نے فرمایا: آپ کی خاطر (آپ کی امت میں سے) ستر ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: میرے لیے اضافہ فرمائیں، فرمایا: آپ کی خاطر ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار داخل ہوں گے، میں نے عرض کیا: میرے لیے مزید اضافہ فرمائیں، فرمایا: پس آپ کی خاطر اتنے اتنے اور بھی (بغیر حساب چلو بھر کر جنت میں داخل کروں گا)۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہمارے لیے اتنا کافی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوبکر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا: عمر! (تمہیں معلوم تو ہے کہ) ہم سارے اللہ تعالیٰ کے چلوؤں میں سے ایک چلو ہیں (وہ چاہے تو ہتھیلی کی ایک لَپ سے ہم سب کو جنت میں داخل کردے)۔‘‘

٢٢/٢٦٩. عَنۡ أَبِي بَكۡرٍ الصِّدِيۡقِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أُعۡطِيۡتُ سَبۡعِيۡنَ أَلۡفًا يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ بِغَيۡرِ حِسَابٍ، وُجُوۡهُهُمۡ كَالۡقَمَرِ لَيۡلَةَ الۡبَدۡرِ وَقُلُوۡبُهُمۡ عَلٰى قَلۡبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَاسۡتَزَدۡتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ، فَزَادَنِي مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ سَبۡعِيۡنَ أَلۡفًا. قَالَ أَبُوبَكۡرٍ: فَرَأَيۡتُ أَنَّ ذَالِكَ آتٍ عَلَى أَهۡلِ الۡقُرَى وَمُصِيۡبٌ مِنۡ حَافَّاتِ الۡبَوَادِيۡ.

رَوَاهُ أَحۡمَدُ وَأَبُوۡ يَعۡلَى وَابۡنُ كَثِيۡرٍ.

٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٦، الرقم: ٢٢، وأبو يعلى في المسند، ١/١٠٤، الرقم: ١١٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٤١٠۔

’’حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے ستر ہزار افراد ایسے عطا کیے گئے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور ان کے دل ایک شخص کے دل کے مطابق ہوں گے۔ میں نے اپنے رب عزوجل سے زیادہ چاہا تو اس نے (اپنے ان مقربانِ خاص کی سنگت اختیار کرنے والوں کا خیال رکھتے ہوئے ان میں سے) ہر ایک کے ساتھ مزید ۷۰ ہزار کا میرے لئے اضافہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ مقام دیہات کے رہنے والوں کو حاصل ہوگا اور ننگے پاؤں چلنے والے صحرائی باشندوں کو پہنچے گا۔‘‘

اسے امام احمد، ابو یعلی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۲۷۰. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَبِّي أَعْطَانِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، فَهَلَّا اسْتَزَدْتَهُ؟ قَالَ: قَدِ اسْتَزَدْتُهُ فَأَعْطَانِي مَعَ كُلِّ رَجُلٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا، قَالَ عُمَرُ: فَهَلَّا اسْتَزَدْتَهُ؟ قَالَ: قَدِ اسْتَزَدْتُهُ فَأَعْطَانِي هَكَذَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار عزوجل نے مجھے ایسے ۷۰ ہزار امتی عطا فرمائے ہیں جو بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ

۲۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۹۷، الرقم: ۱۷۰۶، والبزار في المسند، ٦/۲۳٤، الرقم: ۲۲٦۸، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/۳۹۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/٤۱۰۔

نے اس سے زیادہ نہیں چاہا؟ فرمایا: میں نے اس سے زیادہ چاہا تو اس نے مجھے ہر فرد کے ساتھ ستر ستر ہزار عطا فرمائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا: کیا آپ نے اس سے زیادہ نہیں چاہا؟ فرمایا: میں نے اس سے زیادہ چاہا تو اس نے مجھے اتنا اور عطا فرمایا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے لَپ بھر کر ڈالی)۔''

اسے امام احمد، بزار اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٢٧١. عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِنَّهُ تُغِيْبُ عَنْهُمْ ثَلَاثًا لَا يَخْرُجُ إِلَّا لِصَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ، فَقِيْلَ لَهُ فِي ذَالِكَ، قَالَ: إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي فِي هَذِهِ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ، الْمَزِيْدَ، فَوَجَدْتُ رَبِّي وَاجِدًا، مَاجِدًا، كَرِيْمًا. فَأَعْطَانِي مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ السَّبْعِيْنَ أَلْفًا، سَبْعِيْنَ أَلْفًا، قَالَ قُلْتُ: يَا رَبِّ! وَتَبْلُغُ أُمَّتِي هَذَا؟ قَالَ: أُكْمِلُ لَكَ الْعَدَدَ مِنَ الْأَعْرَابِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

''حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے پاس تین دن تک صرف فرض نمازوں کے علاوہ تشریف فرما نہ ہوئے تو آپ سے اس بارے میں عرض کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پروردگار عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے ٧٠ ہزار امتی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے ان تین دنوں میں اپنے رب سے مزید کا سوال کیا تو میں نے اسے عطا فرمانے والا، عظمت و بزرگی والا اور بہت کرم کرنے والا پایا۔ پس اس نے مجھے اس ستر ہزار کے ہر فرد کے ساتھ ستر ستر ہزار عطا فرمائے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا میری

٢٤: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٢٥٢، الرقم: ٢٦٨۔

امت اس عدد تک پہنچ جائے گی؟ اس نے فرمایا: میں تیری خاطر اس عدد کو گنواروں سے پورا کروں گا۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۷۲/ ۲۵. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا. قَالُوْا: زِدْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: لِكُلِّ رَجُلٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا. قَالُوْا: زِدْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ! وَكَانَ عَلٰى كَثِيْبٍ، فَحَثَا بِيَدِهِ، قَالُوْا: زِدْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ! فَقَالَ: هٰذَا وَحَثَا بِيَدِهِ، قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَبْعَدَ اللهُ مَنْ دَخَلَ النَّارَ بَعْدَ هٰذَا. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالْمَقْدَسِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کے ساتھ مزید ۷۰ ہزار افراد ہوں گے۔ انہوں نے (دوبارہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں۔ آپ ﷺ ریت کے ٹیلہ پر تھے، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے لپ بھری (اور اضافہ فرما دیا)۔ انہوں نے (پھر) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لو اور اپنے ہاتھوں سے پھر لپ بھری۔ انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ اس شخص کو اپنی رحمت سے دور فرمائے جو

۲۵: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/ ٤١٧، الرقم: ٣٧٨٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/ ٥٤، الرقم: ٢٠٢٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٤٠٤، وقال: إسناده حسن، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣٩٥/١، وقال: هذا إسناد جيد ورجاله كلهم ثقات، ما عدا عبد القاهر بن السري، وقد سُئل عنه ابن معين، فقال: صالح۔

اس کے بعد بھی جہنم میں داخل ہو۔‘‘

اسے امام ابو یعلی، مقدسی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

٢٦/٢٧٣. عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَعَدَنِي رَبِّي عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ مِائَةَ أَلْفٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ زِدْنَا، قَالَ لَهُ: وَهَكَذَا، وَأَشَارَ بِيَدِهِ، قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ زِدْنَا، فَقَالَ: وَهَكَذَا، وَأَشَارَ بِيَدِهِ، قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ زِدْنَا، فَقَالَ: وَهَكَذَا، فَقَالَ عُمَرُ: قَطْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، قَالَ: مَا لَنَا وَلَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَادِرٌ أَنْ يُدْخِلَ النَّاسَ الْجَنَّةَ كُلَّهُمْ بِحَفْنَةٍ وَاحِدَةٍ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: صَدَقَ عُمَرُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ.

’’حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ایک لاکھ امتیوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر ﷺ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، حضور ﷺ نے ان سے فرمایا: اتنا اور، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا، پھر حضرت ابوبکر ﷺ نے عرض کیا: حضور ﷺ کچھ اور زیادہ کیجئے، آپ ﷺ

٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٩٣، الرقم: ١٣٠٣٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٦٤، الرقم: ٨٨٨٤، وأبو نعيم الأصبهانى في حلية الأولياء، ٢/٣٤٤، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٤/٣٨٣، الرقم: ٧١١٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٥۔

نے فرمایا: لو اتنا اور، پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا: حضور کچھ اور زیادہ کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اور لے لو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا: ابو بکر! بس کیجئے، انہوں نے کہا کہ اے ابنِ خطاب تجھے اور ہمیں اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ ایک ہاتھ سے تمام انسانوں کو جنت میں داخل فرما دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر نے سچ کہا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، ابو نعیم اصبہانی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۲۷۴. عَنْ عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي ثَلَاثَ مِائَةِ أَلْفٍ الْجَنَّةَ. فَقَالَ عُمَيْرُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! زِدْنَا؟ فَقَالَ عُمَرُ: حَسْبُکَ يَا عُمَيْرُ، فَقَالَ عُمَيْرُ: مَا لَنَا وَلَکَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَمَا عَلَيْکَ أَنْ يُّدْخِلَنَا اللهُ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللهَ إِنْ شَاءَ أَدْخَلَ النَّاسَ الْجَنَّةَ بِحَفْنَةٍ أَوْ بِحَثْيَةٍ وَاحِدَةٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: صَدَقَ عُمَرُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْکَبِيْرِ وَابْنُ کَثِيْرٍ.

’’حضرت عمیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے میرے ۳ لاکھ امتیوں کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمیر! بس کیجئے، تو عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابنِ

۲۷: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ۱۷/ ۶۴، الرقم: ۱۲۳، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/ ۳۹۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۴۰۵، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ۴/ ۷۲۹، الرقم: ۶۰۶۵۔

خطاب! ہمیں اور آپ کو کیا ہے، اور آپ کا کیا حرج ہے اگر اللہ تعالیٰ ہم (سب کو بلا حساب) جنت میں داخل فرما دیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یقیناً اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو اپنی مخلوق کو ایک ہی چلو سے یا ایک ہی لپ سے جنت میں داخل فرما دے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر نے سچ کہا۔‘‘

اسے امام طبرانی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

۲۸/۲۷۵. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ اللهَ عزوجل وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَ مِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: وَهٰكَذَا، وَجَمَعَ كَفَّهُ، قَالَ: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: وَهٰكَذَا، فَقَالَ عُمَرُ: حَسْبُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ! فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: دَعْنِي يَا عُمَرُ! مَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ الْجَنَّةَ كُلَّنَا؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللهَ عزوجل إِنْ شَاءَ أَدْخَلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: صَدَقَ عُمَرُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَعْمَرٌ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَابْنُ كَثِيْرٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ عزوجل نے مجھ سے میری امت کے ۴ لاکھ افراد کو (بغیر حساب و عذاب کے) جنت میں

۲۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱٦۵، الرقم: ۱۲٦۹۵، ومعمر بن راشد في الجامع، ۱۱/ ۲۸٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/ ۳۵۹، الرقم: ۳٤۰۰، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۷/ ۲۵۵، الرقم: ۲۷۰۳، ۲۷۰٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ٤۰٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/ ۳۹۵۔

داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح بھی ہے اور آپ نے اپنی ہتھیلی کو اکٹھا کیا (اور لپ ڈال دی)۔ انہوں نے (دوبارہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اور اضافہ فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور اس طرح بھی ہے (پہلی طرح ہی کیا)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوبکر! بس کیجئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عمر! مجھے چھوڑ دو، آپ کو کیا پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم تمام کو (بلا حساب) جنت میں داخل فرما دیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو اپنی مخلوق کو ایک ہی لپ سے جنت میں داخل فرما دے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عمر نے سچ کہا۔‘‘

اسے امام احمد، معمر بن راشد، طبرانی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کی اسناد حسن ہے۔

٢٩/٢٧٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْحُبْرَانِيِّ الْأَنمَارِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَيُشَفِّعُ لِكُلِّ أَلْفٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا، ثُمَّ يَحْثُو إِلَيَّ ثَـلَاثَ حَثَيَاتٍ بِكَفِّهِ. قَالَ قَيْسٌ: قال: فَأَخَذْتُ بِتَـلَابِيْبِ أَبِي سَعِيْدٍ فَجَذَبْتُهُ جَذْبَةً فَقُلْتُ: أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ بِأُذُنِي وَوَعَاهُ قَلْبِي. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: فَحَسَبَ ذَالِکَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: فَبَلَغَ أَرْبَعَ

٢٩: أخرجه ابن أبي عاصم في الآحاد والمثانى، ٥/ ٢٩٨، الرقم: ٢٨٢٥، وأيضاً في السنة، ٢/ ٣٨٥، الرقم: ٨١٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٦، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٧/ ١٧٧، الرقم: ١٠٠١٧، سنده صحيح، وكلهم من رجال الصحيح إلا قيس بن حجر وهو شامي ثقة۔

مِائَةِ أَلْفِ أَلْفٍ وَتِسْعَ مِائَةِ أَلْفٍ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ ذَلِکَ يَسْتَوْعِبُ إِنْ شَاءَ اللهُ مُهَاجِرِي أُمَّتِي، وَيُوَفِّيْنَا اللهُ مِنْ أَعْرَابِنَا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت ابو سعید حبرانی انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میرے رب عزوجل نے مجھ سے میری امت کے ۷۰ ہزار افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، اور ہر ہزار ۷۰ ہزار کی شفاعت کرے گا، پھر وہ میری خاطر اپنی ہتھیلی سے تین چُلّو بھی (جنت میں) ڈالے گا۔ قیس فرماتے ہیں: میں نے ابو سعید کو گریبان سے پکڑ کر کھینچتے (ہوئے کہا:) کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے کہا: ہاں اپنے کانوں سے سنا اور مجھے یاد بھی ہے۔ ابو سعید کہتے ہیں: حضور ﷺ نے اسے شمار کیا تو چالیس کروڑ اور نو لاکھ تک تعداد پہنچ گئی۔ بعد ازاں حضور ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ عدد اِن شاء اللہ میری امت کے مہاجروں کو گھیر لے گا اور اللہ تعالیٰ یہ گنتی ہمارے کچھ دیہاتیوں سے بھی پوری فرمائے گا۔‘‘

اسے امام ابنِ ابی عاصم اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي شَفَاعَةِ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّحَابَةِ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ

﴿انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صالحین کے شفاعت کرنے کا بیان﴾

۱/۲۷۷. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ، شَکَّ فِي أَحَدِهِمَا، مُتَمَاسِکِيْنَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، حَتَّی يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ، وَوُجُوْهُهُمْ عَلَی ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد (بغیر حساب وعذاب کے) جنت میں داخل ہوں گے، (راوی کو دونوں میں سے ایک کا شک ہے) یہ ایک دوسرے کو (نسبت کی

۱: أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ۵/ ۲۳۹۶، الرقم: ۶۱۷۷، وأيضاً في کتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ۳/ ۱۱۸۶،الرقم: ۳۰۷۵، وأيضاً في کتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ۵/۲۳۹۹، الرقم: ۶۱۸۷، ومسلم في الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: الدليل علی دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ۱/ ۱۹۸، الرقم: ۲۱۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۳۳۵، الرقم: ۲۲۸۳۹۔

وجہ سے باہم) تھامے ہوئے ہوں گے یہاں تک کہ ان کا پہلا (قیادت کرنے والا) اور آخری شخص جنت میں داخل ہوجائے گا۔ ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٢٧٨. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم، (فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْـلًا)، قَالَ: فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ، قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ، وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي إِخْوَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا، كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا، وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا، وَيَعْمَلُوْنَ مَعَنَا، فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: إِذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ، وَيُحَرِّمُ اللهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيَأْتُوْنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا، ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ، فَيَقُوْلُ: إِذْهَبُوْا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ فَأَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا، ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ، فَيَقُوْلُ: إِذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا. قَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ: فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُوْنِي فَاقْرَءُوْا ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا﴾ [النساء، ٤: ٤٠]. **فَيَشْفَعُ النَّبِيُّوْنَ وَالْمَلَائِكَةُ**

:٢ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب قول الله تعالى: وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة، ٦/ ٢٧٠٧، الرقم: ٧٠٠١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦، وابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٣٧٩، الرقم: ٧٣٧٧، والحاكم في المستدرك، ٤/٦٢٦، الرقم: ٨٧٣٦۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ. فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ: بَقِيَتْ شَفَاعَتِي، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ، فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوْا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ، يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُوْنَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيْلِ السَّيْلِ، قَدْ رَأَيْتُمُوْهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ وَإِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ، فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ، وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ، فَيَخْرُجُوْنَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ، فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمِ الْخَوَاتِيْمُ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ: هٰـؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ، أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیثِ مبارکہ مروی ہے جس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مؤمنین کا اپنے مؤمن بھائیوں کی شفاعت کرنے کے باب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم مجھ سے حق کا مطالبہ کرنے میں جو تمہارے لئے واضح ہو چکا ہے آج اس قدر سخت نہیں ہو جس قدر شدت کے ساتھ مومن اس روز اللہ سے مطالبہ کریں گے جس وقت وہ دیکھیں گے کہ وہ نجات پا گئے ہیں۔ اپنے بھائیوں کے حق میں مطالبہ کرتے ہوئے وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! (یہ) ہمارے بھائی (جن کو تو نے دوزخ میں ڈال دیا ہے ہماری سنگت اختیار کیے ہوئے تھے یہ) ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ عمل کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان پاؤ اسے (دوزخ سے) نکال لو اور اللہ تعالیٰ ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کر دے گا، پس وہ ان کے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں تک اور بعض پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے چنانچہ

وہ جن کو پہچانیں گے انہیں نکال لیں گے۔ پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو، پس وہ جسے پہچانیں گے نکال لیں گے۔ پھر وہ واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو چنانچہ وہ جسے پہچانیں گے نکال لیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جسے یقین نہ آتا ہو وہ یہ آیت پڑھ لے: ﴿بے شک اللہ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دوگنا کر دیتا ہے﴾ [النساء، ٤: ٤٠]، (تو صحبتِ صالحین بھی عظیم نیکی ہے۔) پس انبیاء، فرشتے اور مؤمنین شفاعت کریں گے تو خالق و مالک جبار فرمائے گا: میری شفاعت باقی ہے پھر وہ دوزخ سے (جہنمیوں کو) قبضہ بھر کر نکالے گا جو جل کر کوئلے کی طرح ہو چکے ہوں گے اور انہیں نہرِ حیات میں ڈال دیا جائے گا جو جنت کے کناروں پر ہے۔ چنانچہ وہ اس طرح تر و تازہ ہو کر نکلیں گے جیسے سیلابی جگہ سے دانہ اگتا ہے جن کو تم نے کسی پتھر یا درخت کے پاس دیکھا ہو گا۔ جو ان میں سے سورج کی طرف ہوتا ہے سبز اور جو سایہ میں ہوتا ہے سفید رہتا ہے گویا وہ موتیوں کی مانند نکلیں گے اور ان کی گردنوں میں مہریں لگا دی جائیں گی تو وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ اہلِ جنت کہیں گے: یہ رحمان کے آزاد کردہ ہیں کہ اس نے ان کو بغیر عمل کیے اور بغیر کسی بھلائی کو آگے بھیجنے کے جنت میں داخل کر دیا۔ پس ان (جہنم سے آزاد ہونے والوں) سے کہا جائے گا: جو کچھ تم نے دیکھا وہ بھی تمہارا ہے اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی ہے۔‘‘

اسے امام بخاری، احمد، ابنِ حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣/٢٧٩. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ (فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا) عَنِ

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: معرفة طريق الرؤية، ١/١٦٩، الرقم: ١٨٣، والطيالسي في المسند، ١/٢٨٩، الرقم: ٢١٧٩، والحاكم في المستدرك، ٤/٦٢٦، الرقم: ٨٧٣٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٢٣، الرقم: ٥٤٦٦۔

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلّٰهِ فِي اسْتِقْصَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰـمَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ، يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا، وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ. فَيُقَالُ لَهُمْ: أَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ، فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا قَدْ أَخَذَتِ النَّارُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ وَإِلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! مَا بَقِيَ فِيْهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ، فَيَقُوْلُ: إِرْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! لَمْ نَذَرْ فِيْهَا أَحَدًا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا، ثُمَّ يَقُوْلُ: إِرْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! لَمْ نَذَرْ فِيْهَا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا أَحَدًا، ثُمَّ يَقُوْلُ: إِرْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا، وَكَانَ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنْ لَمْ تُصَدِّقُوْنِي بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾ [النساء، ٤: ٤٠]. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے مروی طویل حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو مومن نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے وہ اپنے ان مسلمان بھائیوں کو جو جہنم میں پڑے ہوں گے جہنم سے چھڑانے کے لیے (بطور ناز) اللہ تعالیٰ سے ایسا جھگڑا کریں گے

جیسا جھگڑا کوئی شخص (دنیا میں) اپنا حق مانگنے کے لیے بھی نہیں کرتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رب! یہ لوگ (ہماری سنگت اختیار کیے ہوئے تھے کہ) ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے، نمازیں پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا: جن لوگوں کو تم پہچانتے ہو ان کو دوزخ سے نکال لو، ان لوگوں کی صورتیں آگ پر حرام کر دی جائے گی۔ پھر جنتی مسلمان کثیر تعداد میں ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے جن میں سے بعض کو نصف پنڈلیوں تک اور بعض کو گھٹنوں تک دوزخ کی آگ نے جلا ڈالا ہوگا۔ وہ پھر عرض کریں گے: یا اللہ! اب ان لوگوں میں سے کوئی باقی نہیں بچا جن کو جہنم سے نکال لانے کا تو نے حکم دیا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پھر جاؤ اور جس کے دل میں دینار کے برابر بھی نیکی ہے اس کو جہنم سے نکال لاؤ، پھر وہ کثیر تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کریں گے: یا اللہ! جن لوگوں کو تو نے جہنم سے نکالنے کا حکم دیا تھا ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: جاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی نیکی ہو اس کو جہنم سے نکال لاؤ، وہ پھر جائیں گے اور کثیر تعداد میں لوگوں کو جہنم سے نکال لائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رب! جن لوگوں کو تو نے دوزخ سے نکالنے کا حکم دیا تھا ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: جس شخص کے دل میں تم کو ذرہ برابر بھی نیکی ملے اس کو بھی جہنم سے نکال لاؤ، وہ جائیں گے اور جہنم سے بہت بڑی تعداد میں خلقِ خدا کو نکال لائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے اللہ! اب دوزخ میں نیکی کا ایک ذرہ بھی نہیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم میری اس بیان کردہ حدیث کی تصدیق نہیں کرتے تو قرآن کریم کی اس آیت کو پڑھو: ﴿بے شک اللہ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دوگنا کر دیتا ہے اور اپنے پاس سے بڑا درجہ عطا فرماتا ہےo﴾ [النساء، ٤: ٤٠]۔

اسے امام مسلم، طیالسی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۸۰/٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِإِيْلِيَاءَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ. قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! سِوَاكَ؟ قَالَ: سِوَايَ. فَلَمَّا قَامَ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوْا: هَذَا ابْنُ أَبِي الْجَدْعَاءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَأَبُويَعْلَى. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”عبداللہ بن شقیق کا بیان ہے کہ ایلیاء کے مقام پر میں ایک گروہ کے ساتھ تھا تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے ایک شخص (عثمان یا اویس قرنی) کی شفاعت کے سبب بنوتمیم کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا وہ شخص آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میرے علاوہ۔ راوی کہتے ہیں: پس جب وہ چلے گئے تو میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتلایا: یہ ابنِ ابی

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق، باب: ما جاء في الشفاعة، ٤/ ٦٢٦، الرقم: ٢٤٣٨، وابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ١٤٤٣/٢، الرقم: ٤٣١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٤٦٩_٤٧٠، الرقم: ١٥٨٥٧، إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، والدارمي في السنن، ٢/ ٤٢٣، الرقم: ٢٨٠٨، وأبو يعلى في المسند، ١٢/ ٢٨٠، الرقم: ٦٨٦٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/ ١٤٠، الرقم: ١٢٢، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/ ٦٤٥، الرقم: ٢٥٩٨_

الجد عا ہے۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابنِ ماجہ، احمد، دارمی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٨١/٥. عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَيُوْضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَقَارِبِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت مقدام بن معدی کرب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے پاس شہید کے لئے چھ انعام ہیں: خون بہتے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ وہ جنت میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے۔ عذابِ قبر اور قیامت کی گھبراہٹ وخوف

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل الجهاد، باب: في فضائل الشهيد، ١٨٧/٤، الرقم: ١٦٦٣، وابن ماجة في السنن، كتاب: الجهاد، باب: فضل الشهادة في سبيل الله، ٢/ ٩٣٥، الرقم: ٢٧٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٣١/٤، الرقم: ١٧١٨٢، رجاله ثقات، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/ ٢٥، الرقم: ٤٢٥٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٢١٠، الرقم: ٢١٣٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/ ١٧٥۔

سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کے سر پر یاقوت سے بنا ہوا عزت وعظمت والا تاج رکھا جاتا ہے جس کے بعض موتی دنیا و ما فیہا سے زیادہ قیمتی ہوتے ہیں۔۲۷ حور عین (جو سیاہ چشم اور موٹی آنکھوں والی ہیں) کو اس کی زوجیت میں دیا جاتا ہے۔ اس کے ۷۰ رشتہ داروں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔''

اسے امام ابنِ ماجہ، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۲/۶. عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عثمان بن عفان دو قبیلوں ربیعہ اور مضر کے برابر لوگوں کی شفاعت کریں گے۔''

اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۸۳/۷. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ:

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق، باب: ما جاء في الشفاعة، ٤/ ٦٢٧، الرقم: ٢٤٣٩، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٥٢٣، الرقم: ٨٦٦، والآجري في الشريعة: ٣٥١۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق، باب: ما جاء في الشفاعة، ٤/ ٦٢٧،الرقم: ٢٤٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢٠، الرقم: ١١١٤٨، وفي روايته: قال النبی صلی الله عليه وآله وسلم: قَدْ أُعْطِيَ كُلُّ نَبِيٍّ عَطِيَّةً فَكُلٌّ قَدْ تَعَجَّلَهَا، وَإِنِّي أَخَّرْتُ عَطِيَّتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي ......إلي آخر الحديث، وأبويعلى في المسند، ٢/ ٢٩٣، الرقم: ١٠١٤، وابن أبي شيبة ـــ

إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعَصَبَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُويَعْلَى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا ایک امتی لوگوں کے ایک گروہ کی شفاعت کرے گا، ان میں سے کوئی کسی قبیلہ کی شفاعت کرے گا، ان میں سے کوئی کسی جماعت کی شفاعت کرے گا اور ان میں سے کوئی ایک شخص کی شفاعت کرے گا یہاں تک کہ وہ سب جنت میں داخل ہوں گے۔''

اسے امام ترمذی، احمد، ابو یعلی، ابنِ ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کی اِسناد حسن ہے۔

٨/٢٨٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَا مُجَادَلَةُ أَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ، يَكُوْنُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدَّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ أُدْخِلُوا النَّارَ. قَالَ:

.... في المصنف، ٦/ ٣١٠، الرقم: ٣١٦٨٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٨٣، الرقم: ٩٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧١، وابن كثير في نهاية البداية والنهاية، ١٠/٤٦٨۔

٨: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: زيادة الإيمان، ٨/ ١١٢، الرقم: ٥٠١٠، وابن ماجة في السنن، كتاب: المقدمة، باب: في الإيمان، ١/ ٢٣، الرقم: ٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٩٤، الرقم: ١١٨٩٧، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/٢٩٤، الرقم: ٢٧٦۔

يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! إِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا، وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا، وَيَحُجُّوْنَ مَعَنَا، فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: إِذْهَبُوْا فَأَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ، قَالَ: فَيَأْتُوْنَهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِصُوَرِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبَيْهِ، فَيُخْرِجُوْنَهُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْتَنَا، قَالَ وَيَقُوْلُ: أَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ دِيْنَارٍ مِنَ الْإِيْمَانِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ نِصْفِ دِيْنَارٍ، حَتَّى يَقُوْلَ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ إِلَى ﴿عَظِيْمًا﴾ [النساء، ٤: ٤٨] . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی حق کا مطالبہ کرنے میں اس قدر سخت نہیں ہے جس قدر شدت کے ساتھ مومن اس روز اللہ سے اپنے ان بھائیوں کے بارے میں مطالبہ کریں گے جو دوزخ میں داخل کر دیے جائیں گے۔ وہ اپنے بھائیوں کے حق میں مطالبہ کرتے ہوئے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! (یہ) ہمارے بھائی ہیں (انہوں نے ہماری معیت اختیار کی ہوئی تھی)، یہ ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ حج کرتے تھے اور تُو نے انہیں دوزخ میں داخل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ ان میں سے جن کو تم پہنچانتے ہو اس کو نکال لو، پس وہ ان کے پاس آئیں گے تو ان میں سے بعض کو نصف پنڈلیوں تک اور بعض کو ٹخنوں تک آگ پہنچی ہوگی چنانچہ وہ انہیں نکال لیں گے۔ وہ پھر عرض کریں گے: اے ہمارے رب! جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا ہم نے انہیں نکال لیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ پھر اللہ رب العزت فرمائے گا: جس کے دل

میں دینار کے وزن برابر ایمان پاؤ اسے (دوزخ سے) نکال لو۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو، پھر وہ واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جسے یقین نہ آتا ہو وہ یہ آیت پڑھ لے: ﴿بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے کم تر (جو گناہ بھی ہو) جس کے لئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے...... اخیر آیت تک﴾ [النساء، ٤: ٤٨]۔"

اسے امام نسائی، ابنِ ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٩/٢٨٥. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

"حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے: انبیاء پھر علماء پھر شہداء۔"

اسے امام ابنِ ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠/٢٨٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بُرْدَةَ ذَاتَ

٩: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٥، الرقم: ١٧٠٧، والكناني في مصباح الزجاجة، ٤/ ٢٦٠، الرقم: ١٥٥٠، والآجري في الشريعة: ٣٥٠، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١١/١٧٧، الرقم: ٥٨٨٨، والعجلوني في كشف الخفاء، ٢/ ٥٣٩، الرقم: ٣٢٥٩۔

١٠: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة النار، ٢/ ١٤٤٦، الرقم: ٤٣٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣١٢، وابن أبي شيبة في —

لَيْلَةٍ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أُقَيْشٍ، فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيْلَتَئِذٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتّٰى يَكُوْنَ أَحَدَ زَوَايَاهَا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں: میں ایک رات ابو بردہ کے پاس تھا کہ ہمارے پاس حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ آئے۔ حارث نے اسی رات ہمیں بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ایک امتی کی شفاعت کے سبب قبیلہ مضر سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور بے شک ایک ایسا امتی بھی ہوگا (جو اپنے گناہوں کے سبب) دوزخ کے لئے اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اس کا ایک کونہ محسوس ہوگا۔‘‘

اسے امام ابنِ ماجہ، احمد، ابنِ ابی شیبہ، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح الاسناد ہے۔

۱۱/۲۸۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

المصنف، ٦/ ٣١٣، الرقم: ٣١٧٠٢، وأبو يعلى في المسند، ٣/ ١٥٤، الرقم: ١٥٨١، والحاكم في المستدرك، ١/ ٢٤٢، الرقم: ٢٣٨، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢/ ٢٩٤، الرقم: ١٠٥٦۔

١١: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل صدقة الماء، ٢/ ١٢١٥، الرقم: ٣٦٨٥، وأبو يعلى في المسند، ٧/ ٧٨، الرقم: ٤٠٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣١٧، الرقم: ٦٥١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٣٩، الرقم: ١٤١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٨٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٣/٢٧٥۔

يَصُفُّ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفُوْفاً (وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: أَهْلُ الْجَنَّةِ) فَيُمُّر الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ، فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ! أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَسْقَيْتَ فَسَقَيْتُکَ شَرْبَةً؟ قَالَ: فَيَشْفَعُ لَهُ، وَيَمُرُّ الرَّجُلُ، فَيَقُوْلُ: أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ نَاوَلْتُکَ طَهُوْرًا؟ فَيَشْفَعُ لَهُ، وَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ! أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثْتَنِي فِي حَاجَةِ كَذَا وَكَذَا؟ فَذَهَبْتُ لَکَ، فَيَشْفَعُ لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ صفیں بنائیں گے (ابنِ نمیر نے کہا یعنی کہ اہلِ جنت) تو دوزخیوں میں سے ایک شخص جنتیوں میں سے ایک شخص کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا: اے فلاں! تجھے یاد ہے کہ ایک دن تو نے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا؟ (راوی فرماتے ہیں:) پس وہ جنتی اس دوزخی کے لئے شفاعت کرے گا۔ ایک اور آدمی دوسرے آدمی کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: تجھے یاد ہے کہ میں نے ایک دن تجھے وضو کرایا تھا؟ چنانچہ وہ اس کے لئے شفاعت کرے گا۔ ایک اور آدمی کہے گا: اے فلاں: تجھے یاد ہے کہ ایک دن تو نے مجھے اس اس کام کے لئے بھیجا تھا چنانچہ میں تیری خاطر چلا گیا تھا؟ پس وہ اس کے لئے شفاعت کرے گا۔‘‘

اسے امام ابنِ ماجہ، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨٨/١٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: يُعْرَضُ النَّاسُ عَلَى

١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢٥، الرقم: ١١٢٠٠، إسناده صحيح على شرط مسلم، وابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٣٨٤، الرقم: ٧٣٧٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٤٠٦، الرقم: ١١٣٢٧،ـــ

جِسْرِ جَهَنَّمَ، وَعَلَيْهِ حَسَكٌ وَكَلَالِيْبُ وَخَطَاطِيْفُ تَخْطَفُ النَّاسَ. قَالَ: فَيَمُرُّ النَّاسُ مِثْلَ الْبَرْقِ، وَآخَرُوْنَ مِثْلَ الرِّيْحِ، وَآخَرُوْنَ مِثْلَ الْفَرَسِ الْمُجِدِّ، وَآخَرُوْنَ يَسْعَوْنَ سَعْيًا، وَآخَرُوْنَ يَمْشُوْنَ مَشْيًا، وَآخَرُوْنَ يَحْبُوْنَ حَبْوًا وَآخَرُوْنَ يَزْحَفُوْنَ زَحْفاً. فَأَمَّا أَهْلُ النَّارِ فَلَا يَمُوْتُوْنَ وَلَا يَحْيَوْنَ، وَأَمَّا نَاسٌ فَيُؤْخَذُوْنَ بِذُنُوْبِهِمْ فَيُحْرَقُوْنَ، فَيَكُوْنُوْنَ فَحْمًا، ثُمَّ يَأْذَنُ اللهُ فِي الشَّفَاعَةِ، فَيُوْجَدُوْنَ ضِبَارَاتٍ ضِبَارَاتٍ، فَيُقْذَفُوْنَ عَلَى نَهَرٍ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيْلِ السَّيْلِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جہنم کے پل پر لوگوں کو ڈالا جائے گا جبکہ اس پر کانٹے اور نوکیلے لوہے کے ٹکڑے پڑے ہوں گے جو لوگوں کو اچکیں گے۔ فرماتے ہیں: بعض لوگ بجلی کی طرح اس سے گزر جائیں گے، بعض ہوا کی طرح، بعض عالی نسل تیز رفتار گھوڑے کی طرح، بعض دوڑتے ہوئے، بعض چلتے ہوئے، بعض سرین کے بل گھسٹتے ہوئے اور بعض رینگتے ہوئے گزریں گے۔ اہلِ جہنم نہ اس میں مریں گے اور نہ جئیں گے اور وہ لوگ جنہیں ان کے گناہوں کے سبب پکڑا جائے گا جب انہیں جلایا جائے گا تو وہ کوئلہ ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کا اذن دے گا تو انہیں جماعتوں کی شکل میں لا کر نہر پر ڈال دیا جائے گا۔ پس وہ (وہاں سے) ایسے تر و تازہ نکلیں گے جیسے سیلابی جگہ سے سرسبز و شاداب دانہ نکلتا ہے۔''

.... والحاكم في المستدرك، ٤/ ٦٢٧، الرقم: ٨٧٣٧، وأبو يعلى في المسند، ٢/ ٤٤٦، الرقم: ١٢٥٣، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٠٩، وابن كثير في نهاية البداية والنهاية، ١٠/ ٤٦٢۔

اسے امام احمد، ابنِ حبان، نسائی، حاکم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢٨٩/ ١٣. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِذَا مُيِّزَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ، فَدَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ. قَامَتِ الرُّسُلُ فَشَفَعُوْا، فَيَقُوْلُ: إِنْطَلِقُوْا أَوِ اذْهَبُوْا، فَمَنْ عَرَفْتُمْ فَأَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوْا، فَيُلْقُوْنَهُمْ فِي نَهَرٍ أَوْ عَلَى نَهَرٍ. يُقَالُ لَهُ: الْحَيَاةُ. قَالَ: فَتَسْقُطُ مَحَاشُّهُمْ عَلَى حَافَةِ النَّهَرِ، وَيَخْرُجُوْنَ بِيْضًا مِثْلَ الثَّعَارِيْرِ، ثُمَّ يَشْفَعُوْنَ، فَيَقُوْلُ: إِذْهَبُوْا أَوِ انْطَلِقُوْا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ قِيْرَاطٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُمْ، قَالَ: فَيُخْرِجُوْنَ بَشَرًا، ثُمَّ يَشْفَعُوْنَ، فَيَقُوْلُ: إِذْهَبُوْا أَوِ انْطَلِقُوْا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ، ثُمَّ يَقُوْلُ اللهُ عزوجل: أَنَا الْآنَ أُخْرِجُ بِعِلْمِي وَرَحْمَتِي، قَالَ: فَيُخْرِجُ أَضْعَافَ مَا أَخْرَجُوْا، وَأَضْعَافَهُ، فَيُكْتَبُ فِي رِقَابِهِمْ عُتَقَاءُ اللهِ عزوجل، ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمَّوْنَ فِيْهَا الْجَهَنَّمِيِّيْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب جنتی اور جہنمی لوگوں میں امتیاز ہو جائے گا اور جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوجائیں گے۔ اس کے بعد رسلِ عظام کھڑے ہو کر شفاعت فرمائیں گے۔ پس (اللہ

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٢٥، الرقم: ١٤٤٩١، وابن حبان في الصحيح، ١/ ٤١٠، الرقم: ١٨٣، وابن الجعد في المسند، ١/ ٣٨٦، الرقم: ٢٦٤٣، وابن كثير في نهاية البداية والنهاية، ١٠: ٤٥٢۔

تعالیٰ) فرمائے گا: جاؤ اور جس جس کو تم پہچانتے ہو اس کو جہنم سے نکال لو تو وہ ایسے لوگوں کو نکال لیں گے جو جل کر کوئلے کی طرح ہو چکے ہوں گے۔ پھر انہیں نہرِ حیات میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر فرمایا: ان کے جلے ہوئے جسموں کو نہر کے کنارے ڈال دیا جائے گا۔ جس کے بعد وہ سفید لکڑیوں کی طرح سفید تر و تازہ ہو کر نکلیں گے۔ اس کے بعد انبیاء دوبارہ شفاعت فرمائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا: جاؤ جس کے دل میں رتی برابر ایمان پاؤ تو اسے بھی جہنم سے نکال لو تو وہ جلدی سے نکال لیں گے۔ پھر شفاعت کریں گے تو انہیں کہا جائے گا: جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان پاؤ تو اسے بھی نکال لو۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: اب میں اپنے علم اور رحمت سے نکالتا ہوں پس اللہ تعالیٰ ان کے نکالے ہوئے افراد سے کئی گنا زیادہ لوگوں کو نکال لے گا اور پھر کئی گُنا اور۔ ان کی گردنوں پر لکھ دیا جائے گا **عتقاءُ اللہ** یعنی اللہ کے آزاد کردہ لوگ۔ پھر انہیں جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور اس میں انہیں جہنمی کے نام سے پکارا جائے گا۔‘‘

اسے امام احمد اور ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔ امام مسلم کی شرائط پر اس حدیث کی اِسناد صحیح ہے اور اس کے رِجال ثقہ ہیں۔

١٤/٢٩٠. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُحْمَلُ النَّاسُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَتَقَادَعُ بِهِمْ جَنَبَةُ الصِّرَاطِ تَقَادُعَ الْفَرَاشِ

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٤٣، الرقم: ٢٠٤٤٠، والبزار في المسند، ٩/١٢٣، الرقم: ٣٦٧١، والطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٤٢، الرقم: ٩٢٩، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٤٠٣، الرقم: ٨٣٧، وقال الألباني: إسناده حسن أو متحمل للتحسين رجاله كلهم ثقات، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٥٩، وابن كثير في نهاية البداية والنهاية، ١٠/ ٤٧٠۔

فِي النَّارِ، قَالَ: فَيُنْجِي اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ. قَالَ: ثُمَّ يُؤْذَنُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالشُّهَدَاءِ أَنْ يَشْفَعُوْا، فَيَشْفَعُوْنَ وَيُخْرِجُوْنَ، وَيَشْفَعُوْنَ وَيُخْرِجُوْنَ، وَيَشْفَعُوْنَ وَيُخْرِجُوْنَ، وَزَادَ عَفَّانُ مَرَّةً، فَقَالَ أَيْضًا: وَيَشْفَعُوْنَ وَيُخْرِجُوْنَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً مِنْ إِيْمَانٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ پل صراط پر چلیں گے تو پل صراط کا کنارہ ان کو پتنگوں کے آگ میں گرنے کی طرح اس میں گرائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ اپنی رحمت سے جسے چاہے گا نجات دے گا۔ پھر فرشتوں، نبیوں، اور شہداء کو اجازت دی جائے گی کہ وہ شفاعت کریں۔ پس وہ شفاعت کریں گے اور (دوزخیوں) کو نکالیں گے، پھر وہ شفاعت کریں گے اور (دوزخیوں) کو نکالیں گے، پھر وہ شفاعت کریں گے اور (دوزخیوں) کو نکالیں گے۔ عفان نے اس میں اضافہ کیا ہے: وہ شفاعت کریں گے اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اس کو بھی (دوزخ سے) نکال لیں گے۔''

اسے امام احمد، بزار، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس حدیث کے اشخاص صحیح حدیث کے اشخاص ہیں۔

٢٩١/١٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: أَوَّلُ شَافِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، جِبْرَائِيْلُ

١٥: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٨٢، الرقم: ١١٢٩٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٢٧١، الرقم: ٣٦٠٠١، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/ ٣٥٦، الرقم: ٩٧٦١، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٦٤١،ـــ

رُوْحُ الْقُدُسِ، ثُمَّ إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ، ثُمَّ مُوْسٰى أَوْ عِيْسٰى. قَالَ أَبُوالزَّعْرَاءِ: لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا، قَالَ: قَالَ: ثُمَّ يَقُوْمُ نَبِيُّكُمْ ﷺ رَابِعًا، فَلَا يَشْفَعُ أَحَدٌ بِمِثْلِ شَفَاعَتِهِ وَهُوَ وَعْدُهُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي وَعَدَهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام پھر خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام شفاعت کریں گے۔ ابو زعراء کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کون ہے، پھر فرماتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چوتھے حضور نبی اکرم ﷺ قیام فرمائیں گے، آپ ﷺ کی مثل کوئی بھی شفاعت نہیں کرے گا اور یہی وہ اللہ کا کیا ہوا وعدہ مقام محمود ہے جو اس نے آپ سے کیا۔‘‘

اسے امام نسائی، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٩٢/١٦. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَفْتَقِدُ أَهْلُ الْجَنَّةِ نَاسًا يَعْرِفُوْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، فَيَأْتُوْنَ الْأَنْبِيَاءَ فَيَذْكُرُوْنَهُمْ فَيَشْفَعُوْنَ فِيْهِمْ فَيُشَفَّعُوْنَ. فَيُقَالُ لَهُمْ: الطُّلَقَاءُ، وَكُلُّهُمْ طُلَقَاءُ، يُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہلِ جنت

الرقم: ٨٧٧٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٣٠۔

١٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/ ٢٤٣، الرقم: ٣٠٤٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٩، وقال: إسناده حسن، والهندي في كنزالعمال، ١٤/ ٤١٤، الرقم: ٣٩١١٦۔

ان لوگوں کو جنہیں دنیا میں پہچانتے تھے جنت میں نہیں دیکھیں گے تو انبیاء کرام کے پاس آکر ان کے بارے عرض کریں گے۔ پس وہ ان کی شفاعت کریں گے تو ان کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔ انہیں کہا جائے گا: آزاد کردہ لوگ، اور وہ سارے آزاد ہوں گے پھر ان پر آبِ حیات انڈیلا جائے گا۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۹۳/۱۷. **عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ (ذكر حديثاً طويلاً) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُقَالُ (أى يوم القيامة): أُدْعُوا الصِّدِّيْقِيْنَ فَيَشْفَعُوْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: أُدْعُوا الْأَنْبِيَاءَ، فَيَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ، وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ ثُمَّ يُقَالُ: أُدْعُوا الشُّهَدَاءَ، فَيَشْفَعُوْنَ لِمَنْ أَرَادُوْا. فَإِذَا فَعَلَتِ الشُّهَدَاءُ ذٰلِكَ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، أَدْخِلُوْا جَنَّتِي مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا. قَالَ: فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ.**

قَالَ ثُمَّ يَقُوْلُ ﷻ: أُنْظُرُوْا فِي النَّارِ، هَلْ تَلْقَوْنَ مِنْ أَحَدٍ عَمِلَ خَيْرًا قَطُّ؟ فَيَجِدُوْنَ فِي النَّارِ رَجُلًا، فَيَقُوْلُ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُسَامِحُ النَّاسَ فِي الْبَيْعِ، فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: أَسْمِحُوْا لِعَبْدِي كَإِسْمَاحِهِ إِلَى عَبِيْدِي. ثُمَّ يُخْرِجُوْنَ مِنَ النَّارِ رَجُلًا،

١٧: أخرجه أحمد في المسند، ١/ ٤-٥، رقم: ١٥، إسناده حسن، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٣٩٣- ٣٩٥، الرقم: ٦٤٧٦، وأبو يعلى في المسند، ١/ ٤٤-٤٥، الرقم: ٥٢، والبزار في المسند، ١/ ١٤٩- ١٥١، الرقم: ٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٥-

فَيَقُوْلُ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا غَيْرَ أَنِّي قَدْ أَمَرْتُ وَلَدِي إِذَا مِتُّ فَأَحْرِقُوْنِي بِالنَّارِ، ثُمَّ اطْحَنُوْنِي حَتَّى إِذَا كُنْتُ مِثْلَ الْكُحْلِ، فَاذْهَبُوْا بِي إِلَى الْبَحْرِ، فَاذْرُوْنِي فِي الرِّيْحِ، فَوَ اللهِ لَا يَقْدِرُ عَلَيَّ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ أَبَدًا . فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ؟ قَالَ: مِنْ مَخَافَتِکَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ اللهُ: انْظُرْ إِلٰى مُلْکِ أَعْظَمَ مَلِکٍ، فَإِنَّ لَکَ مِثْلَهُ وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهِ. قَالَ: فَيَقُوْلُ: لِمَ تَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِکُ؟ قَالَ: وَذَاکَ الَّذِي ضَحِکْتُ مِنْهُ مِنَ الضُّحَى.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُو يَعْلَى. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (طویل حدیثِ مبارکہ ذکر کی جس میں چاشت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تبسم فرمانے کی وجہ پوچھی گئی تھی) فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (قیامت کے احوال ذکر کرتے ہوئے) فرمایا: کہا جائے گا: صدیقین کو بلاؤ تو وہ شفاعت کریں گے۔ پھر کہا جائے گا: انبیاء کو بلاؤ تو کوئی نبی ایسے آئے گا کہ ان کے ساتھ (اپنے امتیوں کی) ایک جماعت ہوگی، کسی نبی کے ساتھ پانچ چھ افراد ہوں گے اور ایسے نبی بھی ہوں گے جن کے ساتھ ایک بھی امتی نہیں ہوگا۔ پھر کہا جائے گا: شہداء کو بلاؤ پس وہ جس کی چاہیں گے شفاعت کریں گے۔ جب شہداء شفاعت کر لیں گے تو اللہ رب العزت فرمائے گا: میں ارحم الراحمین ہوں میری جنت میں ہر وہ شخص داخل ہو جائے جس نے میرے ساتھ کسی قسم کا کوئی شرک نہ کیا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

’’آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہنم میں دیکھو کیا تم کسی ایسے شخص کو پاتے ہو جس نے کبھی کوئی نیک عمل کیا ہو؟ پس وہ جہنم میں ایک شخص کو پا لیں گے

تو اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: کیا تو نے کبھی کوئی نیک عمل کیا؟ وہ کہے گا: نہیں! سوائے یہ کہ میں لوگوں کے ساتھ بیع (خرید و فروخت میں) نرمی کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کے ساتھ اس طرح نرمی کرو جس طرح یہ میرے بندوں کے ساتھ نرمی کیا کرتا تھا۔ پھر وہ دوزخ سے ایک اور آدمی کو نکالیں گے تو وہ اس سے پوچھے گا: کیا تو نے زندگی میں کوئی عملِ خیر کیا تھا؟ وہ کہے گا: نہیں سوائے اس کے کہ میں نے اپنے بیٹے کو حکماً وصیت کی تھی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر سرمہ کی طرح پیس لینا اور سمندر کے پاس لے جا کر مجھے تیز ہوا میں اڑا دینا، خدا کی قسم! اللہ رب العالمین مجھے کبھی بھی سزا نہیں دے سکے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے یہ سب کچھ کیوں کیا تھا؟ وہ کہے گا: تیرے خوف کی وجہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: سب سے بڑے بادشاہ کے ملک کو دیکھو، تیرے لئے اس کے برابر اور مزید اس طرح کے دس اور ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو وہ عرض کرے گا: یا اللہ تو میرے ساتھ مذاق کیوں کر رہا ہے حالانکہ تو بادشاہِ کائنات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وجہ تھی جس کی وجہ سے میں بوقتِ چاشت مسکرایا۔‘‘

اسے امام احمد بن حنبل، ابنِ حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٢٩٤/١٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَوْمٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، قَدْ عُذِّبُوْا فِي النَّارِ بِرَحْمَةِ اللهِ وَشَفَاعَةِ الشَّافِعِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عبد اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں

١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/ ٢١٤، الرقم: ١٠٥٠٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٩۔

کی ایک قوم جنہیں دوزخ میں عذاب دیا گیا ہوگا اللہ کی رحمت اور شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے ضرور جنت میں داخل ہوگی۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٩٥/١٩. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ لَيْسَ بِنَبِيٍّ، مِثْلُ الْحَيَّيْنِ أَوْ مِثْلُ أَحَدِ الْحَيَّيْنِ: رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَوَمَا رَبِيْعَةُ مِنْ مُضَرَ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا أَقُوْلُ مَا أُقَوَّلُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ وَأَحَدُ أَسَانِيْدِ الطَّبَرَانِيِّ رِجَالُهُمْ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ.

’’حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص جو کہ نبی نہیں ہوگا، کی شفاعت کے سبب دو قبیلوں ربیعہ اور مضر یا ان دونوں میں سے ایک کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ربیعہ مضر کی طرح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں وہی کہتا ہوں جس کا مجھے حکم دیا جاتا ہے۔‘‘

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: امام احمد کے رجال اور طبرانی کی اسانید میں سے ایک کے رجال صحیح حدیث کے (بلند درجہ) رجال ہیں

١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٥٧/٥، الرقم: ٢٢٢١٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ١٤٣، الرقم: ٧٦٣٨، وأيضاً في مسند الشاميين، ٢/ ١٤٧، الرقم: ١٠٧٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٨١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢٤٨/٤۔

سوائے عبد الرحمان بن میسرہ کے، وہ ثقہ ہے۔

۲۹٦/ ۲۰. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ مُضَرَ، وَيَشْفَعُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ، وَيَشْفَعُ عَلٰى قَدْرِ عَمَلِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ أَبِي غَالِبٍ وَقَدْ وَثَّقَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ وَفِيْهِ ضُعْفٌ.

’’حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ایک امتی کی شفاعت کے سبب سے قبیلہ مضر کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے، ایک شخص اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا اور کوئی اپنے عمل کے حسبِ حال شفاعت کرے گا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے ابو غالب کے اسے کئی محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے لیکن اس میں تھوڑا سا ضعف ہے۔

۲۹۷/ ۲۱. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي لَيَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ مِنَ النَّاسِ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ، وَإِنَّ

۲۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ٢٧٥، الرقم: ٨٠٥٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٨٢۔

۲۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٦٣، الرقم: ١١٦٠٥۔

الرَّجُلَ لَيَشْفَعُ لِلرَّجُلِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابوسعید خدری ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا ایک امتی ایک گروہ کی شفاعت کرے گا تو وہ اس کی شفاعت کے سبب سے جنت میں داخل ہوں گے، ایک شخص کسی قبیلہ کی شفاعت کرے گا تو وہ اس کی شفاعت کے سبب سے جنت میں داخل ہوں گے، ایک شخص کسی دوسرے شخص اور اس کے گھر والوں کی شفاعت کرے گا تو وہ اس کی شفاعت کے سبب سے جنت میں داخل ہوں گے۔''

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٢/٢٩٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَتَحَمَّدَنَّ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أُنَاسٍ مَا عَمِلُوْا مِنْ خَيْرٍ قَطُّ. فَيُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا احْتَرَقُوْا فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ بَعْدَ شَفَاعَةِ مَنْ يَشْفَعُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

''حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں پر ان کے بارے احسان جتائے گا جنہوں نے (دنیا میں) کبھی کوئی بھلائی کی ہوگی۔ پس وہ لوگوں کو جہنم میں جلنے کے بعد شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کے سبب اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا۔''

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٠٠، الرقم: ٩٢٠١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣٤٦/٥، الرقم: ٥٥٠٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٨٣۔

٢٣/٢٩٩. عَنْ عُثْمَانَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَوَّلُ مَنْ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَلْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الشُّهَدَاءُ، ثُمَّ الْمُؤَذِّنُوْنَ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے یہ لوگ شفاعت کریں گے: انبیاء کرام، شہداء اور مؤذن۔''

اسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٣٠٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ أَهْلُهَا لَا يَمُوْتُوْنَ وَلَا يَحْيَوْنَ وَأَمَّا أُنَاسٌ يُرِيْدُ اللهُ بِهِمُ الرَّحْمَةَ فَيُمِيْتُهُمْ فِي النَّارِ. فَيَدْخُلُ عَلَيْهِمُ الشُّفَعَاءُ، فَيَأْخُذُ الرَّجُلُ أَنْصَارَهُ. فَيَبُثُّهُمْ أَوْ قَالَ فَيَنْبُتُوْنَ عَلَى نَهرِ الْحَيَاةِ، أَوْ قَالَ: الْحَيَوانِ، أَوْ قَالَ: الْحَيَاةِ، أَو قَالَ: نَهَرِ الْجَنَّةِ، فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِي حَمِيْلِ السَّيْلِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَمَا تَرَوْنَ الشَّجَرَةَ تَكُوْنُ خَضْرَاءَ ثُمَّ تَكُوْنُ صَفْرَاءَ، أَوْ قَالَ: تَكُوْنُ صَفْرَاءَ ثُمَّ تَكُوْنُ خَضْرَاءَ؟ قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كَأَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ بِالْبَادِيَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

٢٣: أخرجه البزار في المسند، ٢/ ٢٧، الرقم: ٣٧٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٨١، وابن كثير في نهاية البداية والنهاية، ١٠/ ٤٦٥۔

٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٥، الرقم: ١١٠١٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٢٧٤، الرقم: ٨٦٥۔

اہلِ جہنم میں سے جو اس کے مستحق ہوں گے وہ نہ اس میں مریں گے اور نہ جئیں گے اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نوازنا چاہے گا ان کو جہنم میں موت دیدے گا۔ جب شفاعت کرنے والے ان کے پاس جائیں گے تو انسان اپنے مددگاروں کو بلائے گا۔ پس وہ ان کو بکھیر دے گا یا فرمایا: وہ جنت کی نہرِ حیات میں (نہا کر) اُگیں گے، پس وہ (اس میں سے) ایسے نکلیں گے جیسے سیلابی جگہ سے سرسبز دانہ نکلتا ہے۔ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم درخت کو نہیں دیکھتے کہ سبز ہوتا ہے پھر زرد ہوتا ہے، یا فرمایا: زرد ہوتا ہے پھر سبز ہوتا ہے؟ ان میں سے بعض نے کہا: گویا حضور ﷺ کسی دیہات میں رہ رہے ہیں۔‘‘

اسے امام احمد اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام مسلم کی شرط پر اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

۲۵/۳۰۱. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُشْرِفُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ فَيُنَادِيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ: يَا فُلَانُ! أَمَا تَعْرِفُنِي؟ قَالَ: وَاللهِ مَا أَعْرِفُکَ، مَنْ أَنْتَ وَيْحَکَ؟ قَالَ: أَنَا الَّذِي مَرَرْتَ بِي فِي الدُّنْيَا فَاسْتَسْقَيْتَنِي شَرْبَةَ مَاءٍ فَسَقَيْتُکَ، فَاشْفَعْ لِي بِهَا عِنْدَ رَبِّکَ. قَالَ: فَدَخَلَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ عَلَى اللهِ فِي زُوَّرِهِ، فَقَالَ: يَا رَبِّ! إِنِّي أَشْرَفْتُ عَلٰى أَهْلِ النَّارِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَنَادٰى: يَا فُلَانُ! أَمَا تَعْرِفُنِي؟ فَقُلْتُ: لَا وَاللهِ مَا أَعْرِفُکَ، وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا

۲۵: أخرجه أبويعلى في المسند، ٦/ ٢١٠، الرقم: ٣٤٩٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٣٩، الرقم: ١٤١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٨٢، وابن كثير في نهاية البداية والنهاية، ١٠/ ٤٧١۔

الَّذِي مَرَرْتَ بِي فِي الدُّنْيَا فَاسْتَسْقَيْتَنِي فَسَقَيْتُکَ، فَاشْفَعْ لِي بِهَا عِنْدَ رَبِّکَ، يَا رَبِّ! فَشَفِّعْنِي فِيْهِ، قَالَ: فَيُشَفِّعُهُ اللهُ فِيْهِ. وَأَخْرَجَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالْمُنْذِرِيُّ وَغَيْرُهُمْ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہلِ جنت میں سے ایک شخص دوزخیوں پر جھانکے گا تو اہلِ جہنم میں سے ایک شخص اسے کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: اللہ کی قسم! میں تجھے نہیں پہچانتا، تمہارا بھلا ہو تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں وہی ہوں دنیا میں تو میرے پاس گزرا تو تُو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔ (اس صلے میں) اپنے رب کے ہاں میرے لئے شفاعت کرو۔ راوی فرماتے ہیں: وہ شخص اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے والوں میں جا کر عرض کرے گا: یا رب! میں جہنم والوں کے پاس گیا تو ان میں سے ایک شخص نے مجھے بلا کر کہا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! میں تجھے نہیں پہچانتا تُو کون ہے؟ اس نے کہا: میں وہی ہوں تو نے دنیا میں میرے پاس سے گزرنے پر مجھ سے پانی مانگا تھا سو میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔ پس اپنے رب کے ہاں میرے لئے شفاعت کرو۔ اے میرے رب! تو میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا اور اسے دوزخ سے نکالے گا۔‘‘

اسے امام ابو یعلی، منذری اور دیگر ائمہ نے روایت کیا ہے۔

٣٠٢/٢٦. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: سَلَکَ رَجُلَانِ مَفَازَةً، أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ بِهِ رَهَقٌ، فَعَطِشَ الْعَابِدُ حَتّٰى سَقَطَ. فَجَعَلَ صَاحِبُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَمَعَهُ مِيْضَأَةٌ فِيْهَا شَيْئٌ مِنْ مَاءٍ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَهُوَ

٢٦: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٧/ ٢١٥، الرقم: ٤٢١٢، والطبراني في —

صَرِيْعٌ. فَقَالَ: وَاللهِ! لَإِنْ مَاتَ هٰذَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ عَطَشًا وَمَعِي مَاءٌ، لَا أُصِيْبُ مِنَ اللهِ خَيْرًا أَبَدًا. وَإِنْ سَقَيْتُهُ مَائِي لَأَمُوْتَنَّ فَتَوَكَّلَ عَلَى اللهِ ﷻ، وَعَزَمَ وَرَشَّ عَلَيْهِ مِنْ مَائِهِ وَسَقَاهُ مِنْ فَضْلِهِ. قَالَ: فَقَامَ حَتّٰى قَطَعَا الْمَفَازَةَ.

قَالَ: فَيُوْقَفُ الَّذِي بِهِ رَهَقٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِلْحِسَابِ، فَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ، فَتَسُوْقُهُ الْمَلَائِكَةُ، فَيَرَى الْعَابِدَ، فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ! أَمَا تَعْرِفُنِي؟ قَالَ: يَقُوْلُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا فُلَانٌ الَّذِي آثَرْتُکَ عَلٰى نَفْسِي يَوْمَ الْمَفَازَةِ. قَالَ: يَقُوْلُ: بَلٰى، أَعْرِفُکَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ لِلْمَلَائِكَةِ: قِفُوْا، قَالَ: فَيُوْقَفُ وَيَجِيْءُ حَتّٰى يَقِفَ وَيَدْعُوَ رَبَّهُ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! قَدْ تَعْرِفُ يَدَهُ عِنْدِي، وَكَيْفَ آثَرَنِي عَلٰى نَفْسِهِ؟ يَا رَبِّ! هَبْهُ لِي. فَيَقُوْلُ: هُوَ لَکَ. قَالَ: وَيَجِيْءُ فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. قَالَ الصَّلْتُ: قَالَ جَعْفَرُ: قُلْتُ: حَدَّثَکَ أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ أَبِي ظِلَالٍ الْقَسْمَلِيِّ، وَقَدْ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَغَيْرُهُ وَضَعَّفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ.

”حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو شخص کسی بیابان میں سے گزرے جن میں سے ایک عبادت گزار تھا اور دوسرا گناہ گار تھا۔ راستے میں عبادت گزار کو اتنی پیاس لگی کہ وہ وہیں گر گیا۔ اس کا ساتھی اس کی طرف دیکھنے

.... المعجم الأوسط، ۳/ ۱۹٤، الرقم: ۲۹۰٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/ ۳۸، الرقم: ۱٤۱٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/ ۱۳۲، ۱۰/ ۳۸۲۔

لگا اور اس کے پاس برتن میں کچھ پانی تھا۔ اس نے اپنے پیاس سے چلاّتے ہوئے ساتھی کو دیکھ کر کہا: اللہ رب العزت کی قسم! اگر یہ صالح بندہ میرے پاس پانی ہونے کے باوجود پیاسا فوت ہو گیا تو میں اللہ کی طرف سے کبھی بھی بھلائی نہیں پا سکوں گا اور اگر میں نے اسے اپنا پانی پلایا تو ضرور میں مر جاؤں گا۔ اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے پختہ ارادہ کر کے اس پر اپنے پانی سے چھینٹے مارے اور باقی بچا ہوا پانی اسے پلا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عابد اٹھ کھڑا ہوا یہاں تک کہ دونوں نے صحرا عبور کر لیا۔

’’فرمایا: قیامت کے دن اس گنہگار کو حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا تو اسے جہنم میں بھیجنے کا حکم دے دیا جائے گا۔ فرشتے اس کو لے کر جا رہے ہوں گے تو وہ اسی عبادت گزار شخص کو دیکھ کر کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ پوچھے گا: تُو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں وہی فلاں شخص ہوں جس نے بیابان میں اپنی جان پر تجھے ترجیح دی۔ وہ کہے گا: کیوں نہیں! میں تجھے پہچانتا ہوں۔ فرمایا: وہ فرشتوں سے کہے گا: رک جاؤ، تو اسے روک دیا جائے گا۔ وہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرے گا: اے میرے رب! تو میری نسبت اس کا حال پہچانتا ہے کہ کیسے اس نے اپنی جان پر مجھے ترجیح دی؟ یا رب! تو اسے میرے اختیار میں دیدے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ تیرے اختیار میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص آئے گا اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا۔‘‘ صلت راوی کہتے ہیں کہ میں نے جعفر سے کہا: کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے اسے روایت کیا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔‘‘

اسے امام ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے ابو ظلال القسملی کے اسے ابنِ حبان اور دیگر نے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ بعض نے ضعیف شمار کیا ہے۔

۳۰۳/۲۷. عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ: قَامَ كَعْبٌ فَأَخَذَ بِحُجْزَةِ

۲۷: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/ ۹٤٤، الرقم: ۱۸۲٤، —

الْعَبَّاسِ رضی الله عنه، وَقَالَ: ادَّخِرْهَا عِنْدَکَ لِلشَّفَاعَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: وَلِي الشَّفَاعَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ! إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيٍّ يُسْلِمُ إِلَّا کَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو نُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ.

’’عطیہ عوفی سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا دامن پکڑ کر کہا: آپ قیامت کے دن شفاعت کے لئے اس کو اپنے پاس محفوظ رکھیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے لئے شفاعت ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے جس کسی نے بھی اسلام قبول کیا ہے اس کے لئے شفاعت ہوگی۔‘‘

اسے امام احمد اور ابو نعیم اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

٣٠٤/٢٨. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِذَا کَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ صُفُوْفًا، فَإِذَا أَهْلُ النَّارِ صُفُوْفًا فَيَنْظُرُ الرَّجُلُ مِنْ صُفُوْفِ أَهْلِ النَّارِ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ صُفُوْفِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ لَهُ: يَا فُلَانُ! أَمَا تَذْکُرُ يَوْمَ اصْطَنَعْتُ إِلَيْکَ فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: أَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا اصْطَنَعَ لِي فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا، فَيُقَالُ لَهُ: خُذْ بِيَدِهِ، فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللهِ. قَالَ أَنَسٌ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُهُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

.... والأصبهاني في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٦/ ٤٢۔

٢٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٦/ ١٢٥، الرقم: ٧٦٨٧، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤/ ٣٣٢، الرقم: ٢١٥٢، وابن كثير في نهاية البداية والنهاية، ١٠/ ٤٧١۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کی صفیں بنائے گا تو دوزخیوں کی بھی صفیں بنی ہوں گی۔ پس اہلِ جہنم کی صفوں میں سے ایک شخص اہلِ جنت کی صفوں میں ایک شخص کو دیکھ کر کہے گا: اے فلاں! تُو یاد کر ایک دن میں نے دنیا میں تیرے ساتھ نیکی کی تھی؟ فرماتے ہیں: وہ عرض کرے گا: یا اللہ! واقعی اس نے دنیا میں میرے ساتھ نیکی کی تھی۔ اسے کہا جائے گا: اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل کر دو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٠٥/٢٩. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَكْثِرُوْا مِنَ الْمَعَارِفِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَإِنَّ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ شَفَاعَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مؤمنین سے اچھی طرح جان پہچان رکھو کیونکہ ہر مؤمن قیامت کے دن اللہ کے ہاں شفاعت کرے گا۔‘‘

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٣٠٦/٣٠. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: يَقُوْلُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يُقَالُ لِلرَّجُلِ

٢٩: أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ١/ ٨١، الرقم: ٢٥١، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/ ١٣٨، الرقم: ٣٥٢۔

٣٠: أخرجه الأصبهاني في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٧/ ١٠٥، وابن كثير في نهاية البداية والنهاية، ١٠/ ٤٦٨۔

يَوْمَ الْقِيَامَةِ: قُمْ فَاشْفَعْ، فَيَشْفَعُ لِقَبِيْلَتِهِ. فَيُقَالُ لِلْآخَرِ: قُمْ فَاشْفَعْ، فَيَشْفَعُ لِأَهْلِ الْبَيْتِ. فَيُقَالُ لِلْآخَرِ: قُمْ فَاشْفَعْ، فَيَشْفَعُ لِلرَّجُلِ وَالرَّجُلَيْنِ عَلٰى قَدْرِ عَمَلِهِ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے: قیامت کے دن کسی شخص کو کہا جائے گا: اٹھ کر شفاعت کرو تو وہ اپنے قبیلہ کی شفاعت کرے گا۔ کسی دوسرے سے کہا جائے گا: اٹھ کر شفاعت کرو تو وہ اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا۔ پھر کسی اور سے کہا جائے گا: اٹھ کر شفاعت کرو تو وہ اپنے عمل کے موافق ایک یا دو اشخاص کی شفاعت کرے گا۔‘‘

اسے امام ابو نعیم اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

۳۰۷/ ۳۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَشْفَعُ لِلرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ.

رَوَاهُ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ، وَقَالَا: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

-------- وأخرج ابن كثير في نهاية البداية والنهاية، ١٠/ ٤٦٧:

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَارَبِّ! إِنَّ فُلَانًا سَقَانِي شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ فِي الدُّنْيَا، فَشَفِّعْنِي فِيْهِ. فَيَقُوْلُ اللهُ: إِذْهَبْ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَيَذْهَبُ فَيَتَحَسَّسُ فِي النَّارِ حَتَّى يُخْرِجَهُ مِنْهَا.

۳۱: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٤١، الرقم: ٥٥١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٨٢، والهندي في كنز العمال، ١٤/ ٤٠٨، الرقم: ٣٩٠٩٧، والطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٩/ ١٦٧۔

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص دو یا تین آدمیوں کی شفاعت کرے گا۔''

اس امام منذری اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے: اسے امام بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٣٠٨/٣٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَيَدْخُلَنَّ بِشَفَاعَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمُنَاوِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى لِابْنِ عَسَاكِرَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَيَشْفَعَنَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ حَتَّى يُدْخِلَهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کی شفاعت سے میری امت کے ستر ہزار وہ لوگ جنت میں جائیں گے جن پر دوزخ لازم ہو چکی ہوگی۔''

اسے امام ابنِ عساکر اور مناوی نے روایت کیا ہے۔

''ابنِ عساکر کی دوسری روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ قیامت کے روز) لازماً میری امت کے ان ستر ہزار لوگوں کی شفاعت

٣٢: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٢٢/٣٩، ١٢٣، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٤/ ٣٦٠، الرقم: ٧٠٣٤، والمناوي في فيض القدير، ٣٥٢/٥۔

کرے گا جن پر دوزخ لازم ہو چکی ہو گی تو اللہ تعالیٰ انہیں (اس کی شفاعت کے سبب) جنت میں داخل فرمائے گا۔‘‘

اسے امام ابنِ عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۳۰۹/۳۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الشُّفَعَاءُ خَمْسَةٌ: الْقُرْآنُ، وَالرَّحِمُ، وَالْأَمَانَةُ، وَنَبِيُّكُمْ ﷺ، وَأَهْلُ بَيْتِهِ.

رَوَاهُ الْهِنْدِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن پانچ شفاعت کریں گے: قرآن، رشتہ، امانت، تمہارے نبی ﷺ اور ان کے اہلِ بیت۔‘‘

اِسے امام علاؤ الدین ہندی نے روایت کیا ہے۔

۳۳: أخرجه الهندي في كنز العمال، ١٤/ ٣٩٠، الرقم: ٣٩٠٤١۔

بَابٌ فِي أَنَّ اللهَ تَعَالَى ذَخَرَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً لِأَوْلِيَاءِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ننانوے حصے اپنے اولیاء کے لئے قیامت کے دن کے لئے محفوظ کر لیے ہیں﴾

۱/۳۱۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَکَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ جُزْءًا، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِکَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيْبَهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے ہیں جن میں سے اس نے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لیے اور ایک حصہ زمین پر نازل کیا۔ ساری مخلوق جو ایک دوسرے پر رحم کرتی

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: جعل الله الرحمة مائة جزء، ۵/۲۲۳٦، الرقم: ۵٦۵٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غَضَبَه، ٤/۲۱۰۸، الرقم: ۲۷۵۲، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/٤۸، الرقم: ۱۰۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۱/ ۲۹۷، الرقم: ۹۹۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/٤۵۷، الرقم: ۱۰۹۷۵۔

ہے یہ اسی ایک حصے کی وجہ سے ہے، یہاں تک کہ گھوڑا جو اپنے بچے کے اوپر سے اپنا کُھرا اٹھاتا ہے کہ کہیں اسے تکلیف نہ پہنچے وہ بھی اسی ایک حصے کے باعث ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٣١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا، وَأَخَّرَ اللهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَة وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پاس سو رحمتیں ہیں اس نے ان میں سے ایک رحمت جن، انس، حیوانات اور حشرات الارض کے درمیان نازل کی ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر شفقت و رحم کرتے ہیں، اور اسی سے وحشی جانور اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں (اپنے پاس) محفوظ رکھی ہیں، جن کے سبب قیامت کے دن وہ اپنے بندوں

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، ٢١٠٨/٤، الرقم: ٢٧٥٢، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رحمة، ٥٤٩/٥، الرقم: ٣٥٤١، وابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما يُرْجَى من رحمة الله يوم القيامة، ١٤٣٥/٢، الرقم: ٤٢٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٣٤/٢، الرقم: ٩٦٠٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٤، الرقم: ٦١٤٧، وابن المبارك في المسند، ٢٠/١، الرقم: ٣٥، وأبو يعلى في المسند، ٢٥٨/١١، الرقم: ٦٣٧٢۔

پر رحم فرمائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابنِ ماجہ، احمد اور ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔

٣/٣١٢. عَنۡ جُنۡدُبٍ ﷛ قَالَ: جَاءَ أَعۡرَابِيٌّ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا، ثُمَّ صَلَّى خَلۡفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَتَى رَاحِلَتَهُ فَأَطۡلَقَ عِقَالَهَا، ثُمَّ رَكِبَهَا، ثُمَّ نَادَى: اللّٰهُمَّ ارۡحَمۡنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشۡرِكۡ فِي رَحۡمَتِنَا أَحَدًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَتَقُولُونَ هَذَا أَضَلُّ أَمۡ بَعِيرُهُ؟ أَلَمۡ تَسۡمَعُوا مَا قَالَ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: لَقَدۡ حَظَرۡتَ، رَحۡمَةُ اللهِ وَاسِعَةٌ، إِنَّ اللهَ خَلَقَ مِائَةَ رَحۡمَةٍ فَأَنۡزَلَ اللهُ رَحۡمَةً وَاحِدَةً، يَتَعَاطَفُ بِهَا الۡخَلَائِقُ جِنُّهَا وَإِنۡسُهَا وَبَهَائِمُهَا، وَعِنۡدَهُ تِسۡعٌ وَتِسۡعُونَ. أَتَقُولُونَ: هُوَ أَضَلُّ أَمۡ بَعِيرُهُ؟

رَوَاهُ أَحۡمَدُ وَالرُّوۡيَانِيُّ وَالۡحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الۡحَاكِمُ: هَذَا حَدِيۡثٌ صَحِيۡحُ الۡإِسۡنَادِ وَلَمۡ يُخَرِّجَاهُ.

’’حضرت جندب ﷛ بیان کرتے ہیں: ایک اعرابی نے (کہیں سے) آ کر اپنے اونٹ کو بٹھایا پھر اسے ٹانگ سے باندھ کر حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے چلا گیا، جب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اس نے اپنے اونٹ کے پاس آ کر اس کی رسی کو کھولا۔ پھر اس پر سوار ہو کر دعا کرنے لگا: یا اللہ! تو مجھ پر اور محمد (ﷺ) پر رحم

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣١٢، الرقم: ١٨٨٢١، والروياني في المسند، ٢/١٤٠، الرقم: ٩٥٧، والحاكم في المستدرك، ١/١٢٤، الرقم: ١٨٧، وأيضاً في، ٤/٢٧٦، الرقم: ٧٦٣٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٦١، الرقم: ١٦٦٧۔

فرما اور ہماری رحمت میں کسی اور کو شریک نہ کر۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر صحابہ سے) فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ زیادہ گمراہ ہے یا اس کا اونٹ؟ کیا تم نے سنا نہیں کہ اس نے کیا کہا؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں (یا رسول اللہ! ہم نے سنا ہے۔) آپ ﷺ نے (اُس اعرابی سے) فرمایا: تُو نے (اللہ کی رحمت کو) تنگ کر دیا ہے، اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے، اللہ تعالیٰ نے کل سو رحمتوں کو تخلیق کیا جن میں سے اللہ نے ایک رحمت (زمین پر) اتاری، مخلوقات میں سے جن و انس اور بہائم (درندے) اسی کی وجہ سے باہم شفقت و مہربانی کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتیں اس کے پاس ہیں۔ اب تم کیا کہتے ہو کہ یہ زیادہ گمراہ ہے (جسے رحمتِ الٰہی کی وسعت کا علم نہیں) یا اس کا اونٹ (جو اس کے ماتحت ہے)۔''

اس حدیث کو امام احمد، رویانی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: اس حدیث کی اِسناد صحیح ہے اور شیخین نے اسے تخریج نہیں کیا۔

٤/٣١٣. عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَمِنْهَا رَحْمَةٌ يَتَرَاحَمُ بِهَا الْخَلْقُ، فَبِهَا تَعْطِفُ الْوُحُوْشُ عَلَى أَوْلَادِهَا، وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت سلمان فارسی رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو پیدا کیا، ان میں سے ایک رحمت کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٣٩، الرقم: ٢٣٧٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٥٠، الرقم: ٦١٢٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٥، الرقم: ١٠٣٨

پر رحم کرتی ہے، اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنی اولاد پر شفقت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں قیامت کے دن تک کے لئے مؤخر کر رکھی ہیں۔‘‘

اسے امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٥/٣١٤.	عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ، رَحْمَةٌ مِنْهَا قَسَمَهَا بَيْنَ الْخَلَائِقِ، وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ، وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَإِسْنَادُهُمَا حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو پیدا کیا جن میں سے ایک رحمت کو اس نے ساری مخلوق کے درمیان تقسیم کر دیا اور ننانوے کو قیامت کے دن تک کے لئے محفوظ کر لیا۔‘‘

اسے امام طبرانی اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔ نیز ہیثمی نے کہا ہے: اسے امام طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے، ان دونوں کی اسناد حسن ہے۔

**٦/٣١٥.	عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَرَحْمَةٌ بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَاحَمُوْنَ بِهَا، وَادَّخَرَ لِأَوْلِيَائِهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَتَمَّامٌ الرَّازِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْهَيْثَمِيُّ.**

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٧٤، الرقم: ١٢٠٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٨٥۔

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٤١٧، الرقم: ١٠٠٦، وتمام الرازي في الفوائد، ١/٢٤٨، الرقم: ٦٠٦، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٨/٢٥٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٨٥۔

’’حضرت معاویہ بن حَیدَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو تخلیق کیا، پس ایک رحمت مخلوق کے درمیان تقسیم کر دی جس کے باعث وہ باہم رحم کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتوں کو اپنے اولیاء (کی شفاعت) کے لئے محفوظ کر لیا۔‘‘

اسے امام طبرانی، تمّام الرازی، ابنِ عساکر اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔

٣١٦/٧. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ وَخِلَاسٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ رَحْمَةٍ، قَسَمَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ أَهْلِ الدُّنْيَا فَوَسِعَتْهُمْ إِلَى آجَالِهِمْ، وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ لِأَوْلِيَائِهِ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَابِضٌ تِلْكَ الرَّحْمَةَ الَّتِي قَسَمَهَا بَيْنَ أَهْلِ الدُّنْيَا إِلَى تِسْعٍ وَتِسْعِينَ فَكَمَّلَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ لِأَوْلِيَائِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ. إِنَّمَا اتَّفَقَا فِيْهِ عَلَى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ مُخْتَصَرًا، ثُمَّ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَكْمَلَ مِنَ الْحَدِيْثَيْنِ، وَلَهُ شَاهِدٌ عَلَى نسق حَدِيْثِ عَوْفٍ.

’’امام محمد بن سیرین و خِلاس دونوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/١٢٣، الرقم: ١٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥١٤، الرقم: ١٠٦٨١۔

ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ کی سو رحمتیں ہیں جن میں سے اس نے ایک رحمت کو اہلِ دنیا کے درمیان تقسیم کردیا پس وہ ان کی اموات تک انہیں اپنے احاطہ میں لیے رہے گی جبکہ ننانوے رحمتوں کو اس نے اپنے اولیاء کے لئے محفوظ کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہلِ دنیا پر تقسیم کی جانے والی رحمت اور باقی ننانوے کو اپنے قبضہ میں لینے والا ہے پھر قیامت کے دن وہ ان سو رحمتوں کی اپنے اولیاء پر تکمیل کرے گا۔‘‘

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے، اور کہا ہے: شیخین کی شرط پر یہ حدیث صحیح ہے اور انہوں نے اس لفظ کے ساتھ اسے بیان نہیں کیا۔ شیخین نے اس مفہوم میں دو احادیث پر اتفاق کیا ہے ایک حدیثِ زہری جو حمید بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، دوسری سلیمان تیمی کی حدیث جو ابو عثمان کے واسطے سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مختصراً مروی ہے۔ امام مسلم نے عبد الملک بن ابی سلیمان کی سند سے عطاء بن ابی رباح کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث درج کی ہے جو ان دونوں حدیثوں سے کامل ترین ہے۔ مذکور بالا حدیث کی شاہد ہم حدیثِ عوف بھی بیان کریں گے۔

٣١٧/ ٨. قَالَ أَحْمَدُ: قَالَ رَوْحٌ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: امام رَوح نے کہا، ہم سے عوف نے بیان کیا، انہوں نے خِلاس بن عمرو سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی۔‘‘

اسے امام احمد نے بیان کیا ہے۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٥١٤، الرقم: ١٠٦٨٢۔

٩/٣١٨. وقَالَ أَحْمَدُ أَيْضًا: قَالَ رَوْحٌ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم مِثْلَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ فِي ”سلسلة الأحاديث الصحيحة“ (٤/١٧٦، الرقم: ١٦٣٤): هَذِهِ أَسَانِيْدُ صَحِيْحَةٌ مَوْصُوْلَةٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه.

”امام احمد تیسرے طریق سے بیان کرتے ہیں: رَوح نے کہا، ہم سے عوف نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا۔“

اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ البانی نے سلسلة الأحاديث الصحيحة (٤/١٧٦، الرقم: ١٦٣٤) میں کہا ہے: یہ صحیح اَسانید ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک متصل ہیں۔

١٠/٣١٩. عَنِ الْحَسَنِ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةُ رَحْمَةٍ، وَإِنَّهُ قَسَمَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ أَهْلِ الْأَرْضِ فَوَسِعَتْهُمْ إِلَى آجَالِهِمْ، وَذَخَرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ رَحْمَةً لِأَوْلِيَائِهِ. وَاللهُ عَزَّوَجَلَّ قَابِضٌ تِلْكَ الرَّحْمَةَ الَّتِي قَسَمَهَا بَيْنَ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَى التِّسْعَةِ وَالتِّسْعِينَ فَيُكَمِّلُهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ لِأَوْلِيَائِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥١٤، الرقم: ١٠٦٨٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٧٦، الرقم: ٧٦٢٩۔

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥١٤، الرقم: ١٠٦٨٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢١٤، ٣٨٥۔

رَوَاهُ أَحۡمَدُ. وَقَالَ الۡأَلۡبَانِيُّ فِي ''سلسلة الأحاديث الصحيحة'' (٤/١٧٦، الرقم:١٦٣٤): هُوَ مُرۡسَلٌ صَحِيۡحُ الۡإِسۡنَادِ.

''حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سو رحمتوں کا مالک ہے، اس نے (ان میں سے) ایک رحمت کو جمیع اہلِ زمین کے درمیان تقسیم کر دیا جو ان کی اموات تک انہیں اپنے احاطہ میں لیے رہے گی جبکہ اس نے باقی ننانوے رحمتوں کو اپنے اولیاء کے لئے ذخیرہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ اہلِ دنیا پر تقسیم ہونے والی رحمت اور (باقی) ننانوے رحمتوں کو اپنے قبضے میں کرنے والا ہے پھر وہ قیامت کے دن اپنے اولیاء پر اِن سو رحمتوں کی تکمیل کرے گا (اور ان رحمتوں کے باعث انہیں اعلیٰ وارفع مقامات اور حقِ شفاعت سے نوازے گا)۔''

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ البانی نے سلسلة الأحاديث الصحيحة (٤/١٧٦، الرقم: ١٦٣٤) میں کہا ہے: یہ مرسل حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٢٠/١١. عَنۡ عُبَادَةَ بۡنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ: قَسَمَ رَبُّنَا رَحۡمَتَهُ مِائَةَ جُزۡءٍ فَأَنۡزَلَ مِنۡهَا جُزۡءًا فِي الۡأَرۡضِ فَهُوَ الَّذِي يَتَرَاحَمُ بِهِ النَّاسُ وَالطَّيۡرُ وَالۡبَهَائِمُ، وَبَقِيَتۡ عِنۡدَهُ مِائَةُ رَحۡمَةٍ إِلَّا رَحۡمَةً وَاحِدَةً لِعِبَادِهِ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ. رَوَاهُ الۡهَيۡثَمِيُّ وَالۡهِنۡدِيُّ.

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارے رب نے اپنی رحمت کو سو اجزاء میں تقسیم کیا پھر ان میں سے ایک جزو کو زمین پر اتارا۔ یہی وہ جزوِ رحمت ہے جس کی وجہ سے انسان، پرندے اور درندے باہم شفقت و

١١: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٨٥، والهندي في كنز العمال، ٤/٤٣٩، الرقم: ١٠٤٠٦۔

رحمت کرتے ہیں، باقی ننانوے رحمتیں اس کے پاس قیامت کے دن اپنے بندوں کے لئے محفوظ ہیں۔‘‘

امام ہیثمی اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي دُخُوْلِ سَبْعِيْنَ أَلْفًا الْجَنَّةَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

﴿جنت میں بغیر حساب داخل ہونے والے اولیاء اللہ میں سے ہر ایک ہزار اپنے ساتھ ستر ہزار لے کر جائیں گے﴾

١/٣٢١. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: في الشفاعة، ٤/ ٦٢٦، الرقم: ٢٤٣٧، وابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة محمد صلی الله عليه وآله وسلم، ٢/١٤٣٣، الرقم: ٤٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٦٨، الرقم: ٢٢٣٠٣، إسناده حسن، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣١٥، الرقم: ٣١٧١٤، وابن أبي عاصم في السنة، ١/ ٢٦٠، ٢٦١، الرقم: ٥٨٨، ٥٨٩، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٦/ ٦٤٦، الرقم: ٩٢٣٣، سنده صحيح۔

افراد کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ (ان کی سنگت اختیار کرنے والوں میں سے) ۷۰ ہزار کو داخل کرے گا نیز اللہ تعالیٰ اپنے چلوؤں میں سے تین چلو (اپنی حسبِ شان جہنمیوں سے بھر کر) بھی جنت میں ڈالے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابنِ ماجہ، احمد، ابنِ ابی شیبہ اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

٢/٣٢٢. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ الْأَخْنَسِ السُّلَمِيُّ: وَاللهِ! مَا أُوْلٰئِکَ فِي أُمَّتِکَ إِلَّا کَالذُّبَابِ الْأَصْهَبِ فِي الذِّبَّانِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: کَانَ رَبِّي عزوجل قَدْ وَعَدَنِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مَعَ کُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، وَزَادَنِي ثَـلَاثَ حَثَيَاتٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْکَبِيْرِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ کَثِيْرٍ. إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ، رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب وعذاب

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٥٠، الرقم: ٢٢١٥٦، والطبراني في المعجم الکبير، ٨/ ١٥٩، الرقم: ٧٢٧٦، وابن أبي عاصم في السنة، ١/ ٢٦١، الرقم: ٥٨٨، وقال الألباني: إسناده صحيح ورجاله کلهم ثقات، وأيضاً في الآحاد والمثاني، ٢/ ٤٤٥، الرقم: ١٢٤٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٢٥، الرقم: ٥٤٧٣، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٩٥، وقال: هذا إسناد حسن، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٦/ ٦٤٦، الرقم: ٩٢٣٣، سنده صحيح۔

کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ یزید بن اَخنس سلمی نے عرض کیا: اللہ رب العزت کی قسم! یہ تو آپ کی امت میں شہد کی مکھیوں میں سے (ایک قسم) سفید سرخی مائل مکھیوں کی تعداد تک ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب عزوجل نے مجھ سے ۷۰ ہزار میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ۷۰ ہزار کو داخل کرنے کا وعدہ کیا ہے (یعنی ان ہزار خوش بختوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھ معیت اختیار کرنے والوں میں سے ۷۰ افراد کو لے کر جنت میں جائے گا) اور میرے لئے اس نے مزید تین چلوؤں کا اضافہ فرمایا ہے (اپنی حسبِ شان تین چلّو میری امت کے جہنمیوں کے نکال کر جنت میں داخل کرے گا)۔‘‘

اسے امام احمد، طبرانی، ابنِ ابی عاصم اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد قوی ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٣/٣٢٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ فَوَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةِ الْبَدْرِ، فَاسْتَزَدْتُ فَزَادَنِي مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا. فَقُلْتُ: أَي رَبِّ! إِنْ لَمْ يَكُنْ هٰؤُلَاءِ مُهَاجِرِي أُمَّتِي؟ قَالَ: إِذَنْ أُكْمِلُهُمْ لَکَ مِنَ الْأَعْرَابِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَنْدَه. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا تو اس نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار افراد جنت میں داخل فرمائے گا جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٥٩، الرقم: ٨٧٠٧، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٩٥، الرقم: ٩٧٦، هذا إسناد صحيح على رسم مسلم، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٤٠٤، وقال: رجاله رجال الصحيح، وأورده العسقلاني في فتح الباري، ١١/ ٤١٠، وقال: سنده جيد۔

چمکتے ہوں گے۔ میں نے زیادہ چاہا تو اس نے ہر ہزار کے ساتھ مزید ٧٠ ہزار اضافہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! اگر وہ میری امت کے مہاجر (گناہوں کو ترک کرنے والوں سے پورے) نہ ہوئے؟ اس نے فرمایا: تب میں ان کو تیرے لئے گنواروں سے مکمل کروں گا۔‘‘

اسے امام احمد اور ابنِ مندہ نے روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد صحیح ہے۔

٤/٣٢٤. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی الله عنه قَالَ: غَابَ عَنَّا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَوْمًا، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَنْ يَخْرُجَ، فَلَمَّا خَرَجَ سَجَدَ سَجْدَةً، فَظَنَنَّا أَنَّ نَفْسَهُ قَدْ قُبِضَتْ فِيْهَا، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: إِنَّ رَبِّي تَبَارَکَ وَتَعَالَى اسْتَشَارَنِي فِي أُمَّتِي مَا ذَا أَفْعَلُ بِهِمْ؟ فَقُلْتُ: مَا شِئْتَ أَيْ رَبِّ! هُمْ خَلْقُکَ وَعِبَادُکَ، فَاسْتَشَارَنِي الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ لَهُ کَذٰلِکَ، فَقَالَ: لَا أُحْزِنُکَ فِي أُمَّتِکَ يَا مُحَمَّدُ! وَبَشَّرَنِي أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ ...... الحديث. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ کَثِيْرٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن ہماری نظروں سے اوجھل رہے، آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ آج حجرہ مبارک سے باہر نہ نکلیں گے۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہم نے سمجھا کہ آپ وصال فرما گئے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سرِ انور اٹھا کر ارشاد فرمایا: میرے رب تبارک و تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے بارے مشورہ طلب کیا کہ

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٩٣، الرقم: ٢٣٣٣٦، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/ ١٢٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٦٨۔

میں ان سے کیا معاملہ کروں؟ تو میں نے عرض کیا: اے میرے رب! جیسا تو چاہے، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ اس نے دوبارہ مجھ سے مشورہ طلب کیا تو میں نے اسی طرح عرض کیا۔ پس اس نے فرمایا: یا محمد (ﷺ)! میں تجھے تیری امت کے بارے غمگین نہیں کروں گا اور اس نے مجھے خوشخبری سنائی کہ میرے ستر ہزار امتی جن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ۷۰ ہزار ہوں گے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔‘‘

اسے امام احمد اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کی اِسناد حسن ہے۔

۳۲۵/۵. عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ وَعَدَنِي مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا لَا يُحَاسَبُوْنَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد سے حساب نہیں لیا جائے گا نیز ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ۷۰ ہزار ہوں گے (جن سے حساب نہیں لیا جائے گا)۔‘‘

اسے امام طبرانی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

۳۲۶/۶. قَالَ شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ: مَرِضَ ثَوْبَانُ رضی الله عنه بِحِمْصَ

۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲/ ۹۲، الرقم: ۱۴۱۳، وأيضاً في مسند الشاميين، ۲/ ۴۳۹، الرقم: ۱۶۵۷، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/ ۳۹۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۴۰۷۔

۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۲۸۰، الرقم: ۲۲۴۷۱، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/ ۳۹۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۴۰۷۔

وَعَلَيْهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قُرْطٍ الْأَزْدِيُّ فَلَمْ يَعُدْهُ، فَدَخَلَ عَلَى ثَوْبَانَ رَجُلٌ مِنَ الْكَلَاعِيِّيْنَ عَائِدًا. فَقَالَ لَهُ ثَوْبَانُ: أَتَكْتُبُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: اكْتُبْ، فَكَتَبَ لِلْأَمِيْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُرْطٍ مِنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لِمُوْسَى وَعِيْسَى مَوْلًى بِحَضْرَتِکَ لَعُدْتَهُ، ثُمَّ طَوَى الْكِتَابَ، وَقَالَ لَهُ: أَتُبَلِّغُهُ إِيَّاهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ بِكِتَابِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى ابْنِ قُرْطٍ، فَلَمَّا قَرَأَهُ قَامَ فَزِعًا. فَقَالَ النَّاسُ: مَا شَأْنُهُ أَحَدَثَ أَمْرٌ؟ فَأَتَى ثَوْبَانَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَعَادَهُ وَجَلَسَ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ ثَوْبَانُ بِرِدَائِهِ، وَقَالَ: اجْلِسْ حَتَّى أُحَدِّثَکَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالْهَيْثَمِيُّ، وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَإِسْنَادُ رِجَالِهِ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ شَامِيُّوْنَ حِمْصِيُّوْنَ، فَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

امام شریح ؒ بن عبید بیان کرتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ حمص میں بیمار ہوئے اس وقت وہاں کا گورنر عبد اللہ بن قُرط تھا تو وہ آپ کی عیادت کے لئے نہ آیا، کلاعیین میں سے ایک شخص نے آپ کی عیادت کی تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا تمہیں لکھنا آتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! لکھوایئے، اس نے لکھا رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان کی طرف سے گورنر عبد اللہ بن قرط کے نام، اَمّا بَعْد: اگر حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کا کوئی آزاد کردہ غلام تیرے پاس موجود ہوتا تو (تعظیم کرتے ہوئے) تُو اس کی عیادت کو جاتا (لیکن ہمیں بھولا ہوا ہے جبکہ اغیار کا تجھے اتنا خیال ہے)، پھر اس نے خط کو

لپیٹ دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا تم یہ پیغام اسے پہنچاؤ گے؟ اس نے کہا: جی ہاں! وہ شخص خط لے کر چلا گیا اور اس نے اسے ابنِ قرط کے حوالے کر دیا، جب اس نے یہ خط پڑھا تو ڈر کے مارے کھڑا ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: اسے کیا ہو گیا ہے کیا کوئی واقعہ پیش آیا ہے؟ وہ فوراً عیادت کے لئے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور کچھ دیر وہیں بیٹھا رہا پھر اٹھ کر واپس آنے لگا تو حضرت ثوبان نے اسے چادر سے پکڑ کر فرمایا: یہاں بیٹھ جاؤ میں تمہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثِ مبارکہ سناتا ہوں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میرے ستر ہزار امتی بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے۔‘‘

اسے امام احمد، ابنِ کثیر اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔ امام ابنِ کثیر نے کہا ہے: اس حدیث کی اِسناد کے تمام رجال شامی حمصی ثقہ ہیں، لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٢٧/٧. عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: سَأَلۡتُ (أي اللهَ تَبَارَکَ وَتَعَالَی) الشَّفَاعَةَ لِأُمَّتِي، فَقَالَ: لَکَ سَبۡعُوۡنَ أَلۡفًا يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ بِغَيۡرِ حِسَابٍ. قُلۡتُ: زِدۡنِي، قَالَ: لَکَ مَعَ کُلِّ أَلۡفٍ سَبۡعُوۡنَ أَلۡفًا، قُلۡتُ: زِدۡنِي، قَالَ: فَإِنَّ لَکَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا، فَقَالَ أَبُو بَکۡرٍ: حَسۡبُنَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا أَبَا بَکۡرٍ، دَعۡ رَسُوۡلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَقَالَ أَبُو بَکۡرٍ: يَا عُمَرُ، إِنَّمَا نَحۡنُ حَفۡنَةٌ مِنۡ حَفَنَاتِ اللهِ. رَوَاهُ ابۡنُ أَبِي شَيۡبَةَ وَالۡهَنَّادُ وَالدَّيۡلَمِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں

٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣١٨، الرقم: ٣١٧٣٩، والهناد بن السري في الزهد، ١/١٣٥، الرقم: ١٧٨، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢/ ٣١١، الرقم: ٣٤٠٧۔

نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی امت کے لئے شفاعت کا سوال کیا تو اس نے فرمایا: آپ کی خاطر (آپ کی امت میں سے) ستر ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: میرے لیے اضافہ فرمائیں، فرمایا: آپ کی خاطر ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار داخل ہوں گے، میں نے عرض کیا: میرے لیے مزید اضافہ فرمائیں، فرمایا: پس آپ کی خاطر اتنے اتنے اور بھی (بغیر حساب چلو بھر کر جنت میں داخل کروں گا)۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہمارے لیے اتنا کافی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو بکر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا: عمر! (تمہیں معلوم تو ہے کہ) ہم سارے اللہ تعالیٰ کے چلوؤں میں سے ایک چلو ہیں (وہ چاہے تو ہتھیلی کی ایک لَپ سے ہم سب کو جنت میں داخل کر دے)۔''

اسے امام ابنِ ابی شیبہ، ہناد اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٣٢٨/٨. عَنْ عُتْبَةَ بنِ عَبْدِ السُّلَّمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُتْبِعُ كُلَّ أَلْفٍ بِسَبْعِيْنَ أَلْفًا (وَفِي رِوَايَةِ الطَّبَرَانِي قَالَ: ثُمَّ يَشْفَعُ كُلُّ أَلْفٍ لِسَبْعِيْنَ أَلْفاً)، ثُمَّ يَحْثِي بِكَفِّهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، فَكَبَّرَ عُمَرُ. فَقَالَ: إِنَّ السَّبْعِيْنَ أَلْفًا الْأُوَلَ يُشَفِّعُهُمُ اللهُ فِي آبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ، وَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَ أُمَّتِي أَدْنَى الْحَثَوَاتِ الْأَوَاخِرِ.

٨: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٢٣٢، الرقم: ٧٢٤٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢٧/١٧، الرقم: ٣١٢، وأيضاً في الأوسط، ١٢٧/١، الرقم: ٤٠٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣٩٥/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤٠٩/١٠، ٤١٤۔

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ، وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: قَالَ الْحَافِظُ الضِّيَاء أَبُوعَبْدِ اللهِ الْمَقْدَسِيُّ فِي كِتَابِهِ 'صفة الجنة': لَا أَعْلَمُ لِهَذَا الْإِسْنَادِ عِلَّة.

''حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میری امت کے ۷۰ ہزار افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پھر ہر ہزار کے ساتھ مزید ۷۰ ہزار کو داخل فرمائے گا (طبرانی کی روایت کے الفاظ ہیں: پھر ہر ہزار ستر ہزار کی شفاعت کرے گا)، پھر اپنی ہتھیلی سے تین لپ مزید ڈالے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر تکبیر کہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا: ان کے پہلے ستر ہزار افراد کی شفاعت کو اللہ تعالیٰ ان کے آباء و اجداد، امہات اور قبائل کے حق میں قبول فرمائے گا اور مجھے امید ہے کہ میری امت کو دوسری ہتھیلیوں سے قریب ترین رکھے گا۔''

اسے امام ابنِ حبان، طبرانی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام ابنِ کثیر نے کہا ہے کہ حافظ ضیاء الدین ابوعبد اللہ المقدسی نے اپنی کتاب 'صفة الجنة' میں لکھا ہے: میں اس اِسناد پر کوئی علت نہیں جانتا۔

٩/٣٢٩. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ رَبَّكُمْ خَيَّرَنِي بَيْنَ سَبْعِينَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّة عَفْوًا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَبَيْنَ الْخَبِيئَةِ عِنْدَهُ لِأُمَّتِي؟ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَيَخْبَأُ ذٰلِكَ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ؟ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثُمَّ خَرَجَ وَهُوَ يُكَبِّرُ، فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي زَادَنِي مَعَ كُلِّ أَلْفٍ

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٤١٣، الرقم: ٢٣٥٠٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٥۔

سَبْعِيْنَ أَلْفًا وَالْخَبِيْئَةَ عِنْدَهُ. قَالَ أَبُوْ رُهْمٍ: يَاأَبَا أَيُّوْبَ! وَمَا تَظُنُّ خَبِيْئَةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَأَكَلَهُ النَّاسُ بِأَفْوَاهِهِمْ، فَقَالُوْا: وَمَا أَنْتَ وَخَبِيْئَةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ! فَقَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ: دَعُوا الرَّجُلَ عَنْكُمْ أَخْبِرُكُمْ عَنْ خَبِيْئَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَمَا أَظُنُّ، بَلْ كَالْمُسْتَيْقِنِ: إِنَّ خَبِيْئَةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُوْلَ: رَبِّ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، مُصَدِّقًا لِسَانُهُ قَلْبَهُ، أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کے ہاں تشریف لا کر ارشاد فرمایا: تمہارے رب نے مجھے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونے والے اور میری امت کے لئے اپنے پاس محفوظ شدہ حق کے درمیان اختیار دیا؟ اس پر آپ کے بعض صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کا رب اسے چھپا کر رکھے گا؟ حضور نبی اکرم ﷺ (حجرہ مبارک میں) داخل ہوگئے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: میرے رب عزوجل نے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار (کا جنت میں جانے) کا اضافہ فرمایا ہے اور محفوظ شدہ حق اس کے پاس ہے۔ ابو رُہم (راوی نے) پوچھا: ابو ایوب! حضور نبی اکرم ﷺ کے اس ذخیرہ شدہ حق کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے اسے اپنی زبانوں کا نشانہ بناتے ہوئے کہا: تجھے حضور ﷺ کے اس خفیہ حق کے بارے میں کیا غرض ہے؟ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس شخص کو چھوڑ دو، میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کے اس محفوظ شدہ حق کے بارے میں بتاتا ہوں جیسا کہ مجھے اپنے اس خیال پر پورا یقین ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا محفوظ حق یہ ہے کہ وہ (اپنے رب سے) فرمائیں گے: اے میرے رب! جس شخص نے یہ گواہی دی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد و یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک

محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اس حال میں کہ اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کر رہی ہو، تُو اسے جنت میں داخل فرما۔‘‘

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٠/٣٣٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْحُبْرَانِيِّ الْأَنمَارِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَيُشَفِّعُ لِكُلِّ أَلْفٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا، ثُمَّ يَحْثُو إِلَيَّ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِكَفِّهِ. قَالَ قَيْسٌ: قَالَ: فَأَخَذْتُ بِتَلَابِيْبَ أَبِي سَعِيْدٍ فَجَذَبْتُهُ جَذْبَةً فَقُلْتُ: أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ بِأُذْنِي وَوَعَاهُ قَلْبِي. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: فَحَسَبَ ذَالِکَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: فَبَلَغَ أَرْبَعَ مِائَةِ أَلْفِ أَلْفٍ وَتِسْعَ مِائَةِ أَلْفٍ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ ذَلِکَ يَسْتَوْعِبُ إِنْ شَاءَ اللهُ مُهَاجِرِي أُمَّتِي، وَيُوَفِّيْنَا اللهُ مِنْ أَعْرَابِنَا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت ابو سعید حبرانی اَنماری رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میرے رب عزوجل نے مجھ سے میری امت کے ٧٠ ہزار افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، اور ہر ہزار ٧٠ ہزار کی شفاعت کرے

١٠: أخرجه ابن أبي عاصم في الآحاد والمثانى، ٥/ ٢٩٨، الرقم: ٢٨٢٥، وأيضاً في السنة، ٢/ ٣٨٥، الرقم: ٨١٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣٩٦/١، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٧/ ١٧٧، الرقم: ١٠٠١٧، سنده صحيح، وكلهم من رجال الصحيح إلا قيس بن حجر وهو شامي ثقة۔

گا، پھر وہ میری خاطر اپنی ہتھیلی سے تین چُلّو بھی (جنت میں) ڈالے گا۔ قیس فرماتے ہیں: میں نے ابو سعید کو گریبان سے پکڑ کر کھینچتے (ہوئے کہا:) کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں کہا: ہاں اپنے کانوں سے سنا اور مجھے یاد بھی ہے۔ ابو سعید کہتے ہیں: انہوں نے حضور ﷺ کے پاس اسے شمار کیا تو چالیس کروڑ اور نو لاکھ تک تعداد پہنچ گئی۔ بعد ازاں حضور ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ عدد اِن شاء اللہ میری امت کے مہاجروں کو گھیر لے گا اور اللہ تعالیٰ یہ گنتی ہمارے کچھ دیہاتیوں سے بھی پوری فرمائے گا۔‘‘

اسے امام ابنِ ابی عاصم اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي دُخُوْلِ سَبْعِيْنَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

﴿جنت میں بغیر حساب داخل ہونے والا ہر ایک ولیٔ کامل اپنے ساتھ ستر ہزار لوگوں کو لے کر جائے گا﴾

۱/۳۳۱. عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أُعْطِيْتُ سَبْعِيْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَاسْتَزَدْتُ رَبِّي عزوجل، فَزَادَنِي مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: فَرَأَيْتُ أَنَّ ذَالِكَ آتٍ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى وَمُصِيْبٌ مِنْ حَافَّاتِ الْبَوَادِيْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ كَثِيْرٍ.

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے ستر ہزار افراد ایسے عطا کیے گئے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور ان کے دل ایک شخص کے دل کے مطابق ہوں گے۔ میں نے اپنے رب عزوجل سے زیادہ چاہا تو اس نے (اپنے ان

۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ٦، الرقم: ۲۲، وأبو يعلى في المسند، ۱/۱۰٤، الرقم: ۱۱۲، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/۳۹۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ٤۱۰۔

مقربانِ خاص کی سنگت اختیار کرنے والوں کا خیال رکھتے ہوئے ان میں سے) ہر ایک کے ساتھ مزید ۷۰ ہزار کا میرے لئے اضافہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ (مقام) دیہات کے رہنے والوں کو حاصل ہوگا اور ننگے پاؤں چلنے والے صحرائی باشندے اس پر فائز ہوں گے۔‘‘

اسے امام احمد بن حنبل، ابو یعلی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

۲/۳۳۲. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَبِّي أَعْطَانِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، فَهَلَّا اسْتَزَدْتَهُ؟ قَالَ: قَدِ اسْتَزَدْتُهُ فَأَعْطَانِي مَعَ كُلِّ رَجُلٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا، قَالَ عُمَرُ: فَهَلَّا اسْتَزَدْتَهُ؟ قَالَ: قَدِ اسْتَزَدْتُهُ فَأَعْطَانِي هَكَذَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار عزوجل نے مجھے ایسے ۷۰ ہزار امتی عطا فرمائے ہیں جو بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے اس سے زیادہ نہیں چاہا؟ فرمایا: میں نے اس سے زیادہ چاہا تو اس نے مجھے ہر فرد کے ساتھ ستر ستر ہزار عطا فرمائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا: کیا آپ نے اس سے زیادہ نہیں چاہا؟ فرمایا: میں نے اس سے زیادہ چاہا تو اس نے مجھے اتنا اور عطا فرمایا۔ (آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے لپ بھر کر ڈالی)۔‘‘

۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۹۷، الرقم: ۱۷۰٦، والبزار في المسند، ٦/۲۳٤، الرقم: ۲۲٦۸، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/ ۳۹۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ٤۱۰۔

اسے امام احمد، بزار اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

٣/٣٣٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بُرْدَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أُقَيْشٍ، فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيْلَتَئِذٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُوْنَ أَحَدَ زَوَايَاهَا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں: میں ایک رات ابو بردہ کے پاس تھا کہ ہمارے پاس حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ آئے۔ حارث نے اسی رات ہمیں بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ایک امتی کی شفاعت کے سبب قبیلہ مضر سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور بے شک ایک ایسا امتی بھی ہوگا (جو اپنے گناہوں کے سبب) دوزخ کے لئے اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اس کا ایک کونہ محسوس ہوگا۔‘‘

اسے امام ابنِ ماجہ، احمد، ابنِ ابی شیبہ، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح الاسناد ہے۔

٣: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة النار، ٢/ ١٤٤٦، الرقم: ٤٣٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣١٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣١٣، الرقم: ٣١٧٠٢، وأبو يعلى في المسند، ٣/ ١٥٤، الرقم: ١٥٨١، والحاكم في المستدرك، ١/ ٢٤٢، الرقم: ٢٣٨، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢/ ٢٩٤، الرقم: ١٠٥٦.

۴/۳۳۴. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ لَيْسَ بِنَبِيٍّ، مِثْلُ الْحَيَّيْنِ أَوْ مِثْلُ أَحَدِ الْحَيَّيْنِ: رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَوَمَا رَبِيْعَةُ مِنْ مُضَرَ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا أَقُوْلُ مَا أُقَوَّلُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ وَأَحَدُ أَسَانِيْدِ الطَّبَرَانِيِّ رِجَالُهُمْ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ.

''حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص جو کہ نبی نہیں ہوگا ، کی شفاعت کے سبب دو قبیلوں ربیعہ اور مضر یا ان دونوں میں سے ایک کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ربیعہ مضر کی طرح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں وہی کہتا ہوں جس کا مجھے حکم دیا جاتا ہے۔''

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: امام احمد کے رجال اور طبرانی کی اسانید میں سے ایک کے رجال صحیح حدیث کے (بلند درجہ) رجال ہیں سوائے عبد الرحمان بن میسرہ کے، وہ ثقہ ہے۔

۵/۳۳۵. عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ

۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۵۷، الرقم: ۲۲۲۱۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۸/ ۱۴۳، الرقم: ۷۶۳۸، وأيضاً في مسند الشاميين، ۲/ ۱۴۷، الرقم: ۱۰۷۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۳۸۱، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴/۲۴۸۔

۵: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۶/ ۴۱۷، الرقم: ۳۷۸۳، والمقدسي في ـــ

أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا. قَالُوْا: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: لِكُلِّ رَجُلٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا. قَالُوْا: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَكَانَ عَلٰى كَثِيْبٍ، فَحَثَا بِيَدِهِ، قَالُوْا: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَقَالَ: هٰذَا وَحَثَا بِيَدِهٖ، قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَبْعَدَ اللهُ مَنْ دَخَلَ النَّارَ بَعْدَ هَذَا. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالْمَقْدَسِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص کے ساتھ مزید ۷۰ ہزار افراد ہوں گے۔ انہوں نے (دوبارہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ریت کے ٹیلہ پر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے لپ بھری (اور اس میں اضافہ کر دیا)۔ انہوں نے (پھر) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ لو اور اپنے ہاتھوں سے پھر لپ بھری۔ انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! اللہ اسے اپنی رحمت سے دور فرمائے جو اس کے بعد بھی جہنم میں داخل ہو۔‘‘

اسے امام ابو یعلی، مقدسی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

٦/٣٣٦. عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِنَّهُ تُغِيْبُ عَنْهُمْ

الأحاديث المختارة، ٦/ ٥٤، الرقم: ٢٠٢٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٩٥، وقال: هذا إسناد جيد ورجاله كلهم ثقات، ما عدا عبد القاهر بن السري وقد سُئل عنه ابن معين فقال: صالح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٤٠٤، وقال: إسناده حسن۔

٦: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٢٥٢، الرقم: ٢٦٨۔

ثَلَاثًا لَا يَخْرُجُ إِلَّا لِصَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ، فَقِيْلَ لَهُ فِي ذَالِکَ، قَالَ: إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي فِي هَذِهِ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ، الْمَزِيْدَ، فَوَجَدْتُ رَبِّي وَاجِدًا، مَاجِدًا، كَرِيْمًا. فَأَعْطَانِي مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ السَّبْعِيْنَ أَلْفًا، سَبْعِيْنَ أَلْفًا، قَالَ قُلْتُ: يَا رَبِّ! وَتَبْلُغُ أُمَّتِي هَذَا؟ قَالَ: أُكَمِّلُ لَکَ الْعَدَدَ مِنَ الْأَعْرَابِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

”حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے پاس تین دن تک صرف فرض نمازوں کے علاوہ تشریف فرما نہ ہوئے تو آپ سے اس بارے میں عرض کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پروردگار عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے ۷۰ ہزار امتی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے ان تین دنوں میں اپنے رب سے مزید کا سوال کیا تو میں نے اسے عطا فرمانے والا، عظمت وبزرگی والا اور بہت کرم کرنے والا پایا۔ پس اس نے مجھے اس ستر ہزار کے ہر فرد کے ساتھ ستر ستر ہزار عطا فرمائے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا میری امت اس عدد تک پہنچ جائے گی؟ اس نے فرمایا: میں تیری خاطر اس عدد کی گنواروں سے تکمیل کروں گا۔“

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧/٣٣٧. عَنْ عَامِرِ بْنِ عُمَيْرٍ رضی الله عنه قَالَ: لَبِثَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم

٧: أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/ ٢٠٧، الرقم: ٢٤٣، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١١٩٥/٣، الرقم: ١٩٤٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٤١٠۔

ثَـلَاثًا لَا يَخْرُجُ إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَالِکَ، فَقَالَ: إِنِّي وَجَدْتُ رَبِّي مَاجِدًا كَرِيمًا، أَعْطَانِي مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ السَّبْعِينَ الْأَلْفِ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا، فَقُلْتُ: إِنَّ أُمَّتِي لَا تَبْلُغُ أَوْ تُكْمِلُ هَذَا؟ فَقَالَ: أُكْمِلُهُمْ لَکَ مِنَ الْأَعْرَابِ.

رَوَاهُ الْمَقْدِسِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ، إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت عامر بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین دن تک فرض نمازوں کے لیے تشریف نہ لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں عرض کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو عظمت و بزرگی والا اور بہت کرم کرنے والا پایا، اس نے مجھے ہر ایک کے ساتھ ایسے ستر ہزار امتی عطا فرمائے ہیں جو بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے، (یاد رکھو) ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار افراد ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: میری امت اس عدد تک پہنچنے کی اہل نہیں ہو گی یا اس گنتی کی تکمیل نہیں کر سکے گی؟ اس نے فرمایا: میں تیری خاطر اس عدد کو گنواروں سے پورا کروں گا۔''

اسے امام مقدسی اور ابنِ عبد البر نے روایت کیا ہے، اس کی اسناد حسن ہے۔

الفائدة الجليلة

لو يدخل سبعون ألف رجل من الأمة المحمدية في الجنة ومع كل ألف من هؤلاء سبعين ألف رجل يدخل سبعون ألف رجل، فيبلغ هذا العدد إلى تسع وأربعين مائة ألف وسبعين ألف رجل. وإن دخل سبعون ألف رجل مع كل رجل من سبعين ألف رجل يدخلون الجنة، فيصير مجموع العدد أربعة بلايين وتسع مئات مليون وسبعين

ألفاً. وإضافة إلى هذا ثلاث حثوات من الله تعالى، التي لا نستطيع أن نحسبها.

نرجو، بعد هذا كله، من العلي العزيز أن يحيط هذا العدد بجميع الأمة المحمدية بالغفران. بلايين صلاة وسلام على الرسول الأعظم والأكرم الذي يغفر الله تعالى جميع أمته ﷺ إكراماً وإعظاماً ومحبة ومودّة له ﷺ.

’’اگر ستر ہزار پہلے اور بعد میں ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار افراد جنت میں داخل ہوں تو یہ کل گنتی انچاس لاکھ ستر ہزار بنتی ہے۔ اگر ستر ہزار میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار داخل ہوں تو پھر یہ کل عدد چار ارب نوے کروڑ ستر ہزار بنتا ہے۔ پھر اس پر مزید ربِ کریم کے تین چلّو بھی ہیں جن کا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے۔

’’اللہ تعالیٰ کے کرم سے امید یہی ہے کہ اِن شاء اللہ تعالیٰ یہ عدد حضور نبی اکرم ﷺ کی پوری امت کو گھیر لے گا۔ ایسے اعظم اور اکرم رسول پر اربوں درود و سلام ہوں جن کی عظمت و محبت میں اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ پر اس قدر بخشش کی برسات فرمائے گا۔‘‘

۸/۳۳۸. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَدْخُلَنَّ بِشَفَاعَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ الْجَنَّةَ

۸: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۳۹/۱۲۲، ۱۲۳، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٤/ ۳٦۰، الرقم: ۷۰۳٤، والمناوي في فيض القدير، ٥/۳٥۲۔

بِغَيۡرِ حِسَابٍ. رَوَاهُ ابۡنُ عَسَاكِرَ وَالۡمُنَاوِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخۡرَى لابۡنِ عَسَاكِرَ، قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ: لَيَشۡفَعَنَّ عُثۡمَانُ بۡنُ عَفَّانَ فِي سَبۡعِيۡنَ أَلۡفًا مِنۡ أُمَّتِي قَدِ اسۡتَوۡجَبُوا النَّارَ حَتَّى يُدۡخِلَهُمُ اللهُ الۡجَنَّةَ. رَوَاهُ ابۡنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيۡلَمِيُّ.

’’حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کی شفاعت سے میری امت کے ستر ہزار وہ لوگ جنت میں جائیں گے جن پر دوزخ لازم ہو چکی ہوگی۔‘‘

اسے امام ابنِ عساکر اور مناوی نے روایت کیا ہے۔

’’ابنِ عساکر کی دوسری روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ قیامت کے روز) لازماً میری امت کے ان ستر ہزار لوگوں کی شفاعت کرے گا جن پر دوزخ لازم ہو چکی ہوگی تو اللہ تعالیٰ انہیں (اس کی شفاعت کے سبب) جنت میں داخل فرمائے گا۔‘‘

اسے امام ابنِ عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي شَفَاعَةِ الْأَوْلَادِ لِآبَائِهِمْ

﴿اولاد کا اپنے والدین کے حق میں شفاعت کرنے کا بیان﴾

١/٣٣٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَا يَمُوْتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَـلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ تَمَسُّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَمُعَاذٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ وَأُمِّ سُلَيْمٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَبِي ثَعْلَبَةَ الْأَشْجَعِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَقُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ رضوان الله تعالى عليهم أجمعين. قَالَ: وَأَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْأَشْجَعِيُّ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم حَدِيْثٌ وَاحِدٌ، هُوَ هَذَا الْحَدِيْثُ وَلَيْسَ هُوَ الْخَشَنِيُّ. قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأيمان والنذور، باب قول الله: وأقسموا بالله جهد أيمانهم، ٦/٢٤٥٢، الرقم: ٦٢٨٠، وأيضاً في كتاب: الجنائز، باب: فضل من مات له ولد فاحتسب، ١/٤٢١، الرقم: ١١٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل من يموت له ولد فيحتسبه، ٤/٢٠٢٨، الرقم: ٢٦٣٢، والترمذي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في ثواب مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا، ٣/٣٧٤، الرقم: ١٠٦٠، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: من يتوفى له ثلاثة، ٤/٢٥،الرقم: ١٨٧٥، وابن ماجة في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في ثواب من أصيب بولده، ١/٥١٢، الرقم: ١٦٠٣۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان (گناہ گار) کے تین بچے فوت ہوں گے تو آگ اس کو صرف قسم پوری کرنے کے لیے چھوئے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے: اس باب میں حضرات عمر، معاذ، کعب بن مالک، عتبہ بن عبد، امِ سلیم، جابر، ابو ذر، عبد اللہ بن مسعود، ابوثعلبہ اشجعی، عقبہ بن عامر، ابوسعید خدری اور قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں: ابو ثعلبہ اشجعی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک یہی حدیث روایت کی ہے اور وہ خشنی نہیں ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث حسن صحیح ہے۔

٢/٣٤٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ جَاءَتْ إِمْرَأَةٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِکَ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِکَ يَوْمًا، نَأْتِيْکَ فِيْهِ، تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَکَ اللهُ. فَقَالَ: إِجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ کَذَا وَکَذَا، فِي مَکَانِ کَذَا وَکَذَا. فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ. ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْکُنَّ إِمْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَـلَاثَةً إِلَّا کَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ. فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: يَارَسُوْلَ اللهِ! أَوِ اثْنَيْنِ؟

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الإعتصام بالکتاب والسنة، باب: تعليم النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أمته من الرجال والنساء مما علمه الله ليس برأيٍ ولا تمثيلٍ، ٦/٢٦٦٦، الرقم: ٦٨٨٠، ومسلم في الصحيح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل من يموت له ولد فيحتسبه، ٤/٢٠٢٨، الرقم: ٢٦٣٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٣١، الرقم: ٩٧٤٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٥٥، الرقم: ٣٠٥٣۔

قَالَ: فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ. ثُمَّ قَالَ: وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! مرد حضرات آپ کی احادیث سے مستفید ہوتے ہیں۔ لہٰذا آپ بذاتِ خود ہمارے لئے ایک دن مقرر فرمائیں کہ ہم اس دن آپ کے پاس حاضر ہوں تو آپ اس میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھلایا ہے ہمیں تعلیم دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فلاں فلاں دن، فلاں فلاں جگہ خواتین اکٹھی ہو جائیں۔ جب وہ اس جگہ جمع ہوگئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پاس تشریف لا کر جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھلایا تھا اس کی تعلیم دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی عورت بھی اپنے تین بچے آگے بھیجے گی وہ اس کے لیے آگ سے حجاب بن جائیں گے۔ ان میں سے ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر دو ہوں؟ اس نے دو بار سوال دہرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں، اگرچہ دو ہوں، اگرچہ دو ہوں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۳۴۱. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: فضل من مات له ولد فاحتسب، ۱/۴۲۱، الرقم: ۱۱۹۱، وأيضاً في كتاب: الجنائز، باب: ما قيل في أولاد المسلمين، ۱/ ۴۶۵، الرقم: ۱۳۱۵، والنسائی في السنن، كتاب: الجنائز، باب: من يتوفى له ثلاثة، ۴/۲۴، الرقم: ۱۸۷۳، وابن ماجة في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في ثواب من أصيب بولده، ۱/۵۱۲، الرقم: ۱۶۰۵۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سے جس کسی کے بھی تین بچے نابالغ فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ان بچوں پر اپنے فضلِ رحمت کے باعث جنت میں داخل فرمائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤/٣٤٢. عَنۡ أَبِي سَعِيۡدٍ الۡخُدۡرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: غَلَبَنَا عَلَيۡکَ الرِّجَالُ، فَاجۡعَلۡ لَنَا يَوۡمًا مِنۡ نَفۡسِکَ. فَوَعَدَهُنَّ يَوۡمًا، لَقِيَهُنَّ فِيۡهِ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ. فَکَانَ فِيۡمَا قَالَ لَهُنَّ: مَا مِنۡکُنَّ إِمۡرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَـلَاثَةً مِنۡ وَلَدِهَا إِلَّا کَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ، فَقَالَتِ امۡرَأَةٌ: وَاثۡنَتَيۡنِ؟ فَقَالَ: وَاثۡنَتَيۡنِ. رَوَاهُ الۡبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحۡمَدُ وَابۡنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض خواتین نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: مرد حضرات ہم پر غالب آ گئے ہیں لہٰذا آپ بذاتِ خود ہمارے لئے ایک دن مقرر فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرمایا، جس میں آپ نے ان کے پاس تشریف لا کر انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور احکام بیان کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی مجلس میں تھے کہ آپ نے ان سے فرمایا: تم میں سے جو کوئی عورت بھی اپنے تین بچوں کو آگے بھیجے گی وہ اس کے لیے آگ سے رکاوٹ ہوں گے۔ اس پر ایک عورت نے عرض کیا: اگر دو ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔‘‘

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: العلم، باب: هل يُجۡعَلُ للنساء يومٌ على حِدَةٍ في العلم، ١/ ٥٠، الرقم: ١٠١، وأيضاً في كتاب: الجنائز، باب: فضل من مات له ولد فاحتسب، ١/ ٤٢١، الرقم: ١١٩٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/ ٤٥١، الرقم: ٥٨٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٤، الرقم: ١١٢٩٦، وابن حبان في الصحيح، ٧/ ٢٠٦، الرقم: ٢٩٤٤۔

اسے امام بخاری، نسائی، احمد اور ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔

٥/٣٤٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: لَا يَمُوْتُ لِإِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ. فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: أَوِ اثْنَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَوِ اثْنَيْنِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ. حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انصاری خواتین سے فرمایا: تم میں سے جس کسی کے تین بچے فوت ہوں گے تو وہ ضرور اسے جنت میں داخل کریں گے۔ ان میں سے ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر دو ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ دو ہی ہوں۔''

اسے امام مسلم، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی اسناد قوی ہے۔

٦/٣٤٤. عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِيَ ابْنَانِ، فَمَا أَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِحَدِيْثٍ تُطَيِّبُ بِهِ

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة، باب: فضل مَنْ يَمُوتُ له ولدٌ فَيَحْتَسِبَه، ٤/٢٠٢٨، الرقم: ٢٦٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٨، الرقم: ٨٩١٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٥٤، الرقم: ٣٠٥٠۔

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة، باب: فضل من يموت له ولد فيحتسبه، ٤/٢٠٢٩، الرقم: ٢٦٣٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٨٨، الرقم: ١٠٣٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٥٤، الرقم: ٣٠٥٢۔

أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: قَالَ: نَعَمْ! صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ، يَتَلَقَّى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ، أَوْ قَالَ: أَبَوَيْهِ، فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ، أَوْ قَالَ: بِيَدِهِ، كَمَا آخُذُ أَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِکَ هَذَا، فَلَا يَتَنَاهَی، أَوْ قَالَ: فَلَا يَنْتَهِي حَتَّی يُدْخِلَهُ اللهُ وَأَبَاهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’ابوحسان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے دو بیٹے وفات پا گئے ہیں، کیا آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کرتے ہیں جو ہمارے فوت شدگان کے بارے میں ہمیں ٹھنڈک پہنچائے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! مسلمانوں کے چھوٹے بچے جنت کے کیڑے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنے باپ یا والدین کو ملتے ہی اس کے دامن یا ہاتھ کو تھام لے گا جیسے میں اپنے اس کپڑے کے دامن کو پکڑتا ہوں۔ وہ اس کو پکڑے رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے باپ کو جنت میں داخل فرمائے گا۔‘‘

اسے امام مسلم، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٤٥/٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ، كَانُوْا لَهُ حِصْنًا حَصِيْنًا مِنَ النَّارِ. قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ؟ قَالَ: وَاثْنَيْنِ. فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في ثواب من قَدَّم ولدًا، ٣/٣٧٥، الرقم: ١٠٦١، وابن ماجة في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في ثواب من أُصِيْبَ بِوَلَدِه، ١/٥١٢، الرقم: ١٦٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٧٥، الرقم: ٣٥٥٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٠، الرقم: ٧٨٦٨، والبيهقي في الشعب، ٧/١٣٤، الرقم: ٩٧٥٠۔

الْقُرَّاءِ: قَدَّمْتُ وَاحِدًا؟ قَالَ: وَوَاحِدًا، وَلٰكِنْ إِنَّمَا ذَاکَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضي اللہ عنهما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تین نابالغ بچوں کو آگے بھیجا وہ اس کو دوزخ سے بچانے میں مضبوط قلعہ ہوں گے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے دو بھیجے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔ سید القراء اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے ایک آگے بھیجا ہے؟ فرمایا: اگرچہ ایک ہو لیکن یہ فائدہ پہلے صدمہ کے وقت صبر کرنے سے حاصل ہوگا۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ، احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٤٦/٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي، أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِکَ؟ قَالَ: وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ! قَالَتْ: فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِکَ؟ قَالَ: فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في ثواب من قدم ولدا، ٣/٣٧٦، الرقم: ١٠٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٣٤، الرقم: ٣٠٩٨، إسناده حسن، وأبو يعلى في المسند، ٥/ ١٣٨، الرقم: ٢٧٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٩٧، الرقم: ١٢٨٨٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٦٨۔

’’حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے جس شخص کے دو (کم سن فوت شدہ بچے) پیش رَو ہو گئے، وہ اس شخص کو جنت میں لے جائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے جس شخص کا ایک پیش رو ہو؟ فرمایا: اے صاحبۂ خیرات! اس کو وہ ایک پیش رو ہی لے جائیگا۔ عرض کیا: جس کا کوئی پیش رو نہ ہو؟ فرمایا: جس کا کوئی نہیں ہوگا اس کا میں ہوں گا کیونکہ میری امت کو میری جدائی سے بڑھ کر کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔‘‘

اسے امام ترمذی، احمد، ابو یعلی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

۹/۳۴۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ بَيْنَهُمَا ثَـلَاثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللهُ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمُ الْجَنَّةَ. قَالَ: يُقَالُ لَهُمْ: أُدْخُلُوا الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُوْنَ: حَتَّى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا؟ فَيُقَالُ: أُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُويَعْلَى وَالْبَيْهَقِيُّ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو مسلمان والدین میں سے کسی کے بھی تین بچے نابالغ فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کے سبب والدین کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۹: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: من يتوفى له ثلاثة، ۲۵/۴، الرقم: ۱۸۷۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵۱۰/۲، الرقم: ۱۰۶۲۲، وأبو يعلى في المسند، ۴۶۴/۱۰، الرقم: ۶۰۷۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶۸/۴۔

ان بچوں سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ تو وہ عرض کریں گے: (ہم اس وقت تک داخل نہیں ہوں گے) یہاں تک کہ ہمارے والدین داخل ہو جائیں؟ پس ان سے کہا جائے گا: تم اور تمہارے والدین جنت میں داخل ہو جائیں۔‘‘

اسے امام نسائی، احمد، ابو یعلی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ شیخین کی شرائط پر اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰/۳۴۸. عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ ﷺ، قُلْتُ: حَدِّثْنِي، قَالَ: نَعَمْ! قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُمَا بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ وَأَبُو عَوَانَةَ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’صعصعہ بن معاویہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذر ﷺ سے ملاقات کی تو انہیں کہا: آپ مجھ سے کوئی حدیث بیان کریں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان ماں باپ کے تین بچے نابالغ فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنے فضلِ رحمت کے سبب والدین کو بخش دیتا ہے۔‘‘

اسے امام نسائی، احمد، ابنِ حبان، ابنِ ابی شیبہ، بزار اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کی اسناد صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۰: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: من يتوفى له ثلاثة، ۴/۲۴، الرقم: ۱۸۷۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۵۳، الرقم: ۲۱۳۵۸، وابن حبان في الصحيح، ۷/۲۰۲، الرقم: ۲۹۴۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳/۳۶، الرقم: ۱۱۸۸۴، والبزار في المسند، ۹/۳۴۹، الرقم: ۳۹۰۹، وأبو عوانة في المسند، ۴/۵۰۱، الرقم: ۷۴۸۳۔

٣٤٩/ ١١. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا أَدْخَلَ أَبَوَيْهِ النَّارَ. فَيُقَالُ: أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ! أَدْخِلْ أَبَوَيْکَ الْجَنَّةَ، فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهِ حَتَّى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ وَأَبُويَعْلَى.

’’حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ناتمام بچہ (۵ یا ٦ ماہ کا ساقط بچہ) جب اپنے ماں باپ کو جہنم میں داخل کئے جاتے ہوئے دیکھے گا تو اپنے رب سے جھگڑا کرے گا۔ کہا جائے گا: اے اپنے رب سے جھگڑنے والے ناتمام بچے! اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کر دے۔ وہ اپنے ماں باپ کو اپنی ناف سے باندھ کر گھسیٹ کے جنت میں لے جائے گا۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، بزار اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٥٠/ ١٢. عَنْ أَبِي النَّضْرِ السَّلَمِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَمُوْتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَحْتَسِبُهُمْ إِلَّا كَانُوْا لَهُ جُنَّةً مِنَ النَّارِ. فَقَالَتِ امْرَأَةٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَوِ اثْنَانِ؟

١١: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء فيمن أصيب بسقط، ١/٥١٣، الرقم: ١٦٠٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/ ٣٧، الرقم: ١١٨٨٧، والبزار في المسند، ٣/ ٥٧، الرقم: ٨١٥، وأبو يعلى في المسند، ١/ ٣٦٠، الرقم: ٤٦٨۔

١٢: أخرجه مالك في الموطا، ١/٢٣٥، الرقم: ٥٥٧، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/١٨٥، الرقم: ١٢٦٦، والعسقلاني في فتح الباري، ٣/١١٩، قوله: باب: فضل من مات له ولد فاحتسب۔

قَالَ: أَوِ اثْنَانِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت ابو نضر سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سے جس کسی کے تین بچے فوت ہو گئے تو وہ ان کو (آگ سے) روکتے ہوئے ان کے لیے جہنم کی ڈھال بن جائیں گے۔ ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر دو ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔''

اسے امام مالک اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۳۵۱. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ لَهُ ثَـلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَاحْتَسَبَهُمْ دَخَلَ الْجَنَّةَ. قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَاثْنَانِ؟ قَالَ: وَاثْنَانِ. قَالَ مَحْمُوْدٌ: فَقُلْتُ لِجَابِرٍ: أَرَاكُمْ لَوْ قُلْتُمْ وَوَاحِدٌ، لَقَالَ: وَوَاحِدٌ؟ قَالَ: وَأَنَا وَاللهِ! أَظُنُّ ذَاكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ، رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس کے تین بچے فوت ہو گئے تو وہ ان کو (جہنم سے) رکاوٹ بناتے ہوئے جنت میں داخل ہو گا۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ؟ اگر دو ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔ محمود راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر تم ایک کہتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 'ایک' فرماتے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ رب

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۰۶، الرقم: ۱۴۲۸۵، والبيهقي في الشعب، ۷/۱۳۲، الرقم: ۹۷۵۴، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/۶۳، الرقم: ۱۴۶، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/۱۸۵، الرقم: ۷۲۴۔

العزت کی قسم! مجھے اس پر یقین ہے۔‘‘

اسے امام احمد بن حنبل، بیہقی اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ اس حدیث کی اسناد حسن ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٣٥٢/١٤. عن شُرَحْبِيلِ ابْنِ شُفْعَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: يُقَالُ لِلْوِلْدَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أُدْخُلُوا الْجَنَّةَ. قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ! حَتَّى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا وَأُمَّهَاتُنَا، قَالَ: فَيَأْتُوْنَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: مَا لِي أَرَاهُمْ مُحْبَنْطِئِيْنَ؟ أُدْخُلُوا الْجَنَّةَ. قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ! آبَاؤُنَا وَأُمَّهَاتُنَا؟ قَالَ فَيَقُوْلُ: أُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’شرحبیل بن شفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کسی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن بچوں سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ تو وہ عرض کریں گے: اے رب! (ہم اس میں داخل نہیں ہوں گے) یہاں تک کہ ہمارے باپ اور مائیں داخل ہوں۔ وہ آئیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں ان (بچوں) کو کچھ طلب کرتے ہوئے نہیں دیکھ رہا؟ (فرمائے گا) تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عرض کریں گے: اے رب! ہمارے باپ اور ہماری مائیں؟ تو اللہ فرمائے گا: تم اور تمہارے ماں باپ جنت میں داخل ہو جائیں۔‘‘

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٠٥، الرقم: ١٦٩٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١١۔

٣٥٣/ ١٥. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: ذَرَارِي الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ الْعَرْشِ، شَافِعٌ وَمُشَفَّعٌ مَنْ لَمْ يَبْلُغِ اثْنَتَى عَشَرَةَ سَنَةً، وَمَنْ بَلَغَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ سَنَةً فَعَلَيْهِ وَلَهُ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی اولادیں قیامت کے دن عرش تلے ہوں گی۔ جو بارہ سال تک نہ پہنچا ہو وہ شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور جو تیرہ سال کو پہنچ گیا ہو تو اس پر احکام لاگو ہو گئے اور اس سے مؤاخذہ ہوگا۔''

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٥: أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢/ ٢٤٥، الرقم: ٣١٥٤۔
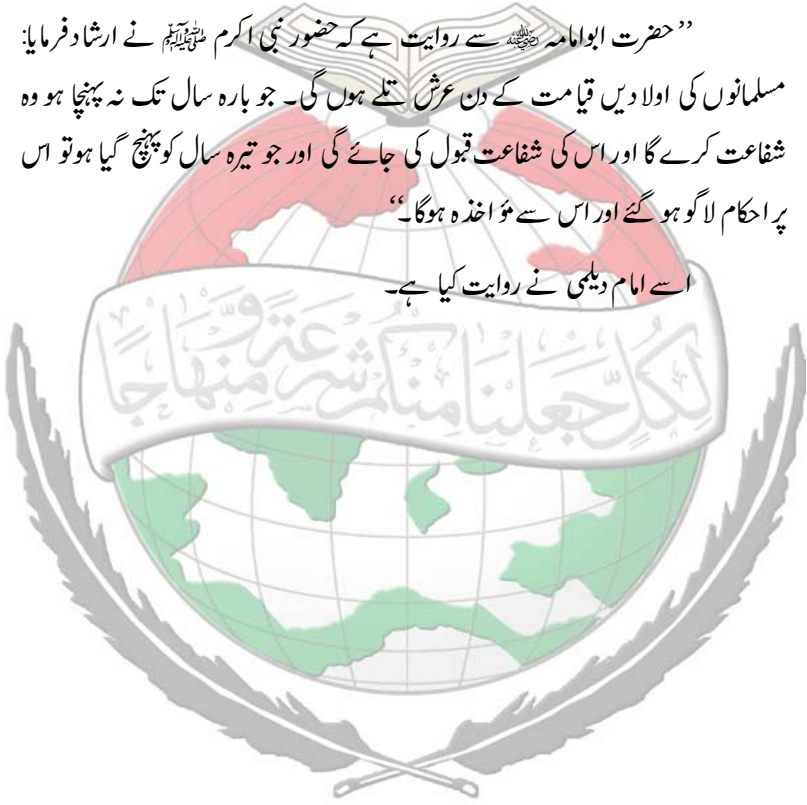
بَابٌ فِي شَفَاعَةِ الْمُصَلِّيْنَ لِلْمَيِّتِ الْمُسْلِمِ

﴿نمازیوں کا مسلمان میت کے حق میں شفاعت کرنے کا بیان﴾

١/٣٥٤. عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما أَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ. فَقَالَ: يَا كُرَيْبُ! أُنْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ؟ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهُ، فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: تَقُوْلُ: هُمْ أَرْبَعُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: أَخْرِجُوْهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ، فَيَقُوْمُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَغَيْرُهُمْ.

’’کریب مولیٰ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا بیٹا قُدَید یا عُسفان کے مقام پر فوت ہوا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا:

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: من صلى عليه أربعون شفعوا فيه، ٢/٦٥٥، الرقم: ٩٤٨، وابن ماجة في السنن، كتاب: الجنائز، باب: فيمن صلى عليه جماعة من المسلمين، ١/ ٤٧٧، الرقم: ١٤٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٢٧٧، الرقم: ٢٥٠٩، وابن حبان في الصحيح، ٧/ ٣٥١، الرقم: ٣٠٨٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٦٨، الرقم: ٨٨٩٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٨٠۔

کریب! دیکھو کیا لوگ اس کے جنازہ پر اکٹھے ہو گئے ہیں؟ کہتے ہیں کہ میں نے باہر نکل کر دیکھا تو لوگ اس پر اکٹھے ہو گئے تھے۔ میں نے انہیں خبر دی تو انہوں نے فرمایا: کیا چالیس تک تعداد ہے؟ عرض کیا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: تم اس کی میت کو (نمازِ جنازہ کے لئے) نکالو کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کوئی بھی مسلمان جب مرتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانے والے ۴۰ افراد جب اس پر نماز پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔‘‘

اسے امام مسلم، ابنِ ماجہ، احمد، ابنِ حبان اور دیگر ائمہ حدیث نے روایت کیا ہے۔

۲/۳۵۵. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی میت پر جب ۱۰۰ مسلمان اس کی نمازِ جنازہ پڑھتے ہوئے اس کے لیے شفاعت کرتے ہیں تو اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔‘‘

اسے امام مسلم، ابو داؤد طیالسی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳/۳۵۶. عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَمَّاخٍ قَالَ: شَهِدْتُ مَرْوَانَ سَأَلَ

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: من صلى عليه مائة شفعوا فيه، ۲/۶۵٤، الرقم: ۹٤۷، والطيالسي في المسند، ۱/۲۱٤، الرقم: ۱۵۲٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/۳۰، وأيضاً في شعب الايمان، ۷/٤، الرقم: ۹۲٤۸۔

۳: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الجنائز، باب: الدعاء للميت، ۳/۲۱۰، الرقم: ۳۲۰۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ۹۸، الرقم: ۲۹۷۷۸، وابن ـــ

أَبَاهُرَيْرَةَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ؟ قَالَ: أَمَعَ الَّذِي قُلْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: كَلَامٌ كَانَ بَيْنَهُمَا قَبْلَ ذٰلِکَ، قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا، جِئْنَاکَ شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ.

رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ رَاهَوَيْهِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

”علی بن شماخ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں مروان کے پاس موجود تھا تو اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو آپ نے جنازہ پر کیسے نماز پڑھتے ہوئے سنا؟ انہوں نے فرمایا: اس کے باوجود تو نے پوچھا؟ اس نے کہا: ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس (سوال کرنے) سے پہلے دونوں کے درمیان تلخ کلامی ہوگئی تھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا (کہ آپ ﷺ پڑھتے): اے اللہ! تو اس کا رب ہے، تو نے اس کو پیدا کیا، تو نے اس کو اسلام کی ہدایت دی، تو نے اس کی روح قبض فرمائی اور تو اس کے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ ہم اس کی شفاعت کے لئے حاضر ہوئے ہیں پس تو اس کو بخش دے۔“

اسے امام ابو داؤد، ابنِ ابی شیبہ، ابنِ راہویہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤/٣٥٧. عَنْ أَبِي بَكَّارٍ الْحَكَمِ بْنِ فَرُّوْخَ قَالَ: صَلَّى بِنَا أَبُو

راهويه في المسند، ١/٢١٤، الرقم: ٤٦٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/ ٢٧٢، الرقم: ٣١٢٢، وأيضاً في مسند الشاميين، ١/ ٤١، الرقم: ٣١۔

٤: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: فضل من صلى عليه مائة، ٤/ ٧٦، الرقم: ١٩٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٣٣٤، الرقم: ٢٦٨٣٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/ ١٣، الرقم: ١١٦٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/ ١٩، الرقم: ٣٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/ ٦، رقم: ٩٢٥٢۔

الْمَلِيْحِ عَلَى جَنَازَةٍ فَظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ كَبَّرَ. فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَلْتَحْسُنْ شَفَاعَتُكُمْ. قَالَ أَبُو الْمَلِيْحِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ وَهُوَ ابْنُ سَلِيْطٍ عَنْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهِيَ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ. فَسَأَلْتُ أَبَا الْمَلِيْحِ: عَنِ الْأُمَّةِ؟ فَقَالَ: أَرْبَعُوْنَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”ابو بکّار حکم بن فروخ فرماتے ہیں: ہمیں ابو ملیح نے ایک جنازہ پر نماز پڑھائی تو ہم نے گمان کیا کہ انہوں نے تکبیر کہہ دی ہے۔ انہوں نے ہماری طرف چہرہ کر کے فرمایا: اپنی صفوں کو قائم کرو اور اپنی شفاعت کو خوبصورت بناؤ۔ ابو ملیح نے یہ بھی کہا: مجھ سے سلیط کے بیٹے عبد اللہ نے بیان کیا کہ اس نے امہات المومنین میں سے کسی ایک سے روایت کیا اور وہ حضور ﷺ کی زوجہ میمونہ رضی اللہ عنہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے خبر دیتے ہوئے فرمایا: کسی بھی میت پر جب لوگوں کی ایک امت نماز پڑھتی ہے تو اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ میں نے ابو ملیح سے امت کے بارے پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا: چالیس افراد کی جماعت۔“

اسے امام نسائی، احمد، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥/٣٥٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَلْقِنْطَارُ اِثْنَا عَشَرَ أَلْفَ أُوْقِيَّةٍ، كُلُّ أُوْقِيَّةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. وَقَالَ

٥: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الأدب، باب: بر الوالدين، ٢/١٢٠٧، الرقم: ٣٦٦٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٩٣، الرقم: ٢٩٧٤٠، والكناني في مصباح الزجاجة، ٤/٩٨، الرقم: ١٢٧٩۔

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: أَنَّى هَذَا؟ فَيُقَالُ: بِاِسْتِغْفَارِ وَلَدِکَ لَکَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک قنطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے اور ہر اوقیہ زمین و آسمان کے درمیان ہر چیز سے بہتر ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً کسی شخص کا جنت میں درجہ بلند کیا جائے گا تو وہ عرض کرے گا: یہ کیسے ہوا؟ کہا جائے گا: تیرے بیٹے کا تیرے لیے مغفرت طلب کرنے کی وجہ سے۔''

اسے امام ابنِ ماجہ اور ابنِ ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٦/٣٥٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، غُفِرَ لَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس میت پر ١٠٠ مسلمان افراد نماز پڑھیں تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔''

اسے امام ابنِ ماجہ، ابنِ ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧/٣٦٠. عَنْ مَالِکِ بْنِ هُبَيْرَةَ الشَّامِيِّ رضی الله عنه، وَکَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ

٦: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الجنائز، باب: فيمن صلى عليه جماعة من المسلمين، ١/ ٤٧٧، الرقم: ١٤٨٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/ ١٣، الرقم: ١١٦٢٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/ ٦، رقم: ٩٢٥٣، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢/ ٣٠، الرقم: ٥٣٦۔

٧: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الجنائز، باب: فيمن صلى عليه جماعة من المسلمين، ١/ ٤٧٨، الرقم: ١٤٩٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/ ١٣، الرقم: ١١٦٢٥، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٥/ ٢٨٩، الرقم: ٢٨١٦، وأبو يعلى في المسند، ١٢/ ٢١٥، الرقم: ٦٨٣١۔

قَالَ: كَانَ إِذَا أُتِيَ بِجنَازَةٍ، فَتَقَالَّ مَنْ تَبِعَهَا جَزَّأَهُمْ ثَـلَاثَةَ صُفُوْفٍ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا، وَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا صَفَّ صُفُوْفٌ ثَـلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى مَيِّتٍ إِلَّا أَوْجَبَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَأَبُو يَعْلَى.

’’حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ شامی کو شرفِ صحابیت حاصل ہے، ان سے روایت ہے کہ جب ان کے پاس کوئی جنازہ لایا جاتا اور اس کے ساتھ تھوڑے افراد ہوتے تو وہ انہیں تین صفوں میں تقسیم کر دیتے پھر اس پر نماز پڑھتے۔ فرماتے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: کسی بھی میت پر (اس کی نمازِ جنازہ کے لئے) جب مسلمانوں کی تین صفیں بنتی ہیں تو اس پر (جنت یا مغفرت) واجب ہو جاتی ہے۔‘‘

اسے امام ابنِ ماجہ، ابنِ ابی شیبہ، ابنِ ابی عاصم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٨/٣٦١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أَنَّى لِي هَذِهِ؟ فَيَقُوْلُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٠٩، الرقم: ١٠٦١٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٧٨ وفى روايته ’’بدعاء ولدك لك۔‘‘، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢١٠، الرقم: ٥١٠٨، والأصبهاني في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٦/٢٥٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢١٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٤٣۔

تعالیٰ جنت میں کسی صالح بندہ کا رتبہ بلند فرمائے گا تو وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! یہ رتبہ مجھے کیسے حاصل ہوا؟ تو وہ فرمائے گا: تیرے بیٹے کا تیرے لیے مغفرت طلب کرنے کی وجہ سے۔‘‘

اسے امام احمد، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔

٩/٣٦٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَتْبَعُ الرَّجُلَ مِنَ الْحَسَنَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالُ الْجِبَالِ. فَيَقُوْلُ: أَنَّى هَذَا؟ فَيُقَالُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِکَ لَکَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن پہاڑ کے برابر نیکیاں کسی شخص کے پیچھے چلیں گی تو وہ عرض کرے گا: یہ کیسے (مجھے حاصل ہوئیں)؟ تو کہا جائے گا: تیرے بیٹے کا تیرے لیے بخشش طلب کرنے کی وجہ سے۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠/٣٦٣. عَنْ مَالِکِ بْنِ هُبَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا صَلَّى ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ إِلَّا أَوْجَبَ. فَكَانَ مَالِکٌ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَعْنِي فَتَقَالَّ أَهْلُهَا، صَفَّهُمْ صُفُوْفًا ثَلَاثَةً ثُمَّ يُصَلِّي عَلَيْهَا، لَفْظُ حَدِيْثِ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، وَفِي

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٢٥١، الرقم: ١٨٩٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٢١٠۔

١٠: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٤/ ٣٠۔

رِوَايَةِ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

’’حضرت مالک بن ھبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی بھی مسلمان شخص کی میت پر جب مسلمانوں کی تین صفیں اس کے لیے مغفرت طلب کرتے ہوئے نماز پڑھتی ہیں تو اس کے لیے (جنت) واجب ہو جاتی ہے۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ جب کسی ایسے جنازہ پر نماز پڑھتے، جس کے پڑھنے والے کم ہوتے تو ان کی تین صفیں بناتے پھر اس پر نماز پڑھتے۔ (یہ الفاظ جریر بن حازم سے روایت کردہ حدیث کے ہیں) اور یزید بن ہارون کی روایت میں ہے کہ (ایسا کرنے سے) میت کو بخش دیا جاتا ہے۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي شَفَاعَةِ الْقُرْآنِ وَالصِّيَامِ وَإِعْطَاؤُهَا بِأَسْبَابٍ أُخْرَى

﴿قرآن مجید، رمضان المبارک اور دیگر اسباب کے باعث شفاعت کے عطا کیے جانے کا بیان﴾

١/٣٦٤. عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهِ، تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ. وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ. قَالَ: كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی الله عنه سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن قرآن اور قرآن والے جو اس پر عمل کرتے تھے لائے جائیں گے۔ قرآن کے آگے سورۃ بقرۃ اور آل عمران ہوں گی۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين، باب: فضل قرآة القرآن، ١/٥٥٤، الرقم: ٨٠٥، والترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن، باب: ما جاء في سورة آل عمران، ٥/١٦٠، الرقم: ٢٨٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٨٣، الرقم: ١٧٦٣٧، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٣٢٠، الرقم: ١٤١٨، والبيهقي في الشعب، ٢/٤٥١، الرقم: ٢٣٧٣۔

حضور ﷺ نے ان کے لئے تین مثالیں بیان فرمائیں جن کو میں اس کے بعد نہیں بھولا۔ آپ ﷺ نے فرمایا گویا کہ وہ دوبال، یا دوسیاہ سائے ہیں جن کے درمیان روشنی ہے، یا صف باندھے اڑتے ہوئے پرندوں کی دوٹولیاں ہیں۔ وہ دونوں اپنے پڑھنے والوں (کی بخشش) کے لیے جھگڑا کریں گی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢/٣٦٥. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِقْرَءُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهِ. إِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا. إِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ. قَالَ مُعَاوِيَةُ: بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ: السَّحَرَةُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابواُمامہ باہلی ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قرآن مجید پڑھا کرو کہ یہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے قیامت کے دن شفاعت کرے گا۔ تم دو روشن سورتیں بقرۃ اور آلِ عمران پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين، باب: فضل قرآة القرآن، ١/٥٥٣، الرقم: ٨٠٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٥٠، الرقم: ٤٦٨، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٥٤٧، الرقم: ٩٩٨، وأيضاً في السنن الكبرى، ٢/٣٩٥، وأيضاً في شعب الإيمان، ٢/٤٥١، الرقم: ٢٣٧٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٢٧، الرقم: ٢١٩٥۔

دو بادلوں یا دو سائبانوں یا صف باندھے اڑتے ہوئے پرندوں کی دو ٹولیوں کی طرح آ کر اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ تم سورۃ بقرۃ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا باعثِ برکت اور ترک کرنا حسرت ہے اور اہلِ باطل اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ معاویہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اہلِ باطل سے مراد جادوگر ہیں۔‘‘

اسے امام مسلم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣/٣٦٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ سُوْرَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُمْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں تیس آیتوں والی ایسی سورت ہے جو کسی شخص کے لئے یہاں تک شفاعت کرے گی کہ اسے بخش دیا جائے گا اور وہ سورۃ (الملک) **تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ** ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداؤد، ابنِ ماجہ اور دیگر ائمہ نے روایت کیا ہے۔

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن، باب: في فضل سورة الملك، ٥/١٦٤، الرقم: ٢٨٩١، وأبو داود في السنن، ٢/٥٧، كتاب: الصلاة، باب: في عدد الآي، الرقم: ١٤٠٠، وابن ماجة في السنن، كتاب: الأدب، باب: ثواب القرآن، ٢/١٢٤٤، الرقم: ٣٧٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٩، الرقم: ٧٩٧٥، وابن حبان في الصحيح، ٣/٦٧، ٦٩، الرقم: ٧٨٧، ٧٨٨، والحاكم في المستدرك، ١/٧٥٣، الرقم: ٢٠٧٥، وقال: هذا حديث صحيح الإسناد.

امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

٤/٣٦٧. عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ، فَقَالَ: مَا أَقْدَمَکَ يَا أَخِي؟ فَقَالَ: حَدِيْثٌ، بَلَغَنِي أَنَّکَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالَ: أَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ؟ قَالَ: لَا! قَالَ: أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ؟ قَالَ: لَا! قَالَ: مَا جِئْتُ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا الْحَدِيْثِ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَلَکَ طَرِيْقًا يَبْتَغِي فِيْهِ عِلْمًا، سَلَکَ اللهُ بِهِ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِکَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضَاءً لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ. وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْکَوَاکِبِ، إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا، إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’کثیر بن قیس روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں: ایک شخص مدینہ منورہ سے دمشق میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے پوچھا: میرے بھائی! تو کس لئے آیا ہے؟ اس نے کہا: ایک حدیث کے لئے جسے آپ حضور نبی اکرم ﷺ سے

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في فضل الفقه على العبادة، ٥/٤٨، الرقم: ٢٦٨٢، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحثّ على طلب العلم، ١/٨١، الرقم: ٢٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٩٦، الرقم: ٢١٧١٥، والدارمي في السنن، ١/١١٠، الرقم: ٣٤٢، والبيهقي في الشعب، ٢/٢٦٢، الرقم: ١٦٩٦۔

بیان کرتے ہیں۔ آپ نے پوچھا: کیا تو کسی حاجت کے لئے آیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! پوچھا: کیا تو تجارت کی غرض سے آیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! اس نے کہا: میں صرف اس حدیث کی طلب میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص طلبِ علم کے راستے پر چلا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلاتا ہے، فرشتے طالبِ علم کی رضا کے لئے اپنے پَر بچھاتے ہیں اور طالبِ علم کے لئے آسمان و زمین کی تمام مخلوق حتی کہ پانی کی مچھلیاں بھی مغفرت طلب کرتی ہیں، عالم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسے ہی ہے جیسے چاند کی تمام ستاروں پر ہے، یقیناً علماء، انبیاء کرام کے وارث ہیں اور انبیاء کسی کو دینار اور درہم کا وارث نہیں بناتے وہ صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اس میں سے لیا وافر حصہ لیا۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابنِ ماجہ، احمد، دارمی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥/٣٦٨. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهُ، فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس طرح قرآن پڑھا کہ اس پر حاوی ہو گیا، پس اس کے حلال کو حلال

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن، باب: ما جاء في فضل قارئ القرآن، ٥/١٧١، الرقم: ٢٩٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٤٨، الرقم: ١٢٦٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٢٩، الرقم: ١٩٤٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٣١، الرقم: ٢٢١٢، والآجري في الشريعة: ٣٥٠۔

اور حرام کو حرام سمجھا۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے خاندان سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔‘‘

اسے امام ترمذی، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٦/٣٦٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا، فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ أَخْرِجُوْهُمَا. فَلَمَّا أُخْرِجَا، قَالَ لَهُمَا: لِأَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا؟ قَالَا: فَعَلْنَا ذٰلِکَ لِتَرْحَمَنَا، قَالَ: إِنَّ رَحْمَتِي لَکُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا أَنْفُسَکُمَا حَيْثُ کُنْتُمَا مِنَ النَّارِ، فَيَنْطَلِقَانِ فَيُلْقِي أَحَدُهُمَا نَفْسَهُ، فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا. وَيَقُوْمُ الْآخَرُ فَلَا يُلْقِي نَفْسَهُ، فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ عزوجل: مَا مَنَعَکَ أَنْ تُلْقِيَ نَفْسَکَ کَمَا أَلْقَى صَاحِبُکَ؟ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ لَا تُعِيْدَنِي فِيْهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِي. فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ: لَکَ رَجَاؤُکَ فَيَدْخُلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے دو اشخاص کی بہت شدید چیخوں کی آواز آئے گی تو رب ذوالجلال فرمائے گا ان دونوں کو نکالو۔ جب انہیں نکالا جائے گا تو وہ ان سے پوچھے گا: کس چیز کے لیے تمہاری شدید چیخیں بلند ہوئی ہیں؟ وہ عرض کریں گے: ہم نے یہ اس لئے

٦: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: صفة جهنم، باب: ما جاء أن للنار نفسين وما ذکر من يخرج من النار من أهل التوحيد، ٤/٧١٤، الرقم: ٢٥٩٩، وابن المبارك في الزهد، ١/١٢٣، الرقم: ٤١٠، وابن رجب في التخويف من النار، ١/١٥٤۔

کیا ہے تا کہ تو ہم پر رحم فرمائے۔ وہ فرمائے گا: میری رحمت تم دونوں کے لئے یہی ہے کہ تم اپنے آپ کو جہنم میں ڈال دو جہاں تم پہلے تھے۔ جب وہ دونوں جائیں گے تو ان میں سے ایک اپنے آپ کو ڈال دے گا تو اللہ اس پر آگ کو ٹھنڈک اور سلامتی والا بنا دے گا۔ جبکہ دوسرا کھڑا رہے گا اور اپنے آپ کو اس میں نہیں ڈالے گا تو پروردگار عزوجل فرمائے گا: تمہیں کس چیز نے اپنے آپ کو (جہنم میں دوبارہ) ڈالنے سے روکا جیسا تمہارے ساتھی نے کیا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے بھرپور امید ہے کہ تو مجھے اس میں سے نکالنے کے بعد دوبارہ نہیں لوٹائے گا۔ پس اس کا رب فرمائے گا: تمہارے لئے تمہاری امید ہے۔ لہٰذا وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔‘‘

اسے امام ترمذی اور ابنِ مبارک نے روایت کیا ہے۔

٧/٣٧٠. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَفِظَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت علی بن ابی طالب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس کو حفظ کرلیا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور وہ اس کی شفاعت اس کے خاندان کے اُن دس افراد کے حق میں قبول فرمائے گا جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔‘‘

اسے امام ابنِ ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل من تعلّم القرآن وعلّمه، ١/٧٨، الرقم: ٢١٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢١٧، الرقم: ٥١٣٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٥٥٢، الرقم: ٢٦٩١۔

٣٧١/٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يَقُوْلُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ! مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ والشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ. وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ، قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزے اور قرآن مجید قیامت کے دن بندے کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزے عرض کریں گے: اے رب! میں نے اسے دن کے وقت کھانے اور شہوت کرنے سے روکے رکھا پس تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ قرآن عرض کرے گا: میں نے اسے رات کے وقت نیند سے بیدار رکھا پس تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔‘‘

اسے امام احمد بن حنبل، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٧٤/٢، الرقم: ٦٦٢٦، والحاكم في المستدرك، ٧٤٠/١، الرقم: ٢٠٣٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٤٦/٢، الرقم: ١٩٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٥٠/٢، الرقم: ١٤٥٥، وقال: رجاله محتج بهم في الصحيح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٨١/٣ وقال: رجال الطبراني رجال الصحيح۔

٩/٣٧٢. عَنِ الْحَسَنِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ شَافِعٌ وَمُشَفَّعٌ وَصَادِقٌ مَاحِلٌ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہ قرآن شفاعت کرنے والا، شفاعت قبول کیے جانے والا اور سچ بولنے والا جھگڑالو ہے۔‘‘

اسے امام عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٠/٣٧٣. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ شَافِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. تَعَلَّمُوا الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ. تَعَلَّمُوا الزَّهْرَاوَيْنِ، فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ يُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا. تَعَلَّمُوا الْبَقَرَةَ فَإِنَّ تَعْلِيْمَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن سیکھو بے شک یہ قیامت کے دن شفاعت کرے گا۔ سورۃ بقرۃ اور آلِ عمران سیکھو۔

٩: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٣/٣٧٣، الرقم: ٦٠١١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٥٨، الرقم: ٣٥٨٥٩۔

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥١، الرقم: ٢٢٢٥٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٣٦٥، الرقم: ٥٩٩١، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٩١، الرقم: ٨١١٨۔

یہ دونوں روشن سورتیں سیکھو کیونکہ یہ قیامت کے دن دو بادلوں یا دو سائبانوں یا صف باندھے قطار کی شکل میں اڑتے ہوئے پرندوں کی دو ٹولیوں کی طرح آ کر اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ تم سورۃ بقرۃ سیکھو کیونکہ اس کا تعلیم حاصل کرنا باعثِ برکت اور ترک کرنا حسرت ہے اور جادوگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔‘‘

اسے امام احمد، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۷۴/۱۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِقْرَءُوا الْقُرْآنَ لَا تَأْكُلُوْا بِهِ وَلَا تَسْتَكْثِرُوْا بِهِ وَلَا تَغْلُوْا فِيْهِ وَلَا تَجْفُوْا عَنْهُ. تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ شَافِعٌ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، تَعَلَّمُوا الزَّهْرَاوَيْنِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَآلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَجِيْئَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ كَفِرْقَيْنِ مِنْ طَيْرٍ يَشْفَعَانِ لِصَاحِبِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. تَعَلَّمُوا الْبَقَرَةَ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، تَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم قرآن پڑھا کرو، نہ تم اس کے ذریعہ کھاؤ، نہ اس کے سبب کثرت سے مال طلب کرو، نہ تم اس میں خیانت کرو اور نہ اس سے جفا کرو۔ قرآن سیکھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گا۔ دونوں روشن سورتیں بقرۃ اور آلِ عمران سیکھو کیونکہ وہ قیامت کے دن دو بادلوں یا دو سائبانوں یا پرندوں کی دو جماعتوں کی طرح آ کر اپنے

۱۱: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٤٤، الرقم: ٨٨٢٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٦٨۔

پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کریں گی۔ تم سورۃ بقرۃ سیکھو کیونکہ اس کا سیکھنا باعثِ برکت، اس کا ترک کرنا حسرت ہے اور جادوگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٢/٣٧٥. عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِعْمَلُوْا بِكِتَابِ اللهِ وَلَا تُكَذِّبُوْا بِشَيءٍ مِنْهُ، فَمَا اشْتَبَهَ عَلَيْكُمْ مِنْهُ فَاسْأَلُوْا عَنْهُ أَهْلَ الْعِلْمِ يُخْبِرُوْكُمْ. آمِنُوْا بِالتَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ، وَآمِنُوْا بِالْفُرْقَانِ فَإِنَّ فِيْهِ الْبَيَانَ، وَهُوَ الشَّافِعُ وَهُوَ الْمُشَفَّعُ وَالْمَاحِلُ وَالْمُصَدِّقُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کیا کرو اور اس کی کسی چیز کو نہ جھٹلاؤ۔ جس چیز کا تمہیں اس میں شبہ ہو تو اس کے بارے اہلِ علم سے پوچھ لیا کرو وہ تمہیں خبر دیں گے۔ تم تورات اور انجیل پر ایمان لاؤ اور فرقان (یعنی قرآن) پر ایمان لاؤ کیونکہ اس میں (ہر شے کا) بیان ہے اور یہ شفاعت کرنے والا، شفاعت قبول کیے جانے والا، جھگڑالو اور تصدیق کرنے والا ہے۔‘‘

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٣/٣٧٦. عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم:

١٢: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣/٦٦٩، الرقم: ٦٤٧١۔

١٣: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٧٥٧، الرقم: ٢٠٨٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٩، وأيضاً في شعب الإيمان، ٢/٤٨٥، رقم: ٤٧٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٦٩۔

إِعْمَلُوْا بِالْقُرْآنِ وَأَحِلُّوْا حَلَالَهُ وَحَرِّمُوْا حَرَامَهُ، وَاقْتَدُوْا بِهِ وَلَا تَكْفُرُوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ، وَمَا تَشَابَهَ عَلَيْكُمْ مِنْهُ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى أُوْلِي الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِي، كَيْمَا يُخْبِرُوْكُمْ. وَآمِنُوْا بِالتَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَمَا أُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَبِّهِمْ. وَلْيَسْعَكُمُ الْقُرْآنَ وَمَا فِيْهِ مِنَ الْبَيَانِ، فَإِنَّهُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدِّقٌ. أَلَا وَلِكُلِّ آيَةٍ نُوْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي أُعْطِيْتُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ مِنَ الذِّكْرِ الْأَوَّلِ، وَأُعْطِيْتُ طٰهٰ وَطَوَاسِيْنَ وَالْحَوَامِيْمَ مِنْ أَلْوَاحِ مُوْسٰى، وَأُعْطِيْتُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى وَالشُّعَبِ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم قرآن پر عمل کیا کرو، اس کے حلال کو حلال جانو اور اس کے حرام کو حرام قرار دو، اس کی پیروی کرو اور اس کی کسی بات کا انکار نہ کرو۔ اس میں جس چیز کا تمہیں شبہ ہو تو اس کو اللہ (یعنی قرآن) اور میرے بعد اولو الامر کی طرف لوٹا دو تاکہ وہ تمہیں (اس شے کی حقیقت کی) خبر دیں۔ تم تورات، انجیل، زبور اور نبیوں کو جو ان کے رب کی طرف سے عطا کیا گیا تھا پر ایمان لاؤ۔ قرآن اور اس میں جو بیان ہے، اس پر عمل کرنے کی سعی کرو کیونکہ وہ شفاعت کرنے والا، شفاعت قبول کیے جانے والا اور جھگڑالو تصدیق کرنے والا ہے۔ خبردار قیامت کے دن ہر آیت کا نور ہوگا۔ بے شک مجھے سورۃ بقرۃ ذکرِ اوّل سے عطا کی گئی ہے، طٰہٰ، طواسین اور حوامیم مجھے الواحِ موسیٰ سے عطا کی گئیں اور سورۃ فاتحہ عرش کے نیچے سے عطا کی گئی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: اس

حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

١٤/٣٧٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنهما قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ شَافِعٌ وَمُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدِّقٌ. فَمَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَهُ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی الله عنهما نے فرمایا: بے شک قرآن شفاعت کرنے والا، شفاعت قبول کیے جانے والا اور جھگڑالو تصدیق کرنے والا ہے۔ پس جس نے اس کو مقدم رکھا تو وہ اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جس نے اسے پسِ پشت ڈالا وہ اسے جہنم کی طرف ہانک لے جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٥/٣٧٨. عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه كَانَ يَقُوْلُ: يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ فَيَكُوْنُ لَهُ قَائِدًا إِلَى الْجَنَّةِ وَيَشْهَدُ عَلَيْهِ وَيَكُوْنُ لَهُ سَائِقًا إِلَى النَّارِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی الله عنهما فرمایا کرتے تھے: قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گا تو اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جس کے خلاف گواہی دے گا تو اسے جہنم کی طرف لے جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی اور ابنِ ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٤: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٣/٣٧٢، الرقم: ٦٠١٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٣٢، الرقم: ٨٦٥٥۔

١٥: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/٥٢٥، الرقم: ٣٣٢٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٣١، الرقم: ٣٠٠٥٣۔

٣٧٩/١٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! لِكُلِّ عَامِلٍ عُمَالَةٌ مِنْ عَمَلِهِ وَإِنِّي كُنْتُ أَمْنَعُهُ اللَّذَّةَ وَالنَّوْمَ فَأَكْرِمْهُ. فَيُقَالُ: اُبْسُطْ يَمِيْنَکَ فَتُمْلَأُ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ، ثُمَّ يُقَالُ: أُبْسُطْ شِمَالَکَ فَتُمْلَأُ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ، وَيُکْسَی کِسْوَةَ الْكَرَامَةِ، وَيُحَلَّى بِحِلْيَةِ الْكَرَامَةِ وَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرتے ہوئے آئے گا تو عرض کرے گا: اے رب! ہر عمل کرنے والے کو اس کے عمل پر اجرت ملتی ہے، میں نے اسے لذت اور نیند سے روکے رکھا لہٰذا تو اسے عزت وتکریم سے نواز۔ کہا جائے گا: (اے قرآن پڑھنے والے) تو اپنا دایاں ہاتھ پھیلا تو اسے اللہ کی رضا سے بھر دیا جائے گا پھر کہا جائے گا: اپنا بایاں ہاتھ پھیلا تو اسے بھی اللہ کی رضا سے بھر دیا جائے گا، اسے لباسِ تکریم پہنایا جائے گا، اسے شاندار زیور سے آراستہ کیا جائے گا اور اس کے سر پر معزز تاج رکھا جائے گا۔''

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٣٨٠/١٧. عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: إِقْرَءُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ نِعْمَ الشَّفِيْعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. إِنَّهُ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا رَبِّ! حَلِّهِ حِلْيَةَ الْكَرَامَةِ فَيُحَلَّى حِلْيَةَ الْكَرَامَةِ، يَا رَبِّ! أُكْسُهُ كِسْوَةَ الْكَرَامَةِ

١٦: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/٥٢٣، الرقم: ٣٣١٢۔

١٧: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/٥٢٢، الرقم: ٣٣١١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٣٠، الرقم: ٣٠٠٤٧، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٤/٢٦٢، الرقم: ٦٧٧٢۔

فَيُكْسَى كِسْوَةَ الْكَرَامَةِ، يَا رَبِّ! أَلْبِسْهُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، يَا رَبِّ! إِرْضَ عَنْهُ فَلَيْسَ بَعْدَ رِضَاكَ شَيْءٌ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’ابو صالح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: تم قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن بہت اچھی شفاعت کرنے والا ہے۔ وہ قیامت کے دن کہے گا: اے پروردگار! تُو اسے شاندار زیور سے آراستہ کر تو اسے شاندار زیور سے آراستہ کیا جائے گا، (پھر کہے گا) اے پروردگار! تُو اسے لباسِ تکریم سے نواز تو اسے لباسِ تکریم پہنایا جائے گا، (پھر کہے گا) اے پروردگار! تُو اسے معزز تاج پہنا، (پھر کہے گا) اے پروردگار! تُو اس سے راضی ہوجا کیونکہ تیری رضا سے بڑھ کر کوئی شے نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۸۱/ ۱۸. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہما أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَفَرَغَ اللهُ تَعَالَى مِنْ قَضَاءِ الْخَلْقِ، فَيَبْقَى رَجُلَانِ فَيُؤْمَرُ بِهِمَا إِلَى النَّارِ. فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمَا، فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ: رُدُّوْهُ! فَيَرُدُّوْهُ، فَيَقُوْلُ لَهُ: لِمَ الْتَفَتَّ؟ قَالَ: إِنْ كُنْتُ أَرْجُوْ أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ؟ قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: لَقَدْ أَعْطَانِي اللهُ عزوجل حَتَّى لَوْ أَنِّي أَطْعَمْتُ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مَا عِنْدِي شَيْئًا، فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَهُ يُرَى السُّرُوْرُ فِي وَجْهِهِ.

١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٢٩/٥، الرقم: ٢٢٧٩٣، وابن المبارك في الزهد، ١٢٣/١، الرقم: ٤٠٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٨٤/١٠۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''فضالہ بن عبید اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو دو آدمی بچ جائیں گے جنہیں جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دے دیا جائے گا۔ ان میں سے ایک شخص مڑ کر دیکھے گا تو ربِ جبار فرمائے گا: اسے لوٹاؤ! فرشتے اسے واپس لائیں گے تو وہ اس سے فرمائے گا: تم نے مڑ کر کیوں دیکھا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے امید تھی کہ تو مجھے جنت میں داخل کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے جنت میں جانے کا حکم دے دیا جائے گا تو وہ کہے گا: میرے اللہ عزوجل نے مجھے اتنا کچھ عطا کیا ہے کہ اگر میں اہلِ جنت کو اس میں سے کھلاؤں تو بھی میرے پاس کم نہ ہو۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب اسے بیان کیا تو آپ کا چہرۂ انور خوشی سے تمتما رہا تھا۔''

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٩/٣٨٢. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلْقُرآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدِّقٌ، فَمَنْ جَعَلَهُ إِمَامًا قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَهُ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن شفاعت کرنے والا، شفاعت قبول کیے جانے والا اور جھگڑالو، تصدیق کرنے والا ہے۔ پس جس نے اس کو اِمام بنا کر رکھا تو وہ اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جس نے اسے

١٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٥١، الرقم: ٢٠١٠، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٤٤٣، الرقم: ١٧٩٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٢٧، الرقم: ٢١٩٤۔

پسِ پشت ڈالا تو وہ اسے جہنم کی طرف لے جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٨٣/٢٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، مَا هِيَ ثَـلَاثُوْنَ آيَةً، شَفَعَتْ لِرَجُلٍ فَأَخْرَجَتْهُ مِنَ النَّارِ وَأَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ وَهِيَ سُوْرَةُ تَبَارَكَ. رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں تیس آیتوں والی ایسی سورت ہے جو کسی شخص کے لئے شفاعت کرے گی تو اسے جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کرے گی اور وہ سورت تَبَارَکَ [سورۃ الملک] ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

٣٨٤/٢١. عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعٌ مُطَاعٍ وَمَاحِلٌ مُصَدِّقٌ. فَيَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اجْزِهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَعْمَلُ بِي وَيَسْهَرُ بِي وَيَنْصَبُ بِي، فَاجْزِهُ. فَيُقَالُ: حُلَّةَ الْكَرَامَةِ. فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اجْزِهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَعْمَلُ بِي وَيَسْهَرُ بِي وَيَنْصَبُ بِي، فَاجْزِهُ. فَيُقَالُ: تَاجَ الْكَرَامَةِ. فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اجْزِهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَعْمَلُ بِي وَيَسْهَرُ بِي وَيَنْصَبُ بِي. قَالَ: فَيُقَالُ: رِضْوَانِي لَا سَخَطَ بَعْدَهُ. قَالَ: فَإِلَى ذَلِكَ تَنْتَهِي شَفَاعَةُ الْقُرْآنِ. رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ.

’’حضرت مسیّب رحمہ اللہ بن رافع نے روایت کرتے ہوئے فرمایا: قرآن قیامت کے

٢٠: أخرجه عبد بن حميد في المسند، ١/٤٢١، الرقم: ١٤٤٥۔

٢١: أخرجه سعيد بن منصور في السنن، ١/٦٥، الرقم: ١٢۔

دن شفاعت کرنے والا، اطاعت کیے جانے والا اور جھگڑالو، تصدیق کرنے والا بن کر آئے گا۔ وہ اپنے ساتھی کی شفاعت کرتے ہوئے عرض کرے گا: اے رب! تُو اسے جزا دے کیونکہ یہ مجھ پر عمل کرتا تھا، میرے ساتھ جاگتا تھا اور میرے ساتھ قیام کرتا تھا لہٰذا تُو اسے جزا دے، کہا جائے گا: اسے شاندار زیور سے آراستہ کیا جائے۔ وہ (پھر) عرض کرے گا: اے رب! تُو اسے جزا دے کیونکہ یہ مجھ پر عمل کرتا تھا، میرے ساتھ جاگتا تھا اور میرے ساتھ قیام کرتا تھا لہٰذا تُو اسے جزا دے تو کہا جائے گا: اسے معزز تاج پہنایا جائے۔ وہ (پھر) عرض کرے گا: اے رب! تُو اسے جزا دے کیونکہ یہ مجھ پر عمل کرتا تھا، میرے ساتھ جاگتا تھا اور میرے ساتھ قیام کرتا تھا۔ فرماتے ہیں پس کہا جائے گا: اسے میری ایسی رضا حاصل ہوگی جس کے بعد کوئی ناراضگی نہیں۔ انہوں نے فرمایا: پس قرآن کی شفاعت اس انتہا تک پہنچے گی۔‘‘

اِسے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔

٢٢/٣٨٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا بَلَغَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً، صَرَفَ اللهُ عَنْهُ ثَـلَاثَ أَنْوَاعٍ مِنَ الْبَلَاءِ: الْجُنُوْنَ وَالْجُذَامَ وَالْبَرَصَ. وَإِذَا بَلَغَ خَمْسِيْنَ سَنَةً، غَفَرَ لَهُ ذَنْبَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ وَمَا تَأَخَّرَ، وَكَانَ أَسِيْرَ اللهِ فِي الْأَرْضِ وَالشَّفِيْعَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت عبد اللہ بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی

٢٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ٥٤٤، الرقم: ٦٠٢٣، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/ ١٠٠، الرقم: ٥٤٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٢٠٦۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان ۴۰ سال کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین بلائیں دور فرماتا ہے: پاگل پن، کوڑھ اور برص کے سفید داغ۔ جب وہ ۵۰ سال کو پہنچتا ہے تو اس کے پہلے اور بعد کے گناہ بخش دیتا ہے اور وہ زمین میں اللہ کا قیدی ہوتا ہے اور قیامت کے دن اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا۔‘‘

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٣٨٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُعَمَّرٍ يُعَمَّرُ فِي الْإِسْلَامِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً إِلَّا صَرَفَ اللهُ عَنْهُ ثَلَاثَةَ أَنْوَاعٍ مِنَ الْبَلَاءِ: الْجُنُوْنَ وَالْجُذَامَ وَالْبَرَصَ. فَإِذَا بَلَغَ خَمْسِيْنَ سَنَةً: لَيَّنَ اللهُ عَلَيْهِ الْحِسَابَ. فَإِذَا بَلَغَ سِتِّيْنَ: رَزَقَهُ اللهُ الْإِنَابَةَ إِلَيْهِ بِمَا يُحِبُّ، فَإِذَا بَلَغَ سَبْعِيْنَ سَنَةً: أَحَبَّهُ اللهُ وَأَحَبَّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ. فَإِذَا بَلَغَ الثَّمَانِيْنَ: قَبِلَ اللهُ حَسَنَاتِهِ وَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهِ. فَإِذَا بَلَغَ تِسْعِيْنَ: غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، وَسُمِّيَ أَسِيْرَ اللهِ فِي الْأَرْضِ وَشَفَعَ لِأَهْلِ بَيْتِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْيَعْلَى. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادَيْنِ وَرِجَالُ أَحَدِهِمَا ثِقَاتٌ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی بھی شخص کو جب اسلام میں ۴۰ سال تک عمر دی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین قسم

٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢١٧، الرقم: ١٣٢٧٩، وأبو يعلى في المسند، ٧/ ٢٤١، الرقم: ٤٢٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٠٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٢٠٩، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٩/ ٧١، الرقم: ١٠٣٤۔

کی بلائیں دور فرماتا ہے: پاگل پن، کوڑھ اور سفید داغ۔ پھر جب وہ ۵۰ سال کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر حساب نرم فرماتا ہے۔ پھر جب وہ ٦٠ سال کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایسے رجوع فرماتا ہے جیسے وہ پسند کرتا ہے۔ پھر جب وہ ۷۰ سال کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اور اہلِ آسمان اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر جب وہ ۸۰ سال کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں قبول فرماتا ہے اور اس کی برائیوں سے درگزر کرتا ہے۔ جب وہ ۹۰ سال کو پہنچتا ہے تو اس کے پہلے اور بعد کے گناہ بخش دیتا ہے، اسے زمین میں اللہ کے قیدی کا نام دیا جاتا ہے اور وہ اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا۔‘‘

اسے امام احمد اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: امام بزار نے اس حدیث کو دو اسانید سے روایت کیا ہے ان میں سے ایک کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۸۷/ ۲٤. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا اسْتَكْمَلَ الْعَبْدُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَطَعِنَ فِي الْخَمْسِيْنَ أَمِنَ الدَّاءَ الثَّلَاثَةَ: الْجُنُوْنَ وَالْجُذَامَ وَالْبَرَصَ، فَإِذَا بَلَغَ خَمْسِيْنَ سَنَةً حُوْسِبَ حِسَابًا يَسِيْرًا، وَابْنَ السِّتِّيْنَ يُعْطِي الْإِنَابَةَ إِلَى اللهِ عزوجل، وَابْنَ السَّبْعِيْنَ تُحِبُّهُ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ، وَابْنَ الثَّمَانِيْنَ تُكْتَبُ حَسَنَاتُهُ وَلَا تُكْتَبُ سَيِّئَاتُهُ، وَابْنَ التِّسْعِيْنَ يُغْفَرُ لَهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِهِ، وَيَشْفَعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَتَكْتُبُهُ مَلَائِكَةُ سَمَاءِ الدُّنْيَا أَسِيْرُ اللهِ فِي الْأَرْضِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الزُّهْدِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عثمان بن عفان رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

٢٤: أخرجه البيهقي في الزهد الكبير، ٢/ ٢٤٥، الرقم: ٦٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٢٠٥۔

فرمایا: جب بندہ عمر کے ۴۰ سال مکمل کر لیتا ہے اور ۵۰ ویں سال میں داخل ہوتا ہے تو وہ تین قسم کی بلاؤں سے محفوظ ہو جاتا ہے: پاگل پن، کوڑھ اور سفید داغ۔ پھر جب وہ ۵۰ سال کو پہنچتا ہے تو اس کا آسان حساب لیا جاتا ہے۔ پھر جب وہ ۶۰ سال کو پہنچتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع فرماتا ہے۔ ۷۰ ویں سال کے شخص سے فرشتے محبت کرتے ہیں۔ ۸۰ ویں سال کے شخص کی نیکیاں قبول کی جاتی ہیں اور اس کی برائیوں سے درگزر کیا جاتا ہے۔ ۹۰ ویں سال کے بندہ کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور وہ اپنے گھر والوں میں سے ۷۰ افراد کی شفاعت کرے گا اور آسمانِ دنیا کے فرشتے اسے زمین میں اللہ کا قیدی لکھ لیتے ہیں۔''

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔
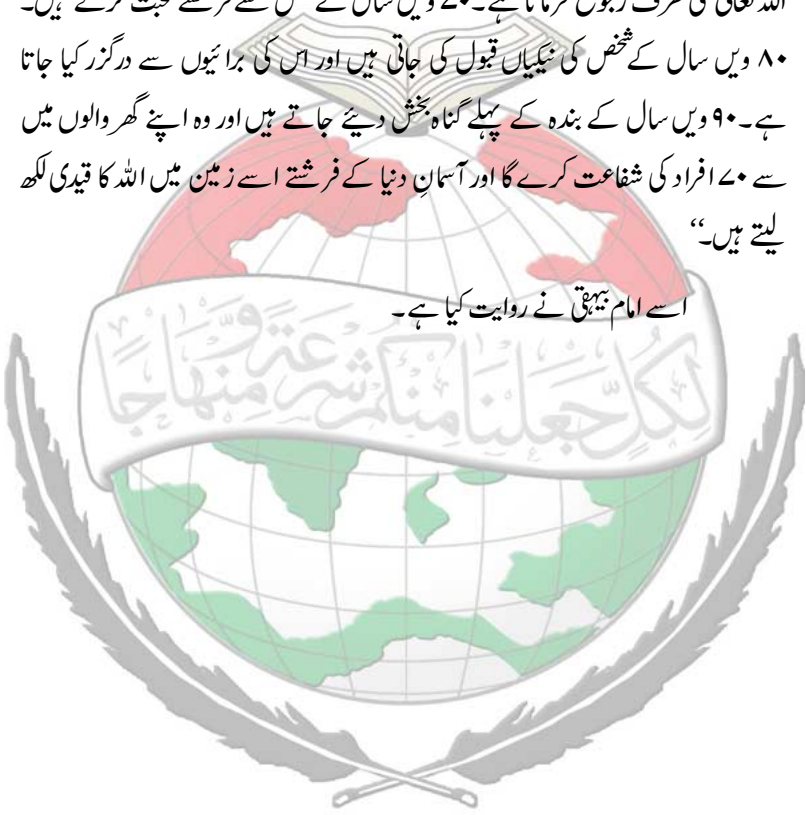
بَابٌ فِي الْأَسْبَابِ الْمَانِعَةِ مِنَ الشَّفَاعَةِ

﴿شفاعت سے محروم کرنے والے اَسباب کا بیان﴾

١/٣٨٨. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

’’حضرت عثمان بن عفان رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: جس نے عرب سے دھوکہ کیا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی اسے میری محبت نصیب ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابن ابی شیبہ، بزار اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

٢/٣٨٩. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: صِنْفَانِ

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل العرب، ٥/٧٢٤، الرقم: ٣٩٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٧٢، الرقم: ٥١٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤١٠، الرقم: ٣٢٤٧١، والبزار في المسند، ٢/١٦، الرقم: ٣٥٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٨، الرقم: ٥٣۔

٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٨١، الرقم: ٨٠٧٩، وأيضاً في المعجم الأوسط، ١/٢٠٠، الرقم: ٦٤٠، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢/٢٧٥، الرقم: ٣٢٧٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٢٧، الرقم: ٣٣٦١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٢٣٥۔

مِنْ أُمَّتِي لَنْ تَنَالَهُمَا شَفَاعَتِي: إِمَامٌ ظَلُوْمٌ وَكُلُّ غَالٍ مَارِقٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے دو قسم کے لوگوں کو ہرگز میری شفاعت حاصل نہیں ہوگی: ظالم حکمران اور دین کی حدوں سے نکلنے والا ہر شخص۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے کہا ہے: اس حدیث کے رُواۃ ثقہ ہیں۔

٣/٣٩٠. عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَا تَنَالُهُمَا شَفَاعَتِي: سُلْطَانٌ ظَلُوْمٌ غَشُوْمٌ وَغَالٌ فِي الدِّيْنِ يُشْهَدُ عَلَيْهِمْ فَيُتَبَرَّأُ مِنْهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے دو قسم کے لوگوں کو ہرگز میری شفاعت نہیں پہنچے گی: ظالم جابر حکمران اور دین میں غلو کرنے والا شخص، ان کے خلاف گواہی دی جائے گی اور ان سے بیزاری اختیار کی جائے گی۔‘‘

اسے امام طبرانی اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٤/٣٩١. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٢١٣، الرقم: ٤٩٥، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٨٥، الرقم: ٤٢٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٢٣٥۔

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٧٤، الرقم: ١٦٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٢٠٦۔

صِنْفَانِ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا تَنَالُهُمَا شَفَاعَتِي: الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

’’حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے دو قسم کے لوگوں کو میری شفاعت حاصل نہیں ہوگی: مرجئہ اور قدریہ۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥/٣٩٢. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ أَدَانِي خِرَاسَانَ بَكَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! وَقَدْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْكَ مِثْلَ هَذَا الْفَتْحِ؟ فَقَالَ: وَمَا لِي لَا أَبْكِي، وَاللهِ! لَوَدِدْتُ أَنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بَحْرًا مِنَ النَّارِ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: إِذَا أَقْبَلَتْ رَايَاتُ وَلَدِ الْعَبَّاسِ مِنْ عُقَارِ خِرَاسَانَ جَاؤُا بِنَعْيِ الْإِسْلَامِ، مَنْ سَارَ تَحْتَ لِوَائِهِ لَمْ تَنَلْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي مُسْنَدِ الشَّامِيِّيْنَ.

’’حضرت سعید بن مسیّب روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب خراسان کے علاقے فتح ہوگئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس تشریف لا کر کہا: امیر المؤمنین! آپ کو کیا چیز رلا رہی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنی عظیم فتح عطا کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں کیوں نہ روؤں، اللہ رب العزت کی قسم! کیا میں اس کی چاہت رکھوں جبکہ ہمارے اور ان کے درمیان آگ کا سمندر

٥: أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، ٢/٢٠٣، الرقم: ١١٩٠، والأصبهاني في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٥/١٩٢۔

ہے۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب خراسان کے علاقوں میں عباس کی اولاد فتح کے جھنڈے گاڑے ہوئے آئے گی تو وہ اپنے ساتھ اسلام کی بربادی کا پیغام لیکر آئے گی، جو اس کے جھنڈے تلے ہوا قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نہیں پہنچے گی۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦/٣٩٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَذَبَ بِالشَّفَاعَةِ لَمْ يَنَلْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْقَضَاعِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے شفاعت کو جھٹلایا قیامت کے دن وہ اسے حاصل نہیں ہوگی۔‘‘

اسے امام قضاعی نے روایت کیا ہے۔

٧/٣٩٤. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَقٌّ، فَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهَا لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِهَا.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میری شفاعت حق ہے۔ پس جو شخص اس پر یقین نہیں رکھتا وہ شفاعت کا اہل بھی نہیں ہوگا (یعنی شفاعت سے محروم رہے گا)۔‘‘

٦: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ١/٢٤٨، الرقم: ٣٩٩۔

٧: أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٣/٥٧، الرقم: ٤١٥٤، والهندي في كنز العمال، ١٤/٣٩٩، الرقم: ٣٩٠٥٩۔

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٨/٣٩٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: مَنْ كَذَبَ بِالشَّفَاعَةِ فَلَيْسَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ. رَوَاهُ الْهَنَّادُ وَالْآجُرِيُّ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جس نے شفاعت کو جھٹلایا تو اس کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔“

اسے امام ہناد اور آجری نے روایت کیا ہے۔

٩/٣٩٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَا تَنَالُهُمَا شَفَاعَتِي: الْمُرْجِيَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس امت کے دو قسم کے لوگوں کو میری شفاعت حاصل نہیں ہوگی: مرجئہ اور قدریہ۔“

اسے امام ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١٠/٣٩٧. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَا تَنَالُهُمْ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ.

”حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس امت

٨: أخرجه الهناد في الزهد، ١/١٤٣، الرقم: ١٨٩، والآجري في الشريعة: ٣٣٧، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/٤٢٦۔

٩: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٦١، الرقم: ٩٤٦۔

١٠: أخرجه الأصبهاني في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٩/٢٥٤۔

کے دوقسم کے لوگوں کو میری شفاعت حاصل نہیں ہوگی: مرجئہ اور قدریہ۔‘‘

اسے امام ابونعیم اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

٣٩٨/ ١١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْيَا حَيَاتِي، وَيَمُوْتَ مَمَاتِي، وَيَسْكُنَ جَنَّةَ عَدْنٍ غَرَسَهَا رَبِّي، فَلْيُوَالِ عَلِيًّا مِنْ بَعْدِي، وَلْيُوَالِ وَلِيَّهُ، وَلْيَقْتَدِ بِالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِي، فَإِنَّهُمْ عِتْرَتِي خُلِقُوْا مِنْ طِيْنَتِي، رُزِقُوْا فَهْمًا وَعِلْمًا، وَوَيْلٌ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ بِفَضْلِهِمْ مِنْ أُمَّتِي، لِلْقَاطِعِيْنَ فِيْهِمْ صِلَتِي، لَا أَنَالَهُمُ اللهُ شَفَاعَتِي.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ.

’’حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے میری طرح زندگی بسر کرے، میری طرح وصال پائے، جنتِ عدن اس کا ٹھکانہ ہو جسے میرے رب نے سنوارا ہے پس وہ میری بعد علی کو دوست رکھے اور اس کے دوست کو بھی دوست رکھے اور میرے بعد ائمہ کی اقتداء کرے کیونکہ وہ میرا کنبہ ہے جنہیں میری خلقت پر پیدا کیا گیا ہے (اور انہیں) علم و فہم عطا کیا گیا ہے۔ میری امت کے ان لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو اُن کی فضیلت کا انکار کریں گے اور اُن کے درمیان میرے رشتے کو کاٹیں گے، اللہ تعالیٰ انہیں میری شفاعت نصیب نہیں کرے گا۔‘‘

اسے امام ابونعیم اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

١١: أخرجه الأصبهاني في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ١/ ٨٦، والرافعي في التدوين في أخبار قزوين، ٢/ ٤٨٥۔

۳۹۹/۱۲. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ. فَقِيْلَ لِي: يَا مُحَمَّدُ! إِشْفَعْ، فَاخْرُجْ مَنْ أَحْبَبْتَ مِنْ أُمَّتِکَ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَشَفَاعَتِي عَلَى رَجُلٍ مَا لَقِيَ اللهَ بِشَتَمَةِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِي.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: شَفَاعَتِي مُبَاحَةٌ إِلَّا لِمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ. (۱)

’’حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب اہلِ جنت جنت میں اور اہلِ جہنم جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ)! شفاعت کیجئے! پس آپ اپنی امت کے ان افراد کو نکال لیجئے جن سے آپ محبت رکھتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت ہر اس فرد کو حاصل ہوگی جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملا ہو کہ میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہتا ہو۔‘‘

۱۲: أخرجه الأصبهاني في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ۲۳٦/۷۔
وأخرج ابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ۲۷۳/٤، الرقم: ٦٦۳:

عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَنَلْهُ مِنِّي مَوَدَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۱) أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ۳٥۲/۲، الرقم: ۳٥۸۰، والهندي في كنز العمال، ۳۹۹/۱٤، الرقم:۳۹۰٥۸۔

اسے امام ابونعیم اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

’’اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر آدمی کے لئے جائز ہوگی مگر جو میرے صحابہ کا گستاخ ہوگا وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا۔‘‘

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤٠٠/١٣. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نِعْمَ الرَّجُلُ أَنَا لِشِرَارِ أُمَّتِي! قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ أَنْتَ لِخِيَارِهِمْ؟ قَالَ خِيَارُ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِأَعْمَالِهِمْ، وَشِرَارُ أُمَّتِي يَنْتَظِرُوْنَ شَفَاعَتِي، أَ لَا! إِنَّهَا مُبَاحَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِجَمِيْعِ أُمَّتِي إِلَّا رَجُلٌ مُنْتَقِصٌ أَصْحَابِي. رَوَاهُ الْهِنْدِيُّ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کے برے لوگوں کے لئے سب سے بہتر شخص ہوں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! امت کے اچھے لوگوں کے لئے آپ کیسے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے اچھے لوگ اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے اور میری امت کے برے لوگ میری شفاعت کا انتظار کر رہے ہوں گے، خبردار! سن لو کہ وہ قیامت کے دن میری ساری امت کے لئے ہے سوائے اس شخص کے جو میرے صحابہ کی تنقیص کرے۔‘‘

اسے امام علاؤ الدین ہندی نے روایت کیا ہے۔

١٣: أخرجه الهندي في كنز العمال، ١٤/٤١٣، الرقم: ٣٩١١١۔

مصادر التخریج

۱. القرآن الحکیم۔

۲. آجری، ابو بکر محمد بن حسین بن عبد اللہ بغدادی (م ۳۶۰ھ)۔ **الشریعۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء۔

۳. آجری، ابو بکر محمد بن حسین بن عبد اللہ بغدادی (م ۳۶۰ھ)۔ **الشریعۃ**۔ لاہور، پاکستان: أنصار السنۃ المحمدیۃ۔

۴. آلوسی، ابو الفضل شہاب الدین سید محمود (م ۱۲۷۰ھ/ ۱۸۵۴ء)۔ **روح المعاني في تفسیر القرآن العظیم والسبع المثاني**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث۔

۵. ابن اثیر، ابو السعادات مبارک بن محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۴۴۔۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹۔۱۲۱۰ء)۔ **النہایۃ فی غریب الحدیث والأثر**۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ العلمیۃ، ۱۳۹۹ھ۔

۶. احمد بن ابراہیم، ابن عیسیٰ (م ۱۳۲۹ھ)۔ **توضیح المقاصد وتصحیح القواعد في شرح قصیدۃ ابن القیم**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

۷. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد شیبانی (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

۸. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد شیبانی (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔

المسند۔ مصر: مؤسسۃ قرطبہ۔

٩. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد شیبانی (١٦٤۔٢٤١ھ/٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

١٠. ابنِ اسحاق، محمد بن اسحاق بن یسار (٨٥۔١٥١ھ)۔ **سیرة رسول الله ﷺ المسماة بكتاب المبتدأ والمبعث والمغازى**۔ معهد الدراسات والأبحاث للتعريب۔

١١. اسماعیل اصبہانی، ابنِ محمد بن فضل تیمی (٤٥٧۔٥٣٥ھ)۔ **دلائل النبوة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبہ، ١٤٠٩ھ۔

١٢. اسماعیل جہضمی، قاضی اسماعیل بن اسحاق مالکی (١٩٩۔٢٨٢ھ)۔ **فضل الصلاة على النبي ﷺ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٧ھ۔

١٣. البانی، محمد ناصر الدین (١٣٣٣۔١٤٢٠ھ/١٩١٤۔١٩٩٩ء)۔ **سلسلة الأحاديث الصحيحة**۔ عمان: المکتب الاسلامی۔

١٤. البانی، محمد ناصر الدین (١٣٣٣۔١٤٢٠ھ/١٩١٤۔١٩٩٩ء)۔ **ظلال الجنة في تخريج السنة لابن أبي عاصم**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

١٥. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

١٦. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **التاريخ الكبير**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

١٧. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/٨١٠۔

٨٧٠ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

١٨. بدر الدین عینی، ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢-٨٥٥ھ/١٣٦١-١٤٥١ء)۔ **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث۔

١٩. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٥-٢٩٢ھ/٨٣٠-٩٠٤ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة علوم القرآن، ١٤٠٩ھ۔

٢٠. بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود فراء (٤٣٦-٥١٦ھ/١٠٤٤-١١٢٢ء)۔ **التفسير المسمّى 'معالم التنزيل'**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٢٣ھ/٢٠٠٢ء۔

٢١. بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **الإعتقاد والهداية إلى سبيل الرشاد على مذهب السلف وأصحاب الحديث**۔ بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدیدة، ١٤٠١ھ۔

٢٢. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **الزهد الكبير**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب، ١٩٩٦ء۔

٢٣. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **السنن الكبرى**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٢٤. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **شعب الإيمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٢٥. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢٠٩-٢٧٩ھ/ ٨٢٤-٨٩٢ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

٢٦. تمام الرازی، ابو قاسم تمام بن محمد (٣٣٠ـ ٤١٤ھ)۔ **الفوائد**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤١٢ھ۔

٢٧. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١ـ٧٢٨ھ/ ١٢٦٣ـ١٣٢٨ء)۔ **مجموع الفتاوی**۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

٢٨. ثناء اللہ پانی پتی، قاضی (م ١٢٢٥ھ)۔ **التفسیر المظهری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤٢٨ھ/٢٠٠٧ء۔

٢٩. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید (١٣٣ـ ٢٣٠ھ/ ٧٥٠ـ٨٤٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٣٠. ابن جماعہ، محمد بن ابراہیم بن سعد اللہ (٦٣٩ـ٧٢٧ھ)۔ **إيضاح الدليل في قطع حجج أهل التعطيل**۔ دار السلام، ١٩٩٠ء۔

٣١. جمال الدین قاسمی، ابو الفرج محمد جمال الدین بن محمد سعید بن قاسم (١٢٨٣ـ ١٣٣٢ھ)۔ **تفسير القاسمي المسمّى 'محاسن التأويل'**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٢٥ھ/٢٠٠٥ء۔

٣٢. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد (٥٠٨ ـ ٥٩٧ھ)۔ **زاد المسير في علم التفسير**۔ بیروت، لبنان، المکتب الاسلامی، ١٤٠٤ھ۔

٣٣. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد (٥١٠ـ ٥٩٧ھ/ ١١١٦ـ١٢٠١ء)۔ **صفة الصفوة**۔ بیروت، لبنان، دار المعرفۃ، ١٣٩٩ھ۔

٣٤. حارث، ابن ابی اسامۃ (١٨٦ـ ٢٨٢ھ)۔ **بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ، ١٤١٣ھ/١٩٩٢ء۔

٣٥. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری (٣٢١ـ٤٠٥ھ/ ٩٣٣ـ١٠١٤ء)۔

المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩٠ء۔

٣٦. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد (٢٧٠۔٣٥٤ھ/٨٨٤۔٩٦٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

٣٧. حماد بن اسحاق، ابو اسماعیل بغدادی (م٢٦٧ھ)۔ **ترکة النبي ﷺ والسبل التي وجهها فیها**۔ ١٤٠٤ھ۔

٣٨. حمیدی، ابوبکر عبداللہ بن زبیر (م ٢١٩ھ/٨٣٤ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبة المتنبی۔

٣٩. ابن حیان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن محمد انصاری اصبہانی (٢٧٤۔٣٦٩ھ)۔ **طبقات أسماء المحدّثین ممن قدم أصبهان من الصحابة والتابعین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٢ھ/١٩٩٢ء۔

٤٠. ابن حیان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن محمد انصاری اصبہانی (٢٧٤۔٣٦٩ھ)۔ **العظمة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمۃ، ١٤٠٨ھ۔

٤١. خازن، علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی (٦٧٨۔٧٤١ھ/١٢٧٩۔١٣٤٠ء)۔ **لباب التأویل فی معاني التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ۔

٤٢. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق نیشاپوری (٢٢٣۔٣١١ھ/٨٣٨۔٩٢٤ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔

٤٣. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (٣٩٢۔٤٦٣ھ/١٠٠٢۔١٠٧١ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

٤٤. خلال، ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون بن یزید خلال (٢٣٤۔٣١١ھ)۔ **السنة**۔

رياض، سعودی عرب: دار الراية، ١٤١٠ھ۔

٤٥. خوارزمی، ابو المؤید محمد بن محمود (٥٩٣۔٦٦٥ھ)۔ **جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ۔

٤٦. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد (٣٠٦۔ ٣٨٥ھ/٩١٨۔٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/١٩٦٦ء۔

٤٧. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١۔٢٥٥ھ/٧٩٧۔٨٦٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٤٨. ابو داؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی (٢٠٢۔٢٧٥ھ/٨١٧۔٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٤٩. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فنا خسرو ہمدانی (٤٤٥۔٥٠٩ھ/١٠٥٣۔١١١٥ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٥٠. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **سير أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٣ھ۔

٥١. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **العلو للعلي الغفار**۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ أضواء السلف، ١٩٩٥ء۔

٥٢. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **ميزان الإعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔

٥٣. رافعی، ابو القاسم عبدالکریم بن محمد قزوینی شافعی (٥٥٦۔٦٢٣ھ)۔ **التدوين فى أخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

٥٤. ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد حنظلی مروزی (١٦١۔٢٣٨ھ/ ٧٧٨۔٨٥٢ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٥٥. ابن رجب، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد حنبلی (٧٣٦۔٧٩٥ھ)۔ **التخویف من النار**۔ دمشق، شام: مکتبۃ دار البیان، ١٣٩٩ھ۔

٥٦. رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون (م ٣٠٧ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

٥٧. سعید بن منصور، ابوعثمان خراسانی (م ٢٢٧ھ)۔ **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ١٤١٤ھ۔

٥٨. سمعانی، ابو مظفر منصور بن محمد بن عبد الجبار (٤٢٦۔٤٨٩ھ)۔ **التفسیر**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ١٤١٨ھ/١٩٩٧ء۔

٥٩. سیوطی، ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **الجامع الصغیر في أحادیث البشیر النذیر** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جدہ، سعودی عرب: دار طائر العلم۔

٦٠. سیوطی، ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **الدر المنثور في التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٣ء۔

٦١. سیوطی، ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **کفایة الطالب اللبیب في خصائص الحبیب المعروف بـ 'الخصائص الکبری'**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب

العلمیہ، ١٩٨٥ء۔

٦٢. سیوطی، ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **مفتاح الجنة في الاحتجاج بالسنة**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: الجامعۃ الاسلامیۃ، ١٣٩٩ھ۔

٦٣. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠۔٢٠٤ھ/٧٦٧۔٨١٩ء)۔ **السنن المأثورة**۔ بیروت لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٦ھ۔

٦٤. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣۔١٢٥٠ھ/١٧٦٠۔١٨٣٤ء)۔ **فتح القدير الجامع بين فني الرواية والدراية من علم التفسير**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٢ھ/١٩٨٢ء۔

٦٥. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩۔٢٣٥ھ/٧٧٦۔٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٦٦. صیداوی، ابو الحسین محمد بن احمد بن جمیع (٣٠٥۔٤٠٢ھ)۔ **معجم الشيوخ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤٠٥ھ۔

٦٧. طبرانی، ابو قاسم سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **مسند الشاميين**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

٦٨. طبرانی، ابو قاسم سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤١٥ھ/١٩٩٥ء۔

٦٩. طبرانی، ابو قاسم سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥ھ/١٩٩٥ء۔

٧٠. طبرانی، ابو قاسم سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الصغیر۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٧١. طبرانی، ابو قاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر۔** موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤٠٤ھ/١٩٨٣ء۔

٧٢. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔٣١٠ھ/٨٣٩۔٩٢٣ء)۔ **جامع البیان فی تفسیر القرآن۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

٧٣. طیالسی، ابوداؤد سلیمان بن داؤد جارود فارسی بصری (١٣٣۔٢٠٤ھ/٧٥١۔٨١٩ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٧٤. ابن ابی عاصم، ابو بکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔٢٨٧ھ/٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثانی۔** ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٧٥. ابن ابی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔٢٨٧ھ/٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ **السنۃ۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٧٦. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨۔٤٦٣ھ/٩٧٩۔١٠٧١ء)۔ **الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب۔** بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

٧٧. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨۔٤٦٣ھ/٩٧٩۔١٠٧١ء)۔ **التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد۔** مغرب (مراکش): وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، ١٣٨٧ھ۔

٧٨. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨۔٤٦٣ھ/

٩٧٩۔١٠٧١ء)۔ **جامع بيان العلم وفضله**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٧٩. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

٨٠. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔٢١١ھ/٧٤٤۔٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٨١. عبد اللہ بن احمد بن حنبل (٢١٣۔٢٩٠ھ)۔ **السنة**۔ دمام: دار ابن قیم، ١٤٠٦ھ۔

٨٢. عجلونی، ابو الفداء اسماعیل بن محمد جراحی (١٠٨٧۔١١٦٢ھ/ ١٦٧٦۔١٧٤٩ء)۔ **كشف الخفا ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث على ألسنة الناس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ۔

٨٣. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩۔٥٧١ھ/١١٠٥۔١١٧٦ء)۔ **تاريخ دمشق الكبير**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٥ء۔

٨٤. عسقلانی، شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر شافعی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **الإصابة فی تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ/١٩٩٢ء۔

٨٥. عسقلانی، شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر شافعی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **فتح الباری بشرح صحیح البخاری**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٣٧٩ھ۔

٨٦. عسقلانی، شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر شافعی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **لسان المیزان۔** بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٨٧. ابن عطیہ، قاضی ابومحمد عبدالحق بن غالب اندلسی (م ٥٤٦ھ)۔ **المحرر الوجیز في تفسیر الکتاب العزیز۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤١٣ھ۔

٨٨. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم نیشاپوری اسفرائینی (٢٣٠-٣١٦ھ/ ٨٤٥-٩٢٨ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٨٩. فاکہی، ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (٢١٧-٢٧٥ھ)۔ **أخبار مکة في قدیم الدهر وحدیثه۔** بیروت، لبنان: دارخضر، ١٤١٤ھ۔

٩٠. فخر الدین رازی، محمد بن عمر بن حسن تمیمی شافعی (٥٤٤-٦٠٤ھ)۔ **التفسیر الکبیر۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢١ھ۔

٩١. ابنِ فضیل، ابو عبد الرحمٰن محمد بن فضیل بن غزوان ضبی (م ١٩٥ھ)۔ **کتاب الدعاء۔** ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ الرشید، ١٩٩٩ء۔

٩٢. ابن قانع، ابو الحسین عبد الباقی (٢٦٥-٣٥١ھ)۔ **معجم الصحابة۔** مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ١٤١٨ھ۔

٩٣. ابنِ قتیبہ، ابو محمد عبد اللہ بن مسلم دینوری (٢١٣-٢٧٦ھ)۔ **تأویل مختلف الحدیث۔** بیروت، لبنان: دارالجیل، ١٣٩٣ھ/١٩٧٢ء۔

٩٤. قرطبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح انصاری (م ٦٧١ھ)۔ **الجامع لأحکام القرآن۔** قاہرہ، مصر: دار الشعب، ١٣٧٢ھ۔

٩٥. قسطلانی، ابو العباس احمد بن محمد بن ابو بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن

حسین بن علی (٨٥١۔ ٩٢٣ھ/١٤٤٨۔١٥١٧ء)۔ **المواهب اللدنية بالمنح المحمدية**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٦ھ/١٩٩٦ء۔

٩٦. قضاعی، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (م ٤٥٤ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٦ء۔

٩٧. ابنِ قیسرانی، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی مقدسی (٤٤٨۔٥٠٧ھ/١٠٥٦۔١١١٣ء)۔ **تذكرة الحفاظ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ١٤١٥ھ۔

٩٨. ابن قیم، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب زرعی بن قیم حنبلی جوزیہ (٦٩١۔٧٥١ھ/١٢٩٢۔١٣٥٠ء)۔ **جلاء الأفهام في الصلاة والسلام على خير الأنام**۔ کویت: دار العروبۃ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٩٩. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر دمشقی (٧٠١۔٧٧٤ھ/١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠١ھ/١٩٨١ء۔

١٠٠. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (٧٠١۔٧٧٤ھ/١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔ **نهاية البداية والنهاية في الفتن والملاحم**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٩ھ۔

١٠١. کنانی، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (٧٦٢۔٨٤٠ھ)۔ **مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجة**۔ بیروت، لبنان، دار العربیۃ، ١٤٠٣ھ۔

١٠٢. لالکائی، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ٤١٨ھ)۔ **شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ ریاض، سعودی عرب، دار طیبۃ، ١٤٠٢ھ۔

١٠٣. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٧۔٢٧٥ھ/٨٢٢۔٨٨٨ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

١٠٤. مالک، ابو عبد اللہ ابن انس بن مالک بن ابی عامر اصبحی (۹۳-۱۷۹ھ/۷۱۲-۷۹۵ء)۔ **الموطا**۔ مصر: دار احیاء التراث العربی۔

١٠٥. ابن مبارک، ابو عبد اللہ عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸-۱۸۱ھ/۷۳۶-۷۹۸ء)۔ **کتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٠٦. مبارک پوری، ابو العلا محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳-۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٠٧. مروزی، ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن حجاج (۲۰۲-۲۹۴ھ)۔ **تعظيم قدر الصلاة**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱٤۰٦ھ۔

١٠٨. مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج قشیری نیشاپوری (۲۰٦-۲٦١ھ/ ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

١٠٩. معمر بن راشد، ازدی (م ۱۵۱ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱٤۰۳ھ۔

١١٠. مقدسی، ضیاء الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد حنبلی (۵٦۷-٦٤۳ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ دراسۃ وتحقیق: عبد الملک بن عبد اللہ بن دهیش، مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضۃ الحدیثۃ، ۱٤۱۰ھ۔

١١١. مناوی، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/ ۱۵٤۵-۱٦۲۱ء)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: المکتبہ التجاریہ الکبریٰ، ۱۳۵٦ھ۔

١١٢. ابن مندہ، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰-۳۹۵ھ/ ۹۲۲-۱۰۰۵ء)۔ **الإيمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱٤۰٦ھ۔

١١٣. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١۔ ٦٥٦ھ/١١٨٥۔١٢٥٨ء)۔ الترغيب والترهيب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

١١٤. نسائی، ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥۔٣٠٣ھ/٨٣٠۔٩١٥ء)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

١١٥. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥۔٣٠٣ھ/٨٣٠۔٩١٥ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

١١٦. ابو نعیم اصبہانی، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران (٣٣٦۔٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٥ھ۔

١١٧. ابو نعیم اصبہانی، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران (٣٣٦۔٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ مسند أبي حنيفة۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبة الکوثر، ١٤١٥ھ۔

١١٨. ابو نعیم اصبہانی، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران (٣٣٦۔٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ المسند المستخرج على صحيح مسلم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٦ء۔

١١٩. ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک حمیری معافری (م ٢١٣ھ/٨٢٨ء)۔ السيرة النبوية۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١١ھ۔

١٢٠. ہناد، ہناد بن سری کوفی (١٥٢۔٢٤٣ھ)۔ الزهد۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ١٤٠٦ھ۔

١٢١. ہندی، علی بن حسام الدین متقی (م ٩٧٥ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٣٩٩/١٩٧٩ء۔

١٢٢. ہیثمی، ابو الحسن نور الدین علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/١٣٣٥۔١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

١٢٣. ہیثمی، ابو الحسن نور الدین علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/١٣٣٥۔١٤٠٥ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٢٤. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/٨٢٥۔٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

١٢٥. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/٨٢٥۔٩١٩ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: ادارۃ العلوم الأثریۃ، ١٤٠٧ھ۔